12 مختلف موضوعات پر مضبوط حوالہ جات سے آراستہ،
علمی و تحقیقی و اصلاحی بیانات

شَوَّالُ الْمُکَرَّم

کے 12 بیانات (حصہ: 1)

صفحات: 371

امام بخاری کی تین خاص عادتیں

تین پسندیدہ صفات

شانِ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

کلمہ طیبہ کی برکات

نماز کے دینی و دنیاوی فوائد

خدا کو راضی کرنے والے کام

پیشکش:

12 مختلف موضوعات پر مضبوط حوالہ جات سے آراستہ، علمی و تحقیقی واصلاحی بیانات

شوال المکرم کے

12 بیانات (حصہ:1)

مؤلِّف

شہزاد عطاری مدنی

پیشکش:

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

فیضان مدینہ فیصل آباد

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلٰی اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نامِ کتاب	:	**شوال المکرم کے 12 بیانات** (حصہ: 1)
پیش کش	:	**المدینۃ العلمیۃ** Islamic Research Center
طباعتِ اوّل	:	ویب ایڈیشن
تعداد	:	...
ناشر	:	...

www.dawateislami.net,

E.mail:ilmia@dawateislami.net

مختصر فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

”شوال المکرم کے 12 بیانات“ کے 20 حُرُوف کی نسبت سے اس کِتاب کو پڑھنے کی 20 نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

2 مَدَنی پھول: بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(1): ہر بار حمد و (2): صلوٰۃ اور (3): تعوّذ و (4): تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی 2 عربی عِبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ (5): رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالعہ کروں گا۔ (6): حتی الوسع اس کا باوُضو اور (7): قبلہ رو مُطالعہ کروں گا۔ (8): قرآنی آیات واحادیث مبارکہ کی زیارت کروں گا۔ (9): جہاں جہاں ”اللّٰہ“ کا نامِ پاک آئے گا وہاں اللّٰہ پاک اور (10): جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ (11): جہاں کسی صحابی کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اور (12): جہاں کسی غیر صحابی بزرگ کا نام آئے گا وہاں رحمۃ اللّٰہِ عَلَیْہ پڑھوں گا (13): علم حاصل کروں گا (14): اس میں موجود تنظیمی تربیت کے مدنی پھولوں پر خود عمل کروں گا اور (15): دیگر اسلامی بھائیوں کی خیر خواہی چاہتے ہوئے (16): ان تک بھی پہنچاؤں گا نیز (17): ان کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دِلاؤں گا۔ (18): (اپنے ذاتی نسخے پر) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا (19): اس حدیثِ پاک تَہَادَوْا تَحَابُّوْا ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔[2] پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا، اس کتاب کی پی ڈی ایف کم از کم ایک کو سینڈ کروں گا۔ (20): کتابت وغیرہ میں شرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! (ناشرین کو کتابوں کی اَغلاط صرف زبانی بتادینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

1 ... معجم کبیر، جلد:3، صفحہ:525، حدیث:5809۔ 2 ... مؤطا امام مالک، صفحہ:483، حدیث:1731۔

المدینۃُ العلمیۃ
(Islamic Research Centre)

عالمِ اسلام کی عظیم دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کو دُرُست اسلامی لٹریچر پہنچانے اوراس کے ذریعے اصلاحِ فرد و معاشرہ کے عظیم مقصد کے لئے 1421ھ مطابق 2001ء کو جامعۃ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی میں المدینۃ العلمیۃ کے نام سے ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا جس کا بنیادی مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان قادری رحمۃ اللہِ علیہ کی کتب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مُطابِق شائع کروانا تھا۔ جمادی الاولیٰ 1424ھ / جولائی 2003ء میں اسے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ کراچی میں منتقل کر دیا گیا۔ امیر اہلِ سنّت، بانی دعوتِ اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ عِلْمِ شریعت کا عزم پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ ادارہ 6 شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ اس کی کراچی کے علاوہ ایک شاخ مدنی مرکز فیضان مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد، پنجاب میں بھی قائم ہوچکی ہے، دونوں شاخوں میں 126 سے زائد علما تصنیف و تالیف یا ترجمہ و تحقیق وغیرہ کے کام میں مصروف ہیں اور 2024ء تک اس کے 30 شعبے قائم کئے جاچکے ہیں:

(1): شعبہ فیضانِ قرآن (2): شعبہ فیضانِ حدیث (3): شعبہ فقہ (فقہ حنفی وشافعی) (4): شعبہ سیرتِ مصطفےٰ (5): شعبہ فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت (6): شعبہ فیضانِ صحابیات و صالحات (7): شعبہ فیضانِ اولیاوعلما (8): شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت (9): شعبہ تخریج (10): شعبہ درسی کتب (11): شعبہ اصلاحی کتب (12): شعبہ ہفتہ وار رسالہ (13): شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (14): شعبہ تراجم کتب (15): شعبہ فیضانِ امیر اہلِ سنّت (16): ماہنامہ فیضانِ مدینہ (17): شعبہ ماہنامہ خواتین (18): شعبہ پیغاماتِ عطّار (19): شعبہ دینی کاموں کی تحریرات (20): دعوتِ اسلامی کے شب و روز (21): شعبہ بچّوں کی دنیا (22): شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی (23): شعبہ گرافکس ڈیزائننگ (24): شعبہ رابطہ برائے مصنفین و محققین (25): شعبہ انتظامی امور

(26): شعبہ تنظیمی رسائل (27): شعبہ جات کورسز کا نصاب (28): شعبہ میڈیا کانٹینٹ (29): شعبہ خود کفالت (30): شعبہ لغت۔

المدینۃ العلمیۃ کے اغراض و مقاصد یہ ہیں: ❁ باصلاحیت علمائے کرام کو تحقیق، تصنیف و تالیف کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرنا اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ❁ قرآنی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مُطابِق منظرِ عام پر لانا ❁ افادۂ خواص و عوام کے لئے علومِ حدیث اور بالخصوص شرحِ حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنا ❁ سیرتِ نبوی، عہدِ نبوی، قوانینِ نبوی، طِبِ نبوی وغیرہ پر مشتمل تحریریں شائع کرنا ❁ اہلِ بیت و صحابہ کرام اور علما و بزرگانِ دین کی حیات و خدمات سے آگاہ کرنا ❁ بزرگوں کی کتب و رسائل جدید منہج و اسلوب کے مطابق منظرِ عام پر لانا بالخصوص عربی مخطوطات (غیر مطبوع) کتب و رسائل کو دورِ جدید سے ہم آہنگ تحقیقی منہج پر شائع کروانا ❁ نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو مستند مواد فراہم کرنا ❁ دینی و دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کو مستند صحت مند مواد کی فراہمی نیز درسِ نظامی کے طلبا و اساتذہ کے لئے نصابی کتب عمدہ شروحات و حواشی کے ساتھ شائع کرکے انکی ضرورت کو پورا کرنا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقت و عنایت، تربیت اور عطا کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی پانے، نئی نسل کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے، انہیں باعمل مسلمان اور ایک صحت مند معاشرے کا بہترین فرد بنانے، والدین و اساتذہ اور سرپرست حضرات کو اندازِ تربیت کے درست طریقوں سے آگاہ کرنے اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں اور دین و ایمان کی حفاظت کے لئے المدینۃ العلمیۃ نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ **اللہ** پاک اپنے فضل و کرم سے بشمول المدینۃ العلمیۃ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں، اداروں اور شعبوں کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

تاریخ: 8 ذوالحجۃ الحرام 1445ھ / 15 جون 2024ء

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ، شیر خدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ایک دِن مسجد میں تشریف لائے، دیکھا ایک شخص جھوٹے قصّے سُنا رہا ہے، آپ نے لوگوں سے پوچھا: مَا هٰذَا یہ کیا ہے؟(یعنی لوگوں کا مجمع کیوں لگا ہوا ہے؟)، عرض کیا گیا: یہ شخص ہے، لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہا ہے، فرمایا: نصیحت تو نہیں کر رہا، یہ تو (شہرت کا طلبگار ہے) اپنی پہچان بنا رہا ہے۔ پھر آپ نے اسے بُلا بھیجا، پوچھا: کیا تم ناسِخ اور منسُوخ[1] کا عِلْم رکھتے ہو؟ بولا: جی نہیں...!! فرمایا: نکل جاؤ ہماری مسجد سے...! تمہیں یہاں بیان کی اجازت نہیں۔ یونہی ایک دِن آپ مسجد سے جھوٹے قصّے سُنانے والوں کو نکال رہے تھے، نکالتے نکالتے امام حَسَن بصری رحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مجلس تک پہنچے، دیکھا: آپ لوگوں کو نفس و شیطان کی چالوں کے متعلق بتا رہے ہیں، انہیں فِکْرِ آخرت دِلا رہے ہیں۔ مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے (ان کا بیان پسند فرمایا اور) انہیں بیان جاری رکھنے کی اجازت عطا فرمائی۔[2]

رِندوں کو ڈرا سکتے ہیں کیا حضرتِ واعِظ | جو کہتے ہیں اللہ سے ڈر کر نہیں کہتے

بیان کے ذریعے دِلوں کی اِصلاح کرنا سُنّتِ انبیا ہے، یہ دِینی کام جتنا اہم ہے، اتنا ہی مشکل بھی ہے ❀ پختہ اور ٹھوس عِلْم ❀ گہرا مطالعہ ❀ اَفکار کی وُسعت ❀ قرآن و حدیث اور دیگر علومِ دِینیہ پر کافِی نظر ❀ مقاصِد و اَسْرارِ دین سے واقفیت ❀ ذَوقِ اسلام سے ہم آہنگی وغیرہ بنیادی چیزیں ہیں، جو بیان کرنے والے کے لئے اَشد ضروری ہیں۔ پھر دورِ حاضِر سے واقفیت، عوام کی ذہنی سطح کی پہچان اور مُعَاشرے کا گہرا مشاہدہ اَور بھی زیادہ

1...ایک حکم کو بدل کر دوسرا حکم نازل کرنا، پہلے کو منسوخ اور دوسرے کو ناسخ کہتے ہیں۔

2...اتحاف السادۃ، جلد:1، صفحہ:387۔

ضروری ہے، اس کے بغیر وَعظ محض بے مقصد رہ جاتا ہے۔ بقول امام غزالی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ واعِظ کا کام لوگوں کے دِلوں کی گرفت ہے۔[1]

کوئی عِلاجِ غمِ زندگی بتا واعِظ | سُنے ہوئے جو فسانے ہیں پھر سُنا نہ مجھے

ان سب سے اَہَم اِخْلاص اور دَرْدِ اُمّت ہے، اس کے بغیر واعظ کو داد تو مِل سکتی ہے، شاید دِلوں کی اِصْلاح مشکل ہو جائے۔ ایک بار حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے شہزادے عبد الجبار رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بیان کرنے کا فرمایا، انہوں نے بہت جاندار علمی خطاب فرمایا، لوگ سُنتے تو رہے مگر ان پر کوئی اَثَر نہ ہوا، پھر غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خود بیان شروع کیا، آپ نے پہلا جملہ ہی بولا تھا کہ لوگوں کے دِل دہل گئے، رِقّت طاری ہو گئی، شیخ عبد الجبار رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بڑی حیرانی ہوئی، بعد میں اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: بیٹا! تم خُود سے بیان کر رہے تھے، میں رَبّ کی رضا پر کر رہا تھا۔[2]

صداقت ہو تو دِل سینوں سے کھنچنے لگتے ہیں واعِظ | حقیقت خود کو مَنوا لیتی ہے، مانی نہیں جاتی

افسوس! زمانۂ رِسالتِ مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے جتنی دُوری آتی جا رہی ہے، اِخلاص مسلسل کم اور جہالت بڑھ رہی ہے۔ ایسے ماہِر واعظ موجود تو ہیں لیکن ضرورت سے بہت کم... ناتجربہ کاروں بلکہ جاہلوں کا شور ہے، بعض نادان جان بوجھ کر یا انجانے میں لوگوں کے اَفکار و نظریات اور عقائد کو بگاڑنے، دِلوں میں نبیوں، ولیوں کی نفرت ڈالنے میں مَصرُوف دکھائی دیتے ہیں۔

الحمدللہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت مولانا الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دِین میں بہت محتاط اور حُسّاس ہیں، آپ ہی کی دِی ہوئی دِینی سوچ ہے کہ ان حالات سے نمٹنے،

1 ... احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، جلد:3، صفحہ:399۔

2 ... طلوعِ غوث اعظم، صفحہ:294 خلاصۃً۔

مُعَاشرے میں ماہِر مبلغین کی کمی پُوری کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے المدینۃ العلمیہ میں ایک ذیلی شعبہ بنام **بیاناتِ دعوتِ اسلامی** قائم کیا گیا۔ اس شعبے میں ❀دُنیا بھر میں ہونے والے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات ❀بڑی راتوں کے اجتماعات کے بیانات ❀جمعۃ المبارک کے قرآنی بیانات ❀اور ہفتہ وار اجتماع کے آخر میں لگنے والے سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا جدول تیار کیا جاتا ہے۔ اب (1 فروری 2025) تک الحمدللہ! کُل مِلا کر 928 کے قریب قریب بیانات ویب سائٹ پر اپلوڈ کئے جاچکے ہیں۔

بیان کی تیاری کے مراحِل

ایک بیان جو ہر طرح فائنل ہونے کے بعد مبلغ کے ہاتھ تک پہنچتا ہے، ان مراحل سے گزر کر جاتا ہے: ❀موضوع کا انتخاب (دورِ حاضِر کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے اچھے موضوعات کا انتخاب) ❀جمع مواد (قرآن و حدیث، تفسیر، شروحات و دیگر اُردو عربی کتب کے گہرے مطالعہ کے بعد مواد نکالنا) ❀ترتیبِ مواد (عوام کی سہولت اور آسانیوں کے پیشِ نظر اچھی ترتیب لگانا) ❀تحریر (لفظ بہ لفظ مکمل بیان بیانیہ انداز میں آسان کر کے یوں لکھنا کہ مبلغ جُوں کا تُوں پڑھ کر سُنائے تو تحریر نہیں، بیان لگے) ❀تخریج (تمام منقول باتوں کے معتبر و مستند کتابوں سے حوالے درج کرنا) ❀فارمیشن (مثلاً پیرے بنانا، مشکل الفاظ پر اعراب اور مناسب ہیڈنگز لگانا، مکمل بیان پر طے شُدہ سٹائل شیٹ اپلائی کرنا وغیرہ) ❀آیات کا تقابُل ❀پہلی پروف ریڈنگ ❀تنظیمی چیکنگ ❀شرعی چیکنگ ❀احادیث کی تحقیق ❀دوسری پروف ریڈنگ ❀اِختتامی مراحِل پُورے کر کے بیان فائنل کرنا۔

نوٹ: یہ بیانات 4 زبانوں؛ انگلش، بنگلہ، پشتو اور سندھی میں ٹرانسلیٹ بھی ہو رہے ہیں۔
جملہ بیانات دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ: www.dawateislami.net پر موجود ہیں اور Islamic Speaches کے نام سے ان کی اپلی کیشن بھی موجود ہے۔ اب مبلغین کی مزید آسانی کے لئے ان بیانات کی مجلد پیش کی جارہی ہے۔

اس کتاب پر کام کی تفصیل:

❀ **تحریر و دیگر علمی کام:** شہزاد عطّاری مدنی، **نبیل** عطّاری مدنی، **زبیر** عطّاری مدنی، **عرفان** عطّاری مدنی

❀ **تنظیمی تفتیش:** نگرانِ پاکستان مشاورت **حاجی محمد شاہد عطاری** مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی **محمد یوسف** رضا عطاری

❀ **شرعی تفتیش:** مفتی **محمد انس رضا عطاری** مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی

نوٹ: مجلد میں شامل بیانات پُرانے تیار کئے گئے ہیں، اس دوران دعوتِ اسلامی کی بعض اِصطلاحات تبدیل بھی ہوئی ہیں، دوبارہ ان کو حتی الامکان تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اگر بالفرض کوئی اصطلاح تبدیل ہونے سے رہ گئی ہو تو مبلغ اسلامی بھائی کو ذیل میں اپڈیٹ اِصطلاحات دی جارہی ہیں وہی استعمال فرمائیں۔

اس کے بجائے	یہ کہیں	اس کے بجائے	یہ کہیں
صدائے مدینہ	فجر کے لئے جگائیں	مدنی دورہ	علاقائی دورہ
بعد فجر مدنی حلقہ	تفسیر سُننے، سُنانے کا حلقہ	یومِ تعطیل اعتکاف	ایک دن راہِ خدا میں
گھر، مسجد، چوک درس وغیرہ	درس	رسالہ مطالعہ	ہفتہ وار رسالہ مطالعہ
اسلامی بھائیوں کے مدرسۃ المدینہ	مدرسۃ المدینہ بالغان	مدنی انعامات کا رسالہ	نیک اعمال
اجتماع	ہفتہ وار اجتماع	مدنی قافلہ	قافلہ
مذاکرہ	ہفتہ وار مدنی مذاکرہ	❊ ❊ ❊	مدنی کورسز

اس کاوِش میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً اللہ پاک کی مدد و توفیق، اس کے پیارے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عطا، اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی عِنایت اور امیر اہلسنت، مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نظرِ شفقت کا نتیجہ ہیں اور خامیوں میں ہماری کوتاہیوں کا دخل ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ وہ **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول المدینۃ العلمیۃ کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ انہیں دِن رات ترقیاں نصیب کرے۔ (شعبہ بیانات دعوت اسلامی)

المدینۃُ العلمیۃ

(Islamic Research Centre)

امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی تین خاص عادتیں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... سمرقند سے قحط کیسے دُور ہوا..؟ (حکایت)

✿... انبیاء واَوْلیاء کے وسیلے سے دُعا کرنا کیسا؟

✿... امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی 3 خاص عادتیں

✿... امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا شوقِ عِلْمِ حدیث

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف کا معنی ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ نیت دِل کے ارادے کانام ہے، لہٰذا جب بھی مَسْجِد میں حاضِری ہو، ہر بار یاد کرکے، دِل میں ارادہ رکھ کر عربی، اردو یا کسی بھی زبان میں اعتکاف کی نیت کرلینی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یادرکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اعتکاف کی نیت کرلیں گے تو یہ کام بھی جائِز ہو جائیں گے۔

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک روزِ قیامت لوگوں میں میرے قریب تَر وہ ہو گا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ درود پڑھے ہوں گے۔[1]

سُنتے ہیں کہ محشر میں صِرف اُن کی رَسائی ہے | گر اُن کی رسائی ہے، لَو جب تو بَن آئی ہے[2]

وضاحت: قیامت کے روز ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنی بھی جائے گی، مانی بھی جائے گی، اگر ایسی بات ہے تو لَو پھر ہم گنہگاروں کا تو کام ہی بَن گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...ترمذی، ابوابُ الوِتْر، صفحہ:144، حدیث:484۔

2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:192۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت اَفْضَل عَمَل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ۞ عِلْمِ دِین سیکھتا ہوں ۞ پورا بیان سُنوں گا ۞ بااَدَب بیٹھوں گا ۞ تَوَجُّہ سے سُنوں گا ۞ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ۞ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سمرقند سے قحط کیسے دُور ہوا؟

پیارے اسلامی بھائیو! اُزْبِکِسْتَان "افغانستان" کا پڑوسی مُلک ہے، اس کا ایک بہت پرانا اور تاریخی شہر ہے: سمرقند۔ کم و بیش ایک ہزار سال پہلے کی بات ہے؛ سمرقند میں سخت قحط سالی ہوئی، بارشیں رُک گئیں، فصلیں سُوکھ گئیں اور خوراک کی قلت ہو گئی، لہٰذا لوگوں کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ لوگوں نے کئی بار "نمازِ اِسْتِسْقَاء (یعنی اللہ پاک سے بارِش مانگنے کے لئے خاص نماز)" بھی پڑھی، دُعائیں بھی مانگیں مگر بارِش نہ برسنی تھی، نہ بَرسی۔

پریشانی کے اِنہی دِنوں میں ایک روز ایک نیک شخص شہر کے قاضی صاحب کے پاس تشریف لائے اور کہا: قاضِی صاحب! آپ سننا پسند فرمائیں تو میری ایک رائے ہے۔ قاضِی صاحب نے فرمایا: جی! ضرور ارشاد فرمایئے...!! اُس نیک شخص نے کہا: قاضِی صاحب! سمرقند کے قریب ہی اللہ پاک کے نیک اور برگزیدہ بندے حضرت امام محمد بن اسماعیل

---

1 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیۡہ کا مزار مبارک ہے، آپ اور آپ کے ساتھ شہر کے لوگ امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیۡہ کے مزار مبارک پر تشریف لے چلئے اور وہاں جا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں بارِش کے لئے دُعا کیجئے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں بڑی اُمّید ہے کہ اللہ پاک اپنے اس نیک بندے کا وسیلہ قبول فرمائے گا اور ان کے صدقے میں رحمت کی بارش برسا دے گا۔

شہر کے قاضِی صاحب بھی الحمد للہ! عاشِقِ رسول اور عاشِقِ اولیاء تھے، اس نیک شخص کا خوبصُورت مشورہ سُن کر خوشی سے بولے: نِعْمَ مَارَاَیْتَ آپ کی رائے کتنی اچھی ہے...! یعنی قاضِی صاحب شہر والوں کو ساتھ لے کر امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیۡہ کے مزار مبارک پر حاضِر ہونے اور اُن کے وسیلے سے بارش کی دُعا کرنے کے لئے راضِی ہو گئے۔

امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیۡہ کا مزار مبارک سمر قند سے چند ہی کلو میٹر کے فاصلے پر ہے، چنانچہ قاضِی صاحب مع اَہْلِ سمر قند قافلے کی صُورت میں امام محمد بن اسماعیل بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیۡہ کے مزارِ پُر اَنْوار پر حاضِر ہوئے، رَوْرو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعائیں کیں، توبہ و استغفار کی اور اللہ پاک کی بارگاہ میں امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیۡہ کا وسیلہ پیش کیا۔

سُبْحٰنَ اللہ! امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیۡہ کی بارگاہِ الٰہی میں مقبولیت کہ ابھی اَہْلِ سمر قند دُعاؤں میں مَصْرُوف تھے کہ بادَل گھر گئے اور مسلسل 7 دِن تک بارِش ہوتی رہی، یہاں تک کہ اَہْلِ سمر قند کو 7 دِن تک وہیں "خَرْتَنْک" نامی بستی میں ٹھہرنا پڑا، ان میں سے کوئی بھی بارش کی شِدَّت کے سبب اپنے گھر نہ پہنچ سکا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ:181۔

انبیا و اَوْلیا کے وسیلے سے دُعا کرنا کیسا؟

اے عاشقانِ رسول! اس حکایت سے پتہ چلا کہ ❁ اولیائے کرام کے مزارات پر حاضر ہونا ❁ ان کے قرب میں جاکر، ان کے وسیلے سے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعائیں کرنا، التجائیں کرنا ❁ اپنی مصیبت، پریشانیاں حل کرنے کے لئے مزارات پر حاضر ہونا ❁ اور اپنی مراد حاصل کرنا وغیرہ نیا طریقہ نہیں الحمد للہ یہ قدیم سے مسلمانوں کا معمول ہے۔ بعض نادان ایسے موقع پر خَلْطِ مَبْحَث (یعنی بات کو گڈ مڈ) کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ پاک تو ہر جگہ سُنتا ہے، لہٰذا مزارات پر جانے کی کیا حاجت ہے؟ ایسے نادانوں کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ بے شک اللہ پاک سَمِیْع بھی ہے، بے شک اللہ پاک بَصِیْر بھی ہے، وہ ہر جگہ سُنتا ہے، ہر ایک کو دیکھتا ہے، اللہ پاک کی قدرتوں کے تَو کیا کہنے! وہ تو اندھیری رات میں، کالی سیاہ چٹان پر، کالے رنگ کی چھوٹی سی چیونٹی کو دیکھتا بھی ہے اور اس کے دِل کی دھڑکن کو بھی سنتا ہے، اس بارے میں بھلا کس مسلمان کو اختلاف ہو سکتا ہے؟

لیکن اس جگہ بات اللہ پاک کے سننے کی نہیں بلکہ اس جگہ بات ہے: ہماری التجاؤں پر نظرِ رَحْمت فرمانے کی۔ ہم گنہگار ہیں، ہم سیاہ کار ہیں، نہ ہمیں مانگنے کا سلیقہ آتا ہے، نہ ہمارے پلّے میں نیکیاں ہیں، ہم نکمے اس لائق ہی کب ہیں کہ وہ اللہ رَبُّ العالمین ہماری ناقِص التجاؤں پر نظرِ رَحْمت فرمائے مگر اَوْلیائے کرام اللہ پاک کے مقبول بندے ہیں، اللہ پاک کی بارگاہ میں اِن کا بلند مقام و مرتبہ ہے، ان پر، ان کے مزارات پر اللہ پاک کی رحمتیں چھما چھم برستی ہیں، اس لئے ہم ان کے مزارات پر حاضِر ہو کر، ان کے قُرب میں، ان کے وسیلے سے دُعائیں کرتے ہیں کہ یَااللہ پاک! بے شک ہم ناکارہ ہیں، بے شک

تیرے حُضُور ہماری کوئی حیثیت نہیں ہے مگر مولیٰ! ہم تیرے پاک اور برگزیدہ بندوں کے قرب میں حاضِر ہیں، ان کے وسیلے سے ہم پر نظرِ رَحمت فرما، الٰہی! تجھے تیرے اَوْلیاء کا واسطہ! ہماری مشکلات آسان فرمادے۔

دُعاؤں کی قبولیت، مشکلات کے حل اور مصیبتوں سے چھٹکارے کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں انبیائے کرام، اولیائے کرام، نیک برگزیدہ بندوں کا وسیلہ پیش کرنا آج کا نہیں بلکہ صدیوں پُرانا طریقہ ہے اور یہ طریقہ کسی نے اپنی مرضی سے ایجاد نہیں کیا بلکہ اللہ پاک نے خود ہی اپنے پاکیزہ کلام، قرآنِ کریم میں اس کا حکم ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 6، سورۂ مائدہ، آیت:35 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ	ترجمہ کنزُ العِرفان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اُس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

مشہور مفسر قرآن، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا زِندہ بزرگوں سے ملاقات کے لئے سَفَر کرنا، وفات یافتہ بزرگوں کے مزارات پر سَفَر کر کے حاضری دینا، وہاں جاکر ان کے وسیلہ سے اللہ پاک سے دُعا کرنا، یہ سب بہت ہی بہتر ہے۔ ان سب سَفَروں کا مآخذ (یعنی دلیل) یہی آیت ہے کہ یہ سب طریقے بھی تلاشِ وسیلہ ہی ہیں۔ (1)

مفتی صاحب رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: از آدم عَلَیْہِ السَّلَام تا حُضُور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر دِین میں ہر اُمَّت کا یہ عقیدہ رہا اور حضرات صحابۂ کرام سے آج تک تمام مسلمانوں کا یہی عقیدہ رہا اور ہے کہ ربّ تَعَالٰی تک رسائی کے لئے حضراتِ انبیا، اَوْلیا بلکہ ان کے تبرکات

(1)... تفسیر نعیمی، پارہ:6، سورۃ المائدہ، تحت الآیۃ:35، جلد:6، صفحہ:397 ملتقطاً۔

بھی وسیلہ ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام بُخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارُف

پیارے اسلامی بھائیو! امام محمد بن اسماعیل بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جن کے مزار شریف پر جاکر، ان کے وسیلے سے دُعا کرنے کی برکت سے اَہْلِ سمرقند کو قحط سے نجات ملی، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے وَلِیُ اللہ، بہت بڑے عالِمِ دِین اور بطورِ خاص عِلْمِ حدیث کے بہت بڑے امام ہیں۔ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 13 شَوَّالُ الْمُکَرَّم 194 ہجری کو بُخارا میں پیدا ہوئے[2] اور 62 سال کی عمر گزار کر یکم شَوَّالُ الْمُکَرَّم 256 ہجری کو دُنیائے فانِی سے رخصت ہوئے۔[3] آپ کا مزار پُرانوار سمرقند کے قریب "خَرْتَنْک" نامی بستی میں ہے۔[4]

امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ساری زِندگی عِلْمِ حدیث کی خوب خدمت کی، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے عبادت گزار، زَاہِد اور مُتّقی تھے، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وفات کے بعد کافِی عرصے تک آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قبر شریف سے مشک سے بھی زیادہ اچھی خوشبو آتی رہی، لوگ بطورِ تَبَرُّک (یعنی برکت حاصِل کرنے کے لئے) آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار مبارک کی مٹی لے جایا کرتے تھے۔[5]

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:6، سورۃ المائدہ، تحت الآیۃ:35، جلد:6، صفحہ:395۔
2 ... ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ:49۔
3 ... ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ:179۔
4 ... ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ:177۔
5 ... ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ:178۔

ماہانہ آمدن طلبِ علمِ دین پر خرچ کر دیتے

پیارے اسلامی بھائیو! امام بُخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ ابھی چھوٹی عمر میں تھے کہ آپ کے والِدِ محترم دُنیا سے رخصت ہوگئے، امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو اپنے والدِ محترم سے وراثت میں کافی مال مِل گیا تھا، چنانچہ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ خود تو عِلْمِ دین سیکھنے میں مَصْرُوف رہے اور والد صاحب کی طرف سے بطورِ وراثت ملنے والا مال مُضَارَبت پر دے دیا۔[1]

"مُضَارَبت" تجارت کی ایک قسم ہے، اس میں ایک شخص اپنا مال خرچ کرتا ہے اور دوسرا شخص محنت کرتا ہے، حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: انسان مختلف قسم کے ہیں، بعض مالدار ہیں اور بعض غریب۔ بعض مال والوں کو کام کرنے کا سلیقہ نہیں ہوتا، تجارت کے اُصُول سے یہ لوگ ناواقف ہوتے ہیں اور بعض غریب لوگ کام کرنا تو جانتے ہیں مگر ان کے پاس روپیہ نہیں ہوتا، لہٰذا تجارت کیسے کریں؟ اسی مصلحت کے تحت شریعت نے مُضَارَبت کو جائِز رکھا تاکہ امیر اپنا مال خرچ کرے، غریب اس پیسے کے ذریعے تجارت کرے اور یُوں دونوں کا فائدہ ہو جائے۔[2]

مُضَارَبت اور اس جیسے تجارت کے دیگر احکام سیکھنے کے لئے **مدنی چینل** کا پروگرام "**احکامِ تجارت**" ضرور دیکھئے۔ اس پروگرام کی سابقہ اَقْسَاط (***Episodes***) دیکھنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا آفیشل ***Youtube*** چینل دیکھئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ ***www.dawateislami.net*** پر ***Media library*** (میڈیا لائبریری) وِزٹ کیجئے۔

---

1 ...ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ:63۔
2 ...بہارِ شریعت، جلد:3، صفحہ:1۔

اس کے ساتھ ساتھ اگر اپنے اسمارٹ فون میں ***Dar_ul_Ifta Ahlesunnat*** (دار الافتاء اہلسنت) موبائل ایپلی کیشن ڈاؤن لوڈ کر لی جائے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! تجارت، خرید و فروخت اور دیگر بہت سے فرض عُلُوم اس ایپ کے ذریعے سیکھنے کو ملیں گے۔

خیر! امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے والِد محترم کی طرف سے وراثت میں کافِی مال تو ملا تھا مگر آپ عِلْمِ دین سیکھنے سکھانے میں مَصرُوف رہتے تھے، تجارت کے لئے وقت نکالنا دُشوار تھا، لہٰذا آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مُضَاربت کا رستہ اختیار فرمایا، اس ذریعے سے آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ماہانہ 500 درہم کی آمدنی ہوتی تھی اور آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ یہ 500 کے 500 درہم طَلَبِ عِلْمِ دین کے لئے خرچ کر دیا کرتے تھے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور کیجئے! امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو عِلْمِ دین سیکھنے، سکھانے کا کیسا شوق تھا، آپ اپنی ماہانہ آمدن اس راہ میں خرچ کر دیا کرتے تھے۔ اب ہم ذرا اَپنے بارے میں غور کریں! ہم اپنا مال کہاں کہاں خرچ کرتے ہیں؟ سوشل میڈیا پر؟ مہنگے سے مہنگا موبائل خریدنے پر؟ اچھا جوتا، اعلیٰ کپڑے، بہترین گھر، گاڑی، مہنگے مہنگے ہوٹلوں پر کھانا وغیرہ وغیرہ، ہم ان چیزوں پر خرچ کرتے ہیں۔ افسوس! طلبِ عِلْمِ دین کے لئے مال خرچ کرنے کا جذبہ اب بہت کم رِہ گیا ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو کتابیں خریدتے ہیں، ہمارے بزرگانِ دین کتابیں خریدا کرتے تھے، انہیں پڑھا کرتے تھے، عِلْم سیکھا کرتے تھے، چنانچہ علّامہ ابنِ جوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک بزرگ بازار گئے، وہاں آپ نے ایک کتاب دیکھی جس کی قیمت 500 دینار (یعنی سونے کے سِکّے) تھی،

1 ...ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ:65۔

اُن بزرگ نے اُدھار میں وہ کتاب خرید لی اور 3 دِن کے اندر رقم ادا کرنے کا وعدہ کر لیا، پھر واپس آکر آپ نے اپنا گھر فروخت کر کے اُس کتاب کی قیمت ادا کی۔[1]

کیسا جذبہ ہے! مَاشَآءَ اللہ! اب تو کتابیں خریدنے، پڑھنے کا رجحان نہ ہونے کے برابر رِہ گیا ہے، عِلْمِ دین کے لئے مال خرچ کرنا عموماً بہت بھاری پڑتا ہے۔

الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں اَور بہت سارے پہلوؤں سے مُعَاشرے کی اِصْلاح میں مَصْرُوف ہے، وہیں دعوتِ اسلامی عِلْمِ دین کا شوق بڑھانے، مسلمانوں کے دِل میں عِلْمِ دین کی قدر بڑھانے اور دینی کتابوں کی رغبت پیدا کرنے میں بھی مثالی کردار ادا کر رہی ہے۔ مَاشَآءَ اللہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے ایک رسالہ پڑھنے کا ہدف دیتے اور دُعاؤں سے بھی نوازتے ہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اس حکمتِ عملی سے الحمد للہ! لاکھوں لاکھ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ہفتہ وار رسالہ خریدنے اور پڑھنے میں کامیاب ہو رہے ہیں، اسی طرح الحمد للہ! ملک و بیرونِ ملک کئی شہروں میں مکتبۃ المدینہ کی شاخیں(***Branches***) ہیں، ہفتہ وار اجتماعات میں بھی مکتبۃ المدینہ کے اسٹال لگتے ہیں، جہاں سے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی کتابیں، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی لکھی ہوئی کتابیں، اس کے عِلاوہ عِلْمِ تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف اور سیرت وغیرہ کئی موضوعات پر کتابیں ہدیۃً طلب کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جارِی کردہ ایک موبائل ایپلی کیشن ہے: ***Islamic Ebooks Library*** (اسلامِک اِی بُکس لائبریری)، یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں ڈاؤن لوڈ کر لیجئے، خود بھی دینی کتابیں پڑھئے اور دوسروں کو بھی شیئر

[1]...عشاق الکتب، صفحہ:61۔

کیجئے۔ اللہ پاک ہم سب کو شوقِ عِلْمِ دین عطا فرمائے، عِلْمِ دین سیکھنے اور عِلْم کی باتیں دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

زندگی ہو میری پروانے کی صُورت یارَبّ | عِلْم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارَبّ!

دُور دُنیا کا مرے دَم سے اندھیرا ہو جائے | ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہوجائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیت بدلنا پسند نہ فرمایا

پیارے اسلامی بھائیو! امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تاجِر تھے اور اپنا مال تجارت کے لئے **مُضَاربت** پر دِیا کرتے تھے۔ حضرت بَکْر بن مُنِیْر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس تجارت کا کچھ سامان آیا، شہر کے تاجروں کو خبر ملی تو وہ آپ کے پاس حاضِر ہوئے، سامان دیکھا اور 5 ہزار دِرْہم نفع دے کر یہ سامان خریدنے کی خواہش کی۔ امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آج کی رات ٹھہر جاؤ! آپ کا یہ جواب سُن کر وہ تاجِر چلے گئے۔ اگلے دِن تاجروں کا ایک اَوْر گروہ آیا، انہوں نے وہ سامان 10 ہزار دِرْہم کے نفع سے خریدنے کی پیش کش کی۔ اس پر امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کل جو تاجِر آئے تھے، میں نے یہ سامان اُن ہی کو بیچنے کی نیت کرلی ہے، میں اپنی نیت کو بدلنا پسند نہیں کرتا۔ پھر آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وہ سامان پہلے آنے والے تاجروں کے ہاتھ 5 ہزار دِرْہم کے نفع سے ہی فروخت کیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ:64۔

تجارت میں حِرص سے کام لینے کا نقصان

پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ہمیں 2 مدنی پھول سیکھنے کو ملے۔ اَوَّل یہ کہ تجارت میں کبھی بھی لالچ سے کام نہ لیا جائے۔ تجارت، کاروبار، محنت مزدوری وغیرہ ہر قسم کے ذریعۂ مَعاش کا یہ اُصُول ہے کہ جو شخص اپنے کام میں جتنا ایماندار ہو گا، وہ اپنے کام میں اتنی ہی ترقی حاصِل کرے گا، اُس کے کام میں اتنی ہی برکت رکھی جائے گی اور **جو شخص دُنیا کا مال حرص اور لالچ سے کمانا چاہے گا، اگرچہ اس کے پاس بظاہر مال زیادہ آجائے مگر اُس میں برکت نہیں ہوگی۔** دیکھئے! امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لالچ سے بچ کر تجارت کرنے والے تھے؛ آپ کے پاس کچھ تاجِر آئے، انہوں نے سامان کا ریٹ لگایا، چلے گئے، تاجروں کا دوسرا گروہ آیا، انہوں نے پہلے والوں سے زیادہ ریٹ لگایا اس کے باوُجُود آپ نے پہلے آنے والے تاجروں کو کم قیمت پر سامان فروخت کیا، کیوں؟ اس لئے کہ آپ خود ہی پہلے آنے والے تاجروں کے ہاتھ کم منافع پر سامان بیچنے کی نیت کر چکے تھے، اس نیت پر عمل کرنا اگرچہ آپ پر لازِم نہیں تھا، آپ اگر زیادہ منافع لے کر بھی سامان فروخت کرتے تو یہ بھی بالکل جائز تھا مگر امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اعلیٰ اخلاق و کردار پر قربان! کہ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خود اپنی ہی کی ہوئی نیت کا اُلٹ کرنا بھی گوارا نہ کیا اور پُوری ایمانداری کے ساتھ لالچ سے بچتے ہوئے، اپنی نیت کو پُورا کیا اور اپنا سامان کم منافع میں فروخت کر دیا۔ شاید امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اسی ایمانداری والی، قناعت والی اور لالچ سے پاک تجارت ہی کی برکت سے آپ کے مال میں برکت تھی، آپ کی ماہانہ آمدن صرف 500 درہم تھی اور اسی میں آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بہت اچھا گزارہ چل رہا تھا حالانکہ آج کل ماہانہ لاکھوں کمانے

والوں کے بھی خرچ پُورے نہیں ہوتے، بے شک خرچ پُورے نہ ہونے کی اَور بہت ساری وُجُوہات ہو سکتی ہیں، مال میں بے برکتی کی بھی بہت وُجُوہات ہیں، ان میں سے ایک وجہ "حرِص" اور دوسری وجہ "ایمانداری کا نہ ہونا" بھی ہے۔

حضرت عُرْوَہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک یہ مال سبز اور میٹھا (یعنی خوش نما اور خوش ذائقہ) ہے، جو دِل میں سخاوت رکھ کر مال حاصِل کرے گا، اس کے لئے مال میں برکت رکھی جائے گی اور جو دِل میں لالچ رکھ کر مال حاصِل کرے گا، اس کے لئے مال میں برکت نہ ہو گی، یہ اُس شخص کی طرح جو کھاتا جائے، کھاتا جائے مگر اس کا پیٹ نہ بھرے۔[1]

معلوم ہوا تجارت میں، کاروبار میں، حرص و ہوس سے، لالچ سے کام لینا بے برکتی کا سبب ہے اور جو شخص حرِص سے پاک ہو کر، ایمانداری کے ساتھ تجارت کرے، محنت مزدوری کرے اللہ پاک اُس کے تھوڑے مال میں بھی برکت عطا فرما دیتا ہے۔

عاشقِ مال! اِس میں سوچ آخر کیا عُرُوج و کمال رکھا ہے؟
تجھ کو مل جائے گا جو قسمت میں تیری رزقِ حلال رکھا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قوّتِ ارادی اور استقامت

پیارے اسلامی بھائیو! دوسرا مدنی پھول جو امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ کی حکایت سے سیکھنے کو ملا وہ ہے: امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ کی قُوَّتِ ارادی اور سخاوت۔ اندازہ کیجئے! امام بخاری رَحمۃ

1 ...بخاری، کتاب: وصایا، صفحہ: 714، حدیث: 2750۔

اللہِ عَلَیْہ کی قُوَّتِ ارادی کیسی زبردست تھی کہ آپ رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ نے ایک نیت کی اور نیت بھی وہ جس پر عمل کرنا آپ پر نہ واجب تھا، نہ فرض، اگر آپ رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ اس نیت کے برخلاف عمل کرتے تو آپ کو 10 ہزار دِرْہم کا منافع ملتا مگر آپ رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ نے 5 ہزار دِرْہم کو یہ کہہ کر ٹھکرادیا کہ "میں اپنی نیت کو بدلنا پسند نہیں کرتا۔"[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیسی اعلیٰ قُوَّتِ ارادی ہے...! اب ہم ذرا اپنے حال پر غور کریں! نہ جانے ہم روزانہ کتنی نیتیں کرتے اور توڑتے رہتے ہیں

- رات کو سوتے وقت اَلارم لگایا کہ صبح نمازِ فجر باجماعت ادا کروں گا مگر افسوس! صبح کو میٹھی نیند کے بدلے میں نمازِ فجر قضا کر دی جاتی ہے یا جماعت کا ثواب تَرْک کر دیا جاتا ہے
- نیت کرتے ہیں کہ اب گُناہ نہیں کروں گا لیکن نفس کی خواہش سے مغلوب ہو کر پھر گُناہوں میں مُلَوَّث ہو جاتے ہیں
- نیت کرتے ہیں کہ روزانہ قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کروں گا
- نیت کرتے ہیں کہ "نیک اَعْمال" کا رسالہ پُر کیا کروں گا
- نیت کرتے ہیں کہ "مدنی قافلے" کا مُسَافِر بنوں گا
- نیت کرتے ہیں کہ جمعرات کو ہفتہ وار اجتماع میں اَوَّل تا آخر شرکت کروں گا
- نیت کرتے ہیں کہ اس ہفتے پُورا مدنی مذاکرہ دیکھوں گا
- نیت کرتے ہیں کہ میں روزانہ اتنے صفحات دینی کتاب کا مطالعہ کروں گا مگر

1...ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ:65۔

معمولی رُکاوٹ، پریشانی کی وجہ سے یا محض سستی و کاہلی اور آرام طلبی کی وجہ سے نیک اَعْمال سے محروم ہو جاتے ہیں اور بہت سارے تو وہ بھی ہوں گے جن کا حال یہ ہے کہ:

ارادے باندھتا ہوں، سوچتا ہوں، توڑ دیتا ہوں
کہیں ایسا نہ ہو جائے، کہیں ویسا نہ ہو جائے

یعنی ہم میں کئی ایسے افراد بھی ہوں گے جو "نیک کاموں" کی نیت تو کرتے ہیں مگر صِرْف معمولی یا بالکل بے وَقْعَت خدشات کی بنیاد پر اپنی نیت پر پُورے نہیں اُترتے، کسی کو گھر کے اخراجات کی فِکْر نیکی سے دُور لے جاتی ہے، کسی کو دوستوں کی محبت نیکی سے دُور رکھتی ہے، کوئی بچوں کی پرورش کا بہانہ بنا کر نیک کاموں سے دُور رہتا ہے، کوئی مال و دولت کی حِرْص سے مجبور ہے، کوئی دُنیا کی محبت میں گرفتار ہے، غرض کسی نہ کسی طرح ہم نیکی کی نیت کر بھی لیں تو اس پر پُورے نہیں اُترتے۔

مگر یاد رکھئے! قُوَّتِ ارادی کامیابی کی بنیادی شرط ہے۔ دُنیا کا سروے کر لیا جائے، دُنیا میں جتنے کامیاب لوگ ہوئے ہیں سب میں قُوَّتِ اِرادی ضرور تھی، ہر کامیاب شخص اپنی نیتوں پر عمل کرنے والا، اپنے ارادوں کے ساتھ وفا کرنے والا ہوتا ہے، چاہے اس کے راستے میں مشکلات کے پہاڑ ہی کیوں نہ کھڑے ہو جائیں مگر وہ اپنی نیت اور ارادے پر پُورا اُترتا ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ سیرت ہی کو دیکھ لیجئے! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تبلیغِ دِین کا آغاز فرمایا تو کافِروں نے کیا کیا رُکاوٹیں کھڑی نہ کیں، راہوں میں کانٹے بچھائے، طائِف میں مَعَاذَ اللّٰہُ! جِسْمِ مُقَدَّس پر پتھر برسائے، آپ کے غُلاموں پر ظلم و ستم کے پہاڑ گرائے گئے مگر سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تبلیغِ دین کا سلسلہ نہ روکنا تھا، نہ ہی آپ نے یہ مبارک سلسلہ روکا۔ اور پھر اپنے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا وہ بے مثال جملہ بھی یاد کیجئے! جب کفارِ مکہ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو مال و دولت کا لالچ دینے کی ناپاک جسارت کی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر میرے ایک ہاتھ میں سُورج اور دوسرے میں چاند بھی رکھ دیا جائے، تب بھی میں تبلیغِ دین سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔

سُبْحٰنَ اللہ! کاش! ہمیں بھی اپنے آقا، جانِ رحمت، مالکِ جنت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں "قُوَّتِ ارادی" نصیب ہو جائے۔ کاش! ہم بھی اپنے نیک ارادوں، اچھی اچھی، فِکْرِ آخرت والی، جہنّم سے بچانے والی، جنّت میں پہنچانے والی نیتوں کو پُورا کرنے والے بَن جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے | پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تین خاص عادتیں

حضرت حَسَن بن محمد سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی 3 خاص عادات تھیں: نمبر1: کَانَ قَلِیْلُ الْکَلَامِ امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کم بولتے تھے۔ نمبر2: کَانَ لَایَطْمَعُ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ لوگوں کے پاس جو کچھ ہوتا، امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس میں لالچ نہ کرتے۔ نمبر3: کَانَ لَایَشْتَغِلُ بِاُمُوْرِ النَّاسِ امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لوگوں کے معاملات میں دَخل اندازی نہیں کیا کرتے تھے۔[1]

---

1 ... ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ: 76۔

اے عاشقانِ رسول! امام بُخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیہ کی یہ تینوں صِفات ایک باکردار، خوش اخلاق اور متقی پرہیزگار بندوں والی صِفات ہیں۔ آیئے! امام بُخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیہ کی ان تینوں صِفات کی وَضاحت سنتے ہیں:

(1): امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کم بولنے والے تھے

ان تین صِفات میں سے پہلی صِفَّت یہ ہے کہ امام بُخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیہ کم بولا کرتے تھے۔ سُبْحٰنَ اللہ! کیسا پیارا، گُناہوں سے بچانے والا، جنّت میں لے جانے والا وَصف ہے! حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ اَکْثَرَ خَطَایَا ابْنِ آدَمَ فِیْ لِسَانِہٖ انسان کی اکثر خطائیں اس کی زبان کی وجہ سے ہوتی ہیں۔[1] حضرت اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، سردارِ مکہ، سلطانِ مدینہ صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حیاء اور خاموشی ایمان کی 2 شاخیں ہیں۔[2] ایک بار حضرت سفیان بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کیا: یارَسُولَ اللہ صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جن چیزوں کا آپ مجھ پر خوف کرتے ہیں، ان میں زیادہ خطرناک کیا ہے؟ پیارے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا: یہ (یعنی تمہاری زبان)۔[3]

مَعْلُوم ہوا ہمارے جسم میں زبان اَہَم ترین عُضْو ہے، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنی زبان کی حِفَاظت کریں، زبان کو غیبت سے بچائیں، زبان کو چغلی سے، جھوٹ سے، گالی گلوچ سے، فحش کلامی سے غرض ہر گُناہ بھری گفتگو سے بلکہ ہر فُضُول بات سے محفوظ رکھیں کہ زبان کی بے احتیاطی جہنّم میں لے جانے کا سبب اور زبان کی حفاظت جنّت میں لے جانے کا

1 ...کنز العُمّال، کتاب: الاخلاق، جلد: 3، صفحہ: 223، حدیث: 7885۔
2 ...ترمذی، کتاب: بِرّ وصِلَہ، صفحہ: 490، حدیث: 2027۔
3 ...ترمذی، کتاب: الزہد، صفحہ: 572، حدیث: 2410۔

ذریعہ ہے۔ امام ابنِ اَبِی الدُّنیا رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: ایک روز حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے اپنی اَوْلاد کی اَوْلاد کو فرمایا: اے میرے بیٹو! بے شک میں نے وہ دیکھا جو تم نہیں دیکھتے، میں نے وہ سُنا جو تم نہیں سُنتے، میں نے جنّت دیکھی اور اپنے رَبّ کا کلام سُنا، جب مجھے جنّت سے زمین پر اُتارا گیا تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے آدم! اگر آپ اپنی زبان کی حفاظت کرتے رہے تو میں آپ کو دوبارہ جنّت میں لے آؤں گا۔

کاش! عادت فضول باتوں کی | دُور ہو از پیٔے رضا یارَبّ
واسطہ میرے پیر و مُرشِد کا | مجھ کو تُو متّقی بنا یارَبّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): امام بخاری رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ لالچ نہیں رکھتے تھے

امام بخاری رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی 3 خصوصی صِفات میں سے دوسرا وَصف یہ ہے کہ امام بخاری رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ لوگوں کے پاس موجود چیزوں کا لالچ نہیں کیا کرتے تھے۔

سُبْحٰنَ الله! یہ بھی بہت ہی پیارا وَصف ہے، امام بُخاری رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کا یہ پیارا وَصف اس بات کی دلیل ہے کہ امام بُخاری رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ حَسَد سے پاک تھے کیونکہ عُمُوماً حَسَد کی ابتداء لالچ ہی سے ہوتی ہے، جب بندے کے دِل میں لالچ ہو تو وہ دوسروں کے پاس موجود نعمتوں کو حسرت سے دیکھتا ہے، پھر جب اُس کی خواہش پُوری نہیں ہوپاتی، اسے وہ نعمت حاصِل نہیں ہوپاتی تو کبھی وہ حَسَد کا شِکار ہو جاتا ہے لیکن اگر بندے کے دِل میں لالچ ہی موجود نہ ہو بلکہ جو کچھ اللہ پاک نے اُسے عطا فرمادیا، وہ اسی پر راضی ہو جائے اُس کے دِل میں کبھی بھی حَسَد نہیں آسکتا۔

اللہ پاک ہم سب کو حِرْص ولالچ اور حَسَد جیسی ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماری اور باقی تمام باطنی امراض سے محفوظ فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

حِرْصِ دُنیا نکال دے دِل سے | بَس رَہُوں طالِبِ رضا یارَبّ

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! امام بُخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لوگوں میں بہت مقبولیت رکھنے والی شخصیت ہیں، آپ کے زمانے کے لوگ بھی آپ سے بہت محبت کیا کرتے تھے، شاید امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اس مقبولیت کی وجہ بھی یہی ہے کہ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لوگوں کے پاس موجود چیزوں کا لالچ نہیں کرتے تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے، ایک مرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوئے اور عرض کیا: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس پر عمل کرنے سے اللہ پاک بھی مجھ سے محبت فرمائے اور لوگ بھی محبت کریں۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دُنیا سے بے رغبت ہو جاؤ، اللہ پاک تجھ سے محبت فرمائے گا اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے، اس سے بے رغبت ہو جاؤ، لوگ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔[1]

ایک حدیثِ پاک میں ہے: مؤمن کا شَرَف رات کی عبادت میں ہے اور اس کی عزّت لوگوں سے بے پرواہ ہو جانے میں ہے۔[2]

اللہ پاک ہمیں بھی طمع، لالچ اور لوگوں کے پاس موجود نعمتوں کو للچائی نظروں کے ساتھ دیکھنے سے محفوظ فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب: زہد، صفحہ: 667، حدیث: 4102۔

2 ...مستدرک، کتاب: رقاق، جلد: 5، صفحہ: 463، حدیث: 7991۔

(3): امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے کام سے کام رکھتے تھے

امام بُخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تیسرا خصوصی وَصف یہ ہے کہ آپ لوگوں کے مُعَامَلات میں بے جا دخل نہیں دیتے تھے بلکہ اپنے کام سے کام رکھا کرتے تھے۔

بد قسمتی کے ساتھ آج ہماری اکثریّت اس پاکیزہ وَصف سے مَحرُوم ہے، ۞ ڈاکٹر نہ ہونے کے باوُجود مریض کو نسخے بتانا، ۞ بِن مانگے مشورے دینا، ۞ کسی کے گھر جانا ہو تو گھر کی عِمارت میں، گھر کے ساز و سامان میں، گھر کی سیٹنگ میں بِلا اِجازتِ شرعی عیب نکالنا، مثلاً آپ نے گھر ایسے بنایا، یہاں سے یُوں بناتے تو اچھا تھا، یہ ٹیبل یہاں رکھا، وہاں رکھتے تو اچھا لگتا وغیرہ وغیرہ ۞ اسی طرح 4 دوست مل کر بیٹھ جائیں تو حکومتوں کے مُعَاملات پر تبصرے شروع کر دیتے ہیں، فلاں حکمران کو یُوں نہیں یُوں کرنا چاہئے تھا، فُلاں وزیر صاحب نے یہ بیان دیا، انہیں وہ بیان دینا چاہئے تھا، پھر اس ضمن میں غیبتوں اور بہتانوں کا جو گُناہوں بھرا سلسلہ شروع ہوتا ہے، الامان والحفیظ...!! ۞ اسی طرح ملکی و غیر ملکی حالات میں بے جا دلچسپی ۞ لوگوں کے عیب ٹٹولنا ۞ لوگوں کے ذاتی مُعَامَلات میں دلچسپی لینا، ۞ دوسروں سے اُن کی ذاتی زِندگی کے بارے میں سُوال کرنا وغیرہ یہ سب دوسروں کے مُعَاملات میں بے جا دخل اندازی ہی کی مثالیں ہیں۔

یاد رکھئے! کامیابی ہمیشہ اُس کے قدم چومتی ہے جو اپنے کام کے ساتھ کام رکھتا ہو، صِرف کرنے کے کام کرے، نہ کرنے کے کاموں سے ہمیشہ بچتا رہے، دیکھئے! امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ صِرف کرنے کے کام کیا کرتے تھے، نہ کرنے کے کاموں مثلاً دوسروں کے مُعَاملات میں بے جا دخل اندازی سے ہمیشہ دُور رہا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ رَحمۃُ اللہِ

عَلَیْہ نے کامیاب ترین زندگی گزاری، دُنیا میں بھی کامیاب رہے اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! آخرت میں بھی کامیاب ہی ہیں۔

امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ کا شوقِ تلاوت

ایک دِن امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ نماز پڑھ رہے تھے، اس دوران شہد کی مکھی نے آپ کو 17 جگہ ڈنک مارے، نماز پُوری کرنے کے بعد آپ رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ذرا دیکھو تو کیا چیز ہے جو نماز میں مجھے تکلیف پہنچا رہی تھی؟ شاگردوں نے دیکھا تو آپ کی پیٹھ مبارک 17 جگہ سے سُوجی ہوئی تھی۔ امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ نے شہد کی مکھی کے 17 جگہ ڈنک مارنے کے باوُجُود نماز نہ توڑنے کے متعلق فرمایا: میں ایک آیت کی تلاوت کر رہا تھا اور میری یہ خواہش تھی کہ میں یہ آیت پُوری کر لوں۔

امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ کا معمول تھا کہ آپ رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ رمضان المبارک میں ایک قرآنِ پاک نمازِ تراویح میں مکمل فرماتے، پھر نمازِ تہجد میں ہر 3 دِن میں ایک قرآن مکمل کرتے اور سحری سے افطار تک ہر روز ایک قرآن پاک مکمل تلاوت کیا کرتے، یُوں اگر رمضان المبارک 30 دِن کا ہوتا تو امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ ایک ماہ میں 41 قرآنِ پاک مکمل کرنے میں کامیاب ہو جایا کرتے تھے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہیں کرنے کے کام...!! مگر اَفْسوس ہم دوسروں کے معاملات میں بے جا دخل اندازی کرتے اور نہ کرنے کے کاموں میں مَصرُوف رہتے ہیں۔ کاش! ہم بھی اپنے بزرگوں کی سیرت پر عمل کرنے والے بَن جائیں۔

1 ...ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ: 70-72۔

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ | گناہوں سے ہر دم بچا یا الٰہی!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام بُخارِی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اور حقوق العباد

پیارے اسلامی بھائیو! امام محمد بن اسماعیل بخاری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ حقوق العباد کے مُعَاملے میں بہت حُسَّاس تھے، آپ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے کبھی کسی کی حق تلفی نہیں کی، کبھی انجانے میں کسی کا حق تلف ہو بھی گیا تو فوراً اس کی تَلافی فرمائی تاکہ آخرت میں اس کا بدلہ نہ دینا پڑے۔ امام بخاری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ خود فرماتے ہیں: لَایَکُوْنُ لِیْ خَصْمٌ فِی الْآخِرَةِ یعنی روزِ قیامت کوئی بھی مجھ سے اپنا حق مانگنے والا نہیں ہو گا (اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!)۔[1]

امام بخاری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے ایک دوست حضرت اَبُو جعفر رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: تیر اندازی کے لئے ایک نہر کے قریب گئے اور تیر چلانے کی مشق کرنے لگے، اس دوران امام بخاری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا چلایا ہوا ایک تیر نہر پر بنے ہوئے لکڑی کے پُل میں لگا، جس سے پُل کا کیل ٹوٹ گیا، یہ دیکھ کر امام بخاری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ سُواری سے نیچے اُترے، پُل کے قریب گئے، تیر نکالا اور مجھے (یعنی اپنے دوست حضرت ابو جعفر رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ) کو فرمایا: کیا آپ میرا ایک کام کر دیں گے؟ کہا: جی ہاں! کر دوں گا۔ امام بخاری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: اس پُل کے مالِک کے پاس جایئے! اسے ساری بات بتا کر کہئے کہ یا تو ہمیں اس کیل کی جگہ نیا کیل لگانے کی اجازت دے دو، یا اس کیل کی قیمت وصول کر لو اور اگر یہ دونوں باتیں نہیں چاہتے تو اپنا حق مجھے معاف کر دو۔

---

1 ...ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ:67۔

حضرت ابو جعفر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پُل کے مالِک کے پاس پہنچے، اسے تمام واقعہ بتایا اور امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا پیغام سُنایا تو پُل کے مالِک نے کہا: ابو عبد اللہ (یعنی امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) کو میرا سلام کہنا اور کہنا: اے ابو عبد اللہ! میری مِلْک میں جو کچھ ہے سب کچھ آپ پر فِدا ہو، میں اپنا حق آپ کو مُعاف کرتا ہوں۔

حضرت ابو جعفر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں نے پُل کے مالِک کا یہ پیغام امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سُنایا تو خوشی سے آپ کا چہرہ جگمگا اُٹھا، اسی خوشی میں امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس روز 300 دِرْہم صدقہ کئے اور غریب طُلَباء کو 500 اَحادِیث سُنائیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بندوں کے حقوق کے مُعاملے میں کیسے حَسَّاس تھے، اللہ پاک امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی حقوق العباد کا خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ایک اَوْر مدنی پھول بھی حاصِل ہوا، وہ یہ کہ غور فرمائیے! امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خوش ہونے کا مِعْیَار اور خوشی منانے کا انداز کیسا زَبَر دست تھا، دیکھئے! ہم لوگ کیوں خوش ہوتے ہیں؟ ❁ ہماری لاٹری کھل جائے تو خوشی ہوتی ہے، ❁ نوکری مِل جائے تو ہمیں خوشی ہوتی ہے، ❁ امتحان میں کامیابی مِل جائے، ❁ کوئی خواہش پُوری ہو جائے وغیرہ وغیرہ ایسی چیزوں پر ہم عُموماً بہت خوش ہوتے ہیں اور خوش ہونا بھی چاہیے کہ یہ بھی اللہ پاک کی نعمتیں ہی ہیں لیکن دیکھئے! امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کس بات پر خوش ہوئے؟ نہر کے پُل کا ایک کیل جو آپ سے انجانے میں ٹوٹ گیا تھا، اس کیل کے

---

1 ...ہدایۃ السَّارِی، صفحہ: 66۔

ٹوٹنے کا حق مُعاف ہو گیا، اب روزِ قیامت اس حق تلفی کا مُطالبہ نہیں ہو گا، امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیۡہ اس نعمت پر خوش ہوئے۔ سُبۡحٰنَ الله! اس سے مَعلُوم ہوا کہ بزرگانِ دین ہمیشہ آخرت کو پیشِ نظر رکھتے تھے۔ پھر امام بُخارِی رَحمۃ اللہِ عَلَیۡہ کا خوشی منانے کا انداز دیکھئے کیسا نرالا ہے، جب آپ رَحمۃ اللہِ عَلَیۡہ کو خوشی مِلی تو آپ نے صدقہ کیا، طلباء کو 500 اَحادیث سُنائیں، یہ ہے ہمارے بزرگانِ دین کا خوشی منانے کا انداز...!! اب ہم اپنے متعلق غور کریں کہ ہم خوشی کیسے مناتے ہیں؟ مَعَاذَ الله! لوگوں کی ایک تعداد ہے کہ جو گُناہوں بھرے انداز میں خوشیاں مناتے ہیں، ❁ خوشی کے موقع پر ناچ گانا ہوتا ہے، ❁ خوشی کے موقع پر ڈھول ڈھمکے ہوتے ہیں، ❁ خوشی کے موقع پر بے پردگی ہوتی ہے وغیرہ۔ حالانکہ خوشی ملنا اللہ پاک کی نعمت ہے اور نعمت ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کیا جاتا ہے نہ کہ اُس کی نافرمانی کی جائے۔ اللہ پاک قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَ بِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡيَفۡرَحُوۡا ؕ (پارہ11، سورۃ یونس:58)	ترجمۂ کنزُالعرفان: تم فرماؤ: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر ہی خوشی منانی چاہیے۔

تفسیر صراط الجنان، جلد:7، صفحہ:320 پر ہے:

❁ شیخی کی خوشی یعنی اترانا حرام ہے لیکن شکر کی خوشی عبادت ہے

❁ جُرم کر کے خوش ہونا حرام ہے جبکہ عبادت کر کے خوش ہونا بہتر ہے

❁ ناجائز طریقے سے خوشی منانا حرام ہے جیسے خوشی سے ناچنا شروع کر دینا جبکہ جائز طَور سے خوشی منانا اچھا ہے جیسے خوشی میں صدقہ کرنا وغیرہ۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ کا شوقِ عِلْمِ حدیث

اے عاشقانِ رسول! امام بُخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت کا سب سے اَہَم پہلو یہ ہے کہ آپ نے سارِی زِندگی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی احادیث کی خدمت میں بسر فرمائی۔ امام بُخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں ایک بار سُوال ہوا کہ آپ کو عِلْمِ حدیث کا شوق کیسے ہوا؟ فرمایا: میری عُمر 10 سال یا اس سے بھی کم تھی کہ اللہ پاک نے میرے دِل میں عِلْمِ حدیث کا شوق پیدا فرمایا، بَس تب سے ہی میں نے اَحادِیث سیکھنا شروع کر دیں۔[1]

امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے ابتدائی دَوْرِ طالبِ علمی میں ہی 70 ہزار اَحادیث زبانی یاد کر لی تھیں، 16 سال کی عمر مبارک میں امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ امام اِبْنِ مُبَارک اور عَلّامہ وَکِیْع رَحمۃ اللہِ عَلَیْہِمَا کی کتابیں زبانی یاد کر چکے تھے، 18 سال کی عمر مبارک میں امام بُخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ مدینہ منورہ حاضِر ہوئے اور مصطفےٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے روضہ مبارک کے سائے میں بیٹھ کر حدیثِ پاک کے راویوں کے حالات پر مشتمل 9 جلدوں کی کتاب "التاریخ الکبیر" لکھی۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ کا سب سے بڑا کارنامہ جس سے آج بھی دُنیا فیض حاصِل کر رہی ہے، وہ ہے امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی کتاب "بخاری شریف" اس کتاب میں امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیْہ نے حُضور جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اَحادیث جمع فرمائی ہیں، بُخارِی شریف اتنی پختہ کتاب ہے کہ عُلَما اس کے

1 ...ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ:50۔

2 ...ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ:51۔

بارے میں فرماتے ہیں: اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ الصَّحِیْحُ الْبُخَارِی یعنی قرآنِ کریم کے بعد سب سے دُرُست کتاب "صحیح بخاری" ہے۔

امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی اپنی کتاب (بُخاری شریف) میں کوئی حدیث لکھنے کا ارادہ کیا تو اس سے پہلے غسل کیا اور 2 رکعت نماز ادا کی، میں نے اس کتاب میں موجود حدیثوں کو 6 لاکھ حدیثوں میں سے منتخب کیا، 16 سال کے عرصے میں اس کتاب کو لکھا اور یہ کتاب میرے اور اللہ کریم کے درمیان حُجَّت (یعنی دلیل) ہے۔[1]

علّامہ علی قارِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بزرگوں نے لکھا ہے: اگر کسی مشکل میں بُخاری شریف کو پڑھا جائے تو مشکل دُور ہو جاتی ہے اور یہ کتاب جس کشتی میں ہو وہ ڈوبتی نہیں ہے، بارِش نہ ہو رہی ہو تو بُخاری شریف کو پڑھا جائے تو بارِش ہو جاتی ہے، امام اَصِیْلُ الدین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی اور دوسروں کی مشکلات و پریشانیوں کے لئے بُخاری شریف کا 120 بار ختم کیا، ساری مرادیں اور ضرورتیں پُوری ہوئیں۔[2] حکیم الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مصیبتوں میں ختمِ بُخاری کیا جاتا ہے، جس کی برکت اور اللہ پاک کے فضل سے مصیبتیں ٹَل جاتی ہیں۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! امام بُخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی کتاب بُخارِی شریف بہت بابرکت اور مَقْبُول کتاب ہے، امام ابُو زید مَرْوَزِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ مکہ پاک میں مقامِ ابراہیم اور حجرِ اَسْوَد کے درمیان سَو رہا تھا کہ خواب میں اللہ پاک کے

---

1 ...مستطرف، جلد:1 صفحہ:40۔
2 ...مرقات، جلد:1 صفحہ:54۔
3 ...مرآۃ المناجیح، جلد:1 صفحہ:11 خلاصۃً۔

پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی۔ حُضُور جانِ کائنات، فخرِ مَوْجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابوزید! ہماری کِتاب کا دَرْس کیوں نہیں دیتے؟ میں نے عرض کیا: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میری جان آپ پر قربان...!! آپ کی کتاب کونسی ہے؟ حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: محمد بن اسماعیل (یعنی امام بُخاری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) کی کتاب **بخاری شریف**۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے بُخاری شریف کیسی بابرکت کتاب ہے۔ الحمد للہ! آج بھی ہر مدرسے میں جہاں دَرْسِ نظامی یعنی عالِم کورس کروایا جاتا ہے، وہاں بُخاری شریف پڑھائی جاتی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے جامعات المدینہ میں بھی الحمدللہ! بُخاری شریف باقاعِدہ نصاب میں شامِل ہے۔

لوگ دُنیوی عِلْم تو پڑھتے ہیں، ***Facebook*** (فیس بُک) پر بہت ساری پوسٹیں، ادھر اُدھر کی سچی جھوٹی کہانیاں، ناوِل، ڈائجسٹ وغیرہ تو پڑھتے رہتے ہیں مگر اَفْسوس پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اَحادیث پڑھنے کا شوق بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے، "بُخاری شریف" بہت عظیم کتاب ہے، اسے پڑھنا، اسے سمجھنا بڑے ثواب کا کام ہے، البتہ "بخاری شریف" پڑھنی ہو بلکہ لازمی پڑھی جائے مگر کسی ماہِر عاشِقِ رَسُول عالِمِ دِین سے پڑھنی چاہیے، لہٰذا بُخارِی شریف اور حدیثِ پاک کی دیگر اَہَم کتابیں، عِلْمِ فقہ، عِلْمِ تفسیر اور دیگر کئی اسلامی عُلُوم وفنون پڑھنے، سیکھنے کے لئے جامعۃ المدینہ میں داخِلہ لے لینا چاہیے، اب تو الحمد للہ! ***H.E.C*** (یعنی ہائیر ایجوکیشن کمیشن) نے دعوتِ اسلامی کو اپنا تعلیمی بورڈ بنانے کی بھی اجازت دے دی ہے جس کا نام رکھا گیا ہے "**کَنْزُ الْمَدَارِس**"۔ ساتھ ہی

---

1 ...بُستانُ المحدثین، صفحہ:274-275 ملتقطا۔

یہ بھی کہ اب جو بھی دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ (***Girls & Boys***) سے دَرْسِ نظامی یعنی عالِم کورس مکمل کرنے کی سَعَادت حاصِل کریں گے، ان کے لئے کَنْزُ الْمَدَارِس بورڈ سے جو سند جاری کی جائے گی وہ ***M.A*** اسلامیات کے برابر ہو گی۔ الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے تحت ***Online*** جامعۃ المدینہ کی بھی سہولت موجود ہے، جو ***Online*** جامعۃ المدینہ سے دَرْسِ نظامی مکمل کریں گے، انہیں ملنے والی سَنَد بھی ***M.A*** اسلامیات کے برابر ہی ہو گی۔ لہٰذا اگر آپ جامعۃ المدینہ میں داخلہ نہیں لے سکتے تو ***Online*** جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیجئے اور گھر بیٹھے ہی باقاعدہ عِلْمِ دین پڑھنے کی سعادت حاصِل کیجئے۔

اور اگر آپ ***Online*** جامعۃ المدینہ میں بھی داخلہ نہیں لے سکتے تو مکتبۃ المدینہ سے

- فیضانِ چہل حدیث
- 40 فرامینِ مصطفےٰ
- احادیثِ مبارکہ کے انوار اور
- فیضانِ ریاض الصالحین وغیرہ کتابیں حاصِل کیجئے، ان کتابوں میں اَحادیثِ کریمہ اُرْدُو ترجمہ اور تشریح کے ساتھ جمع کی گئی ہیں، ان کے ذریعے اَحادیث پڑھئے، سمجھئے، یاد کیجئے اور دوسروں تک بھی پہنچایئے کہ اَحادیث یاد کرنے اور دوسروں تک پہنچانے والوں کو پیارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ پاک اُس بندے کو ترو تازہ رکھے جو میری حدیث سُنے، اسے یاد کرے اور دوسروں تک پہنچائے۔[1]

---

1 ...ترمذی، ابوابُ العِلْم، صفحہ: 626، حدیث: 2657۔

اللہ پاک امام بخاری رَحمۃ اللہِ عَلَیہ کے صدقے میں ہمیں شوقِ عِلْمِ حدیث نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی مذاکرہ

پیارے اسلامی بھائیو! عِلْمِ دین سیکھنے، نیکیوں کا جذبہ پانے، اولیائے کرام کی محبت دِل میں بڑھانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 دینی کاموں میں عملاً حِصَّہ لیجئے! دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: مدنی مذاکرہ۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے اور اتوار کی درمیانی رات کو مدنی چینل پر ***Live*** (براہِ راست) مدنی مذاکرہ فرماتے یعنی دُنیا بھر سے کئے جانے والے عاشقانِ رسول کے سوالوں کے جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! مدنی مذاکرہ عِلْمِ دین سیکھنے کا بہترین اور آسان ترین ذریعہ ہے، آپ بھی کوشش کر کے ہر ہفتے اور اتوار کی درمیانی رات بعد نمازِ عشاء مدنی چینل پر اور جو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی پہنچ سکتے ہیں وہاں جا کر مدنی مذاکرے میں شرکت کی عادت بنائیے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! عِلْمِ دین سیکھنے، عَمَل کا جذبہ پانے اور قبر و آخرت کی تیاری کا بھرپور ذہن بنے گا۔

عِلْم و حکمت بھرا مدنی مذاکرہ

واہ کینٹ (ضلع راولپنڈی) کے ایک نوجوان کا بیان ہے: نمازیں قضا کرنا، فلمیں دیکھ کر

شیطان کو خوش کرنا اور گانے باجے وغیرہ سُن کر مست رہنا میرا معمول تھا، آہ! میں سُنتوں پر عمل کرنے سے محروم تھا، میری گُناہوں بھری زِندگی میں روشنی یوں آئی کہ ایک دِن ایک مبلغ دعوتِ اسلامی سے میری ملاقات ہوگئی، انہوں نے مجھے سمجھاتے ہوئے اجتماعی سُنَّت اعتکاف کا ذہن دیا، ان کی میٹھے انداز میں دی گئی نیکی کی دعوت میرے دِل پر اَثر کر گئی اور میں اجتماعی اعتکاف میں شریک ہوگیا، اب میرے شب و روز عبادت میں گزرنے لگے، پُرسوز بیانات اور رِقَّت انگیز دُعاؤں نے میرے دِل کی دنیا ہی بدل دی، کرم بالائے کرم یہ کہ اجتماعی اعتکاف میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مدنی مذاکرہ سننے کی سعادت ملی، آپ کے پُر اَثَر ملفوظات سے میں اس قدر متاثر ہوا کہ میں نے فوراً اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور نمازوں کی پابندی کا عزم کر لیا، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ترغیب دلانے پر چاندرات کو گھر جانے کے بجائے راہِ خُدا کا مسافر بن گیا جہاں عِلْمِ دین کے سنہری موتیوں سے دامن بھرنے کا موقع ملا اور سنتیں سیکھنے کے ساتھ ساتھ ان پر عمل کرنے کا جذبہ بھی دِل میں موجزن ہوگیا۔

مدنی مذاکرہ ہے شریعت کا خزینہ
اَخلاق کا، تہذیب کا، طریقت کا خزینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃ جس نے

میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا!
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سچ بولنا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1): سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے[2] (2): آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُوال ہوا: جنّتی عمل کون سا ہے؟ فرمایا: سچ بولنا۔[3]

اے عاشقانِ رسول! سچ بولنا سُنّتِ مصطفےٰ ہے ❁ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ سچ بولا کرتے تھے اسی وجہ سے لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صادق وامین کے لقب سے جانتے تھے ❁ حضرت عبد اللہ بن سلام ابھی ایمان نہ لائے تھے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھتے ہی پکار اٹھے: وَجْهُهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ یعنی یہ چہرہ کسی جھوٹ بولنے والے کا چہرہ نہیں۔

اے عاشقانِ رسول! ہمیں بھی ہمیشہ سچ بولنا چاہئے، جھوٹ بولنا گُناہ ہے، جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہئے، ”سچ اور جھوٹ“ کے متعلق مزید معلومات کے لئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ ”جھوٹا چور“ اسی طرح ”احیاء العلوم، جلد:3، صفحہ:402

---

1 ... مشکوۃ، کتاب: الْاِیمان، باب: الْاِعْتِصَام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔

2 ... مسلم، کتاب: الادب، صفحہ:1405، حدیث:2607۔

3 ... مسند امام احمد، جلد:2، صفحہ:589، حدیث:6652۔

تا428 اور بہارِ شریعت، جلد:3، حصہ 16، صفحہ:515 تا519 پڑھئے۔

اللہ پاک پیارے حبیب، دِلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں ہمیں ہمیشہ سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے والا بنائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

غیبت سے اور تہمت وچغلی سے دُور رکھ
خُوگر تو سچ کا دے بنا یارَبِّ مصطفٰے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مَدَنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سنّتیں سیکھیں گے اِس میں اِنْ شَآءَ اللہ سر بَسَر
جو بھی شیدائی ہے مَدَنی قافِلوں کا یا خدا!
دو جہاں میں اُس کا بیڑا پار فرما یا خدا![1]

اللہ پاک ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:635ملتقطاً۔

تین پسندیدہ صفات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...اللہ پاک کی بندے سے محبت کا معنیٰ اور محبوبِ الٰہی کے فضائل

✿...اللہ پاک کا محبوب بنانے والی تین صفات

✿...تقویٰ کے فضائل و فوائد اور متقی بننے کے طریقے

✿...''غنی'' کسے کہتے ہیں؟ غنی بننے کے طریقے

✿...گمنامی کیا ہے؟ گمنامی کے فضائل و فوائد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ　　وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ　　وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف　(ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف کا معنیٰ ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ جب بھی مَسْجِد میں حاضِری ہو، ہر بار یاد کرکے عربی، اردو یا کسی بھی زبان میں اعتکاف کی نیت کرلینی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللہ! اس کی برکت سے جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کرلیں گے تو یہ کام بھی جائز ہوجائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو دِن میں مجھ پر ایک ہزار مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، وہ اس وقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔[1]

نبی کی شان میں ہو جس قدر دُرُود پڑھو | مُجَبّو پاؤ گے جنت میں گھر دُرُود پڑھو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...الترغیب فی فضائل الاعمال، صفحہ:14، حدیث:19

2 ...نورِ ایمان، صفحہ:56 ملتقطاً۔

بیان سننے کی نیتیں:

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت اَفْضَل عَمَل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخِل کر دیتی ہے، لہٰذا ہر نیک وجائِز کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، نیت کیجئے! ❁ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ❁ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَعْد بِنْ اَبِی وَقَّاص رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رَسُول ہیں اور اُن 10 خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں، جنہیں مالکِ جنّت، قاسِمِ نعمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں ہی جنّت کی بشارت عطا فرمائی۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بہت بہادر، جوشِ ایمانی رکھنے والے، بڑے متقی، پرہیز گار اور عِبَادت گزار تھے۔ ایک روز حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے جانوروں کی دیکھ بھال فرما رہے تھے کہ آپ کا بیٹا عُمر بن سَعْد آیا اور بولا: ابا جان...! آپ یہاں اُونٹ بکریوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں جبکہ لوگ وہاں خلافت کی باتیں کر رہے ہیں، حضرت سَعْد بِنْ اَبِی وقاص رَضِیَ اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اُسْکُتْ خاموش ہو جاؤ...! پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک حدیثِ پاک سُنائی، فرمایا: میں نے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ

---

[1] ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

بے شک اللہ پاک تقویٰ والے، غنی اور گمنام بندے سے محبت فرماتا ہے۔[1]

مٹا میرے رنج والم یااِلٰہی!	عطا کر مجھے اپنا غم یااِلٰہی
شرابِ محبت کچھ ایسی پلا دے	کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یااِلٰہی
نہ دے تاجِ شاہی، نہ دے بادشاہی	بنا دے گدائے حرم یااِلٰہی[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کے پسندیدہ بندے کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ایک مختصر حدیث پاک جو حضرتِ سَعْد بن اَبِیْ وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے بیٹے کو سُنائی اور انہیں سبق دیا کہ دُنیا میں مقام و مرتبے اور منصب کی خواہش کرنا فضیلت کی بات نہیں بلکہ تقویٰ اختیار کرنا، غنی بننا اور گمنام رہنا باعثِ فضیلت ہے۔ اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ جس بندے کے اندر یہ 3 اَوْصاف پائے جائیں، اللہ پاک اُس بندے سے محبت فرماتا ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم ان 3 اوصاف کی علیحدہ علیحدہ وضاحت سننے کی سعادت حاصل کریں، 2 مدنی پھول ذہن نشین کر لینے چاہئیں:

پہلے نمبر پر یہ بات سمجھنے کی ہے کہ اللہ پاک کی بندے سے محبت کا مطلب کیا ہے؟ حُجَّةُ الْاِسْلَام، امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اس کا ایک مطلب یہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ پاک کی اپنے بندے سے محبت یہ ہے کہ اللہ پاک بندے کے لئے اپنے قرب کے

1 ...مسلم، کتاب: الزہد، صفحہ: 1135، حدیث: 2965۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 109 ملتقطاً۔

دروازے کھول دیتا ہے۔[1]

دوسرا مدنی پھول جو اس مقام پر ذہن نشین رکھنے کا ہے وہ یہ کہ ایک ہے: **بندے کا اللہ پاک سے محبت کرنا**۔ یہ بھی بڑی فضیلت کی بات ہے، بڑی شان و عظمت کی بات ہے لیکن اس سے زیادہ فضیلت کی، اس سے زیادہ عظمت و شان والی بات یہ ہے کہ **اللہ پاک اپنے بندے سے محبت فرمائے**۔ بندہ تو بندہ ہے، بندہ اپنے خالق سے محبت کرے، اپنے مالک سے محبت کرے، اپنے رَبّ سے، اپنے پالنے والے سے، اپنے رَازِق سے محبت کرے، یہ بندے کا حق بنتا ہے مگر اللہ پاک رَبّ ہو کر، خالِق و مالِک ہو کر اپنے بندے سے محبت فرمائے تو یہ زیادہ فضیلت و شان والی بات ہے۔

"بُخاری شریف" میں ایک حدیث قدسی ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: مَا يَزَالُ عَبْدِیْ يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ بندہ نوافل کے ذریعے میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے، کرتا رہتا ہے، حَتّٰی اُحِبَّهٗ یہاں تک کہ میں (اللہ پاک) اس سے محبت فرمانے لگتا ہوں، فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ پس جب میں بندے سے محبت فرماتا ہوں تو كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ يَسْمَعُ بِهٖ میں اس بندے کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، وَبَصَرَهُ الَّذِیْ يُبْصِرُ بِهٖ، اس بندے کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، وَيَدَهُ الَّتِیْ يَبْطِشُ بِهَا میں اس بندے کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، وَرِجْلَهُ الَّتِیْ يَمْشِیْ بِهَا اور میں اس بندے کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے[2] اور ایک روایت میں ہے: وَفُؤَادَهُ الَّذِیْ يَعْقِلُ بِهٖ میں اس

---

1 ...احیاء العلوم، جلد:5، صفحہ:105۔

2 ...بخاری، کتاب: الرِّقاق، باب: التَّواضُع، صفحہ:1597، حدیث:6502۔

بندے کا دل ہو جاتا ہوں جس سے وہ سوچتا، سمجھتا ہے، وَ لِسَانَہُ الَّذِیْ یَتَکَلَّمُ بِہٖ اور میں اس بندے کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بات کرتا ہے، اِنْ دَعَانِیْ اَجَبْتُہٗ اگر وہ بندہ مجھ سے دُعا کرے تو میں اس کی دُعا پُوری کرتا ہوں، وَاِنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَیْتُہٗ اور اگر میرا محبوب بندہ مجھ سے کسی چیز کا سُوال کرے تو میں اسے عطا فرماتا ہوں۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اس حدیثِ پاک کے مطابق اللہ پاک کا بندے کے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں، دِل اور زبان بن جانے کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ مَعَاذَ اللہ! اللہ پاک بندے میں سرایت کر جاتا ہے، نہیں، نہیں، ایسا ہر گز نہیں ہے۔ حدیثِ پاک کا ایک مطلب جو عُلَما نے بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ جب اللہ پاک بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے اپنے قرب سے نواز دیتا ہے، یہاں تک کہ بندہ "فَنَافِی اللہ" کے درجے تک پہنچ جاتا ہے، پھر اس کے اعضاء میں خدائی طاقتیں آجاتی ہیں، اور وہ ایسے کام کرلیتا ہے جن تک عقل کی رسائی نہیں ہوتی، وہ بندہ صِفَاتِ الٰہی کا مظہر ہو جاتا ہے، اب اُس کی یہ شان ہوتی ہے کہ ۞ وہ دیکھتا تو اپنی ہی آنکھ سے ہے مگر اُس کی آنکھ میں نورِ الٰہی جلوہ گر ہوتا ہے، لہٰذا وہ نزدیک کو بھی دیکھتا ہے، دُور کو بھی دیکھتا ہے، ظاہِر کو بھی دیکھتا ہے، پوشیدہ کو بھی دیکھتا ہے، ۞ بندہ سنتا تو اپنے کان ہی سے ہے مگر اس کا سننا اللہ پاک کی صِفَّتِ "سَمِیْع" کا مظہر ہو جاتا ہے، اس کی سماعت خُدائی طاقت کا مظہر ہو جاتی ہے، لہٰذا وہ دور کا بھی سنتا ہے، نزدیک کا بھی سنتا ہے، ۞ اسی طرح وہ پکڑتا اپنے ہاتھ ہی سے ہے مگر اس کا پکڑنا اللہ پاک کی صفّتِ "بَطْش (یعنی گرفت فرمانے کی صِفَّت)" کا مظہر ہوتا ہے، ۞ وہ چلتا اپنے ہی پاؤں سے ہے مگر اس کے

[1] ...موسوعہ ابنِ ابی دُنیا، رسالہ: الاَوْلیاء، جلد:2، صفحہ:399، حدیث:45۔

پاؤں میں خُدائی طاقت رکھ دی جاتی ہے، ۞ وہ سوچتا سمجھتا اپنے ہی دِل سے ہے مگر اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت میں خُدائی طاقت رکھ دی جاتی ہے، ۞ وہ بولتا اپنی ہی زبان سے ہے مگر اس کے بولنے میں خُدائی طاقت کار فرما ہوتی ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت تک کے واقعات آنکھ سے ملاحظہ فرما لیے، حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے کنعان میں بیٹھے ہوئے مصر سے چلی یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی قمیص مبارک کی خوشبو سونگھ لی، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے 3 میل کی فاصلے سے چیونٹی کی آواز سُن لی، آپ کے وزیر حضرت آصف رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے پلک جھپکنے کی دیر میں یمن سے تختِ بلقیس لا کر ملکِ شام میں حاضِر کر دیا، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مدینہ منورہ سے خطبہ پڑھتے ہوئے "نہاوند" میں اسلامی لشکر کے حالات دیکھ بھی لئے اور اُن تک اپنی آواز مبارک پہنچا بھی دی، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہر جمعرات کو بریلی شریف سے مدینہ منورہ حاضِری دیا کرتے تھے، یہ سب اسی خُدائی طاقت کے کرشمے ہیں جو اللہ پاک اپنے محبوب بندوں کو عطا فرما دیتا ہے۔[1]

مولانا رُوم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

گُفْتَۂِ اُوْ گُفْتَۂِ اللہَ بَوَد	گَرْچِہْ اَزْ حُلْقُومِ عَبْدُ اللہ بَوَد

یعنی: اللہ پاک کے محبوب بندے کی زبان سے نکلی ہوئی بات، در حقیقت اللہ پاک ہی کا فرمان ہوتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے اس بندے کی شان جس سے اللہ پاک محبت فرماتا ہے اور اللہ پاک کس بندے سے محبت فرماتا ہے؟ ہم نے ابتداء میں حدیثِ پاک سُنی، اللہ پاک

1 ...مرآۃُ المَنَاجیح، جلد:3، صفحہ:490۔

کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3 صِفَات بیان کر کے فرمایا کہ جس بندے میں یہ صِفَات پائی جائیں، اللہ پاک اُس بندے سے محبت فرماتا ہے۔

پہلی صِفَّت: تقویٰ۔ **دوسری صفت:** غِنَا۔ **اور تیسری صفت ہے:** گمنامی۔

محبت میں اپنی گما یا اِلٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یا اِلٰہی
رہوں مَست و بے خود میں تیری وِلا میں
پِلا جام ایسا پِلا یا اِلٰہی
مرے دِل سے دُنیا کی چاہت مٹا کر
کر اُلفت میں اپنی فنا یا اِلٰہی
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ
گُناہوں سے ہر دَم بچا یا اِلٰہی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اب آیئے! ان 3 پسندیدہ صِفَات کی وَضَاحت سنتے ہیں:

پہلی پسندیدہ صفت: تقویٰ

پہلی صفت ہے: تقوی۔ پارہ3، سورۂ آلِ عمران، آیت:76 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۷۶﴾ (پارہ3، سورۃ آلِ عمران:76)	ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک اللہ پرہیز گاروں سے محبت فرماتا ہے۔

[1] ...وسائل بخشش، صفحہ:105 ملتقطاً۔

پیارے اسلامی بھائیو! تقویٰ اَصْلِ بندگی ہے، امام فخرُ الدِّین رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے اس بارے میں ایک علمی نکتہ بیان فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ پاک نے ایک مقام پر قرآنِ کریم کی یہ صِفَّت بیان فرمائی کہ قرآنِ کریم اَہْلِ تقویٰ کے لئے ہدایت ہے، ارشاد ہوتا ہے:

هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَۙ﴿۲﴾ (پارہ1، سورۃُ البقرہ:2)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اس میں ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔

دوسری جگہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

هُدًى لِّلنَّاسِ (پارہ2، سورۃُ البقرہ:185)	ترجمہ کنزُالعِرفان: جو لوگوں کے لئے ہدایت۔

امام رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: اِن دونوں آیتوں کو ملا دیا جائے تو نتیجہ نکلے گا کہ حقیقت میں اِنْسان کہلانے کا حق دار وہ بندہ ہے جو متقی ہے، جو متقی نہیں وہ حقیقت میں اِنْسان کہلانے کا بھی حق دار نہیں۔[1]

اس بات کو ایک مثال سے سمجھئے! مثال کے طور پر ایک بَس مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف جارہی ہے اور اس میں 72 مُسَافِر بیٹھے ہیں، اگر کوئی شخص کہے کہ ڈرائیور 72 مُسَافِروں کو مدینہ منورہ لے جارہا ہے، تو یہ بھی دُرُست ہے اور اگر کوئی کہے کہ ڈرائیور پُوری بَس کو مکے سے مدینے کی طرف لے جارہا ہے تو یہ بھی دُرُست ہے، دونوں کا مطلب ایک ہی بنے گا کہ 72 مُسَافِر جو بَس میں بیٹھے ہیں، ڈرائیور بَس کو چلاتے ہوئے انہیں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ لے جارہا ہے۔

---

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:2، جلد:1، صفحہ:268۔

اسی طرح اللہ پاک نے ایک مقام پر ارشاد فرمایا کہ قرآنِ کریم تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے، دوسرے مقام پر فرمایا: قرآنِ کریم متقی لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔ ان دونوں آیتوں کو ملا دیا جائے تو مطلب یہی بنے گا کہ جو اِنسان ہے وہی متقی ہے اور جو متقی ہے وہی حقیقت میں اِنسان کہلانے کا حق دار ہے۔

عُلمائے کرام نے تقویٰ کے 7 درجات بیان فرمائے ہیں، ان میں سے پہلا درجہ ہے: ایمان۔ یعنی جس شخص نے سچے دِل سے کلمہ پڑھ لیا، دائرۂ اسلام میں داخِل ہو گیا، اگرچہ اس کا تقویٰ ابتدائی درجے کا ہے مگر ہے یہ بھی متقی۔ لیکن وہ شخص جس نے کلمہ ہی نہیں پڑھا، کُفر کی دلدل ہی میں پھنسا ہوا ہے، یہ وہ ہے جس کے اندر ذرہ برابر بھی تقویٰ نہیں ہے، اس کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّؕ (پارہ9، سورۃالاعراف:179)	ترجمہ کنزُ العِرفان: یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے۔

پتا چلا..!! جس کے اندر ذرہ برابر بھی تقویٰ نہیں یعنی جو کافِر ہے، جو غیر مُسْلِم ہے، وہ ظاہِر میں اگرچہ انسان ہی ہے، اس کے ہاتھ ہیں، پیر ہیں، آنکھ، ناک، منہ، کان سب کچھ ہے، شکل و صُورت ساری انسانوں جیسی ہی ہے مگر وہ انسان کہلانے کا حق دار نہیں ہے بلکہ انسانی شکل میں جانور بلکہ جانوروں سے بھی بَدتَر ہے کہ جانور تو اپنے خالق ومالک کو جانتے اور اسے مانتے ہیں مگر یہ بدبخت عقل رکھتے ہوئے بھی اپنے خالق ومالک کا انکار کر رہا ہے۔

مَعْلُوم ہوا کہ ہم اللہ پاک کے بندے ہیں اور بندگی کی اَصْل ہے: تقوی۔

دے حُسْنِ اخلاق کی دولت | کر دے عطا اخلاص کی نعمت

مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا | یااللہ! میری جھولی بھر دے [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تقویٰ اَصلِ نیکی ہے

اے عاشقانِ رسول! جس طرح بندگی کی اَصل تقویٰ ہے، اسی طرح نیکی کی اَصل بھی تقویٰ ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰىۚ

(پارہ2، سورۃ البقرۃ:189)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں پچھلی دیوار توڑ کر آؤ، ہاں اصل نیک تو پرہیز گار ہوتا ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب وہ حج کے لئے اِحرام باندھ لیتے، پھر اگر انہیں کسی ضرورت سے اپنے گھر جانا ہوتا تو گھر کے دروازے سے داخِل نہیں ہوتے تھے بلکہ گھر کی پچھلی دیوار توڑ کر اندر آتے تھے اور اس کام کو نیکی سمجھتے تھے، اس پر یہ آیت نازِل ہوئی اور اللہ پاک نے فرمایا: یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں کے پیچھے سے آؤ، اَصل نیکی تقویٰ ہے۔[2]

مَعْلُوم ہوا اَصل میں نیکوکار وہ شخص ہے جو تقویٰ والا ہے اور یہ واضح بات ہے؛

❁ حقیقت میں پابندی کے ساتھ نماز وہ پڑھ سکتا ہے جس کے اندر خوفِ خُدا موجود ہو ورنہ کتنے ایسے ہیں جنہیں فرصت مِل جائے تو نماز پڑھ لیتے ہیں، نہ ملے تو مَعَاذَ اللہ! نمازیں قضا کر دیتے ہیں، کتنے ایسے ہیں جو مسجد میں آتے تو نماز پڑھتے ہیں مگر غیبتیں کر کے،

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:123 ملتقطًا۔

2 ...تفسیر صراط الجنان، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:189، جلد:1، صفحہ:304۔

چغلیاں کر کے، مسجد کی بے ادبی کر کے، مسجد میں دُنیوی باتیں کر کے گُناہوں کی گٹھڑی سَر پر ڈال کر لے جاتے ہیں

❁ روزہ بھی حقیقت میں وہی رکھ سکتا ہے جس کے دِل میں تقویٰ ہے، ورنہ کتنے روزہ دار ایسے ہیں جو روزے میں ٹائم پاس کے نام پر فضولیات میں لگے رہتے ہیں بلکہ کئی تو روزہ رکھ کر گُنَاہ کرنے سے بھی باز نہیں آتے

❁ حج بھی حقیقت میں وہی کرتا ہے جس کے دِل میں تقویٰ ہے، ورنہ کتنے ایسے ہیں جو دورانِ طواف بھی بَس سیلفیاں بنانے میں مَشْغول رہتے ہیں، اسی طرح صدقہ و خیرات، غریبوں کی مدد، دوسروں کے ساتھ نیک سلوک وغیرہ یہ سارے نیک اعمال حقیقت میں وہی کر سکتا ہے جس کے دِل میں تقویٰ ہو، ورنہ کتنے ایسے ہیں جو نیکی کر کے بھی ثواب ضائع کر دیتے ہیں، کبھی ریاکاری میں مبتلا ہو جاتے ہیں، کبھی صدقہ و خیرات کر کے اِحْسَان جتلانے لگتے ہیں۔

غرض؛ معلوم ہوا حقیقت میں نیکوکار وہی ہے جس کے دِل میں تقویٰ ہے۔ حضرت ابراہیم تیمی رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں موت کی یاد کے لئے کَثْرت سے قبرستان میں جاتا تھا، ایک رات میں قبرستان میں تھا کہ مجھے نیند آگئی اور میں سو گیا، میں نے خواب دیکھا: ایک کھلی ہوئی قبر ہے اور کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: یہ زنجیر پکڑو اور اس کے منہ میں داخِل کر کے نیچے سے نکالو۔ اس پر وہ مُردَہ کہنے لگا: یا اللہ پاک! کیا میں قرآن نہیں پڑھا کرتا تھا؟ کیا میں تیرے حُرْمت والے گھر کا حج نہیں کرتا تھا؟ پھر وہ اسی طرح ایک کے بعد دوسری نیکی گنوانے لگا تو ایک کہنے والے نے اسے پُکار کر کہا: تُو لوگوں کے سامنے یہ اَعْمال کیا کرتا تھا

لیکن جب تنہائی میں ہوتا تو نافرمانیوں کے ذریعے مجھ سے اِعلانِ جنگ کیا کرتا تھا۔[1]

ہوں بظاہر بڑا نیک صُورت | کر بھی دے مجھ کو اب نیک سیرت
ظاہِر اچھا ہے، باطِن بُرا ہے | یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

آخرت کی تقسیم تقویٰ پر کی گئی ہے

تَصَوُّف کی مشہور کتاب رِسَالَہ قُشَیْرِیَہ میں ہے، حضرت شیخ کَتَّانِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دُنیا کی تقسیم آزمائش پر کی گئی ہے اور آخرت کی تقسیم تقویٰ پر کی گئی ہے۔[3] یعنی دُنیا میں عِزّت، مرتبہ و مقام، بلندی، ترقی، کامیابی اُسے ملتی ہے جو زیادہ محنت کرتا ہے جبکہ آخرت میں بلند درجات، زیادہ عِزّت، زیادہ مقام و مرتبہ اسے ملے گا جو زیادہ تقویٰ والا ہو گا۔ چنانچہ پارہ:12، سورۂ ہُود، آیت:49 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۹﴾ (پارہ12، سورۃ ھود:49)	ترجمہ کنزُ العِرفان: بے شک اچھا انجام پرہیز گاروں کے لئے ہے۔

ایک مقام پر اللہ پاک جنّت کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ (پارہ4، سورۃ آلِ عمران:133)	ترجمہ کنزُ العِرفان: وہ پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

1 ...جہنّم میں لے جانے والے اَعْمَال (مترجم)، جلد:1، صفحہ:69۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:135۔
3 ...رسالہ قشیریہ، تقویٰ کا بیان، صفحہ:219۔

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا اللہ پاک نے جنَّت بنائی ہی اَہْلِ تقویٰ کے لئے ہے، لہٰذا جو زیادہ متقی ہو گا، اسے جنّت میں زیادہ بلند درجات نصیب ہوں گے، اسے زیادہ نعمتیں ملیں گی۔

تقویٰ کے مزید فضائل و فوائد

حُجَّۃُ الْاِسْلَام امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تقویٰ کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ❁ اَہْلِ تقویٰ وہ ہیں کہ اِن کی اللہ پاک تعریف فرماتا ہے ❁ اَہْلِ تقویٰ وہ ہیں کہ اللہ پاک اِن کی دُشمنوں سے حفاظت فرماتا ہے ❁ اَہْلِ تقویٰ کو اللہ پاک کی طرف سے خصوصی تائید اور نُصرت ملتی ہے ❁ اَہْلِ تقویٰ کو اُن کے تقویٰ کی برکت سے دُنیا میں رزقِ حلال نصیب ہوتا ہے ❁ تقویٰ کی برکت سے اَعْمال کی اِصلاح ہو جاتی ہے ❁ تقویٰ کی برکت سے گُناہ مُعَاف ہوتے ہیں ❁ تقویٰ کی برکت سے نیکیاں قبول ہوتی ہیں ❁ اَہْلِ تقویٰ آخرت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہیں گے ❁ اَہْلِ تقویٰ اللہ پاک کے محبوب بندے ہیں ❁ اَہْلِ تقویٰ اللہ پاک کی بارگاہ میں زیادہ عزت والے ہیں ❁ اَہْلِ تقویٰ کو موت کے وقت اللہ پاک کا دیدار نصیب ہوتا ہے ❁ اَہْلِ تقویٰ کو موت کے وقت عذابِ آخرت سے نجات کی بشارت دی جاتی ہے ❁ اَہْلِ تقویٰ جہنّم سے محفوظ رہیں گے ❁ اَہْلِ تقویٰ ہمیشہ ہمیشہ جنّت میں رہیں گے۔[1]

ہو اخلاق اچھا، ہو کردار ستھرا | مجھے متقی تو بنا یااِلٰہی![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...منہاج العابدین، صفحہ: 144تا148۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 104۔

تقویٰ کیا ہے؟

ایک روز خلیفۂ دُوُم، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے حضرت کَعْبُ الْاَحْبَار رَضِیَ اللہ عَنْہُ سے فرمایا: اے کعب! بتایئے تقویٰ کیا ہے؟ حضرت کَعْبُ الْاَحْبَار رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کبھی ایسے راستے سے گزرے ہیں جس پر کانٹے دار جھاڑیاں ہوں؟ امیر المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے فرمایا: ہاں، بالکل میرا ایسے راستے سے گزر ہوا ہے۔ حضرت کعب رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے عرض کیا: تب آپ ایسے راستے سے کس طرح گزرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں کانٹوں سے بچتا ہوں اور اپنے کپڑے سمیٹ لیتا ہوں۔ حضرت کعب رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے عرض کیا: ذٰلِكَ التَّقْوٰى اے امیر المؤمنین! بَس یہی تقویٰ ہے۔[1]

مطلب یہ کہ ہم اس دُنیا میں آئے، اللہ پاک نے ہمیں پاکیزہ روح عطا فرمائی، پاک صاف دل عطا فرمایا، اب ہم اس دُنیا سے گزر کر آخرت کی طرف جارہے ہیں، گویا یہ دُنیا ایک راستہ ہے اور اس راستے پر کانٹے دار جھاڑیاں ہیں، ایک طرف شیطان ہے، ایک طرف نفس ہے، ایک طرف محبتِ دُنیا ہے، ایک طرف مال کی محبت ہے، حَسَد، بغض، کینہ، خواہش پرستی وغیرہ وغیرہ ہزاروں گُناہ اور ہزاروں گُناہ کے راستے، یہ سب گویا کانٹے دار جھاڑیاں ہیں، ہم نے زِندگی کے اس سَفَر میں اپنی پاکیزہ رُوح کو، اپنے دِل کو ان کانٹے دار جھاڑیوں (یعنی گُناہوں) سے بچاتے ہوئے گزر جانا ہے، بَس اسی چیز کا نام تقویٰ ہے۔

---

1 ... تفسیرِ بغوی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیر آیت:2، جلد:1، صفحہ:13۔

حضرت بایزید بسطامی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تقویٰ

حضرت بایزید بسطامی رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ ایک مرتبہ سَفَر پر تھے، راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا، مرید بھی ساتھ تھے، حضرت بایزید بسطامی رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ نے اپنی قمیض مبارک دھوئی، مریدین نے عرض کیا: عالیٰ جاہ! یہ قمیض سامنے والی دیوار پر پھیلا دی جائے تا کہ سوکھ جائے۔ فرمایا: نہیں! یہ جس کی دیوار ہے ہم نے اس سے اجازت نہیں لی۔ مُرِیدوں نے عرض کیا: پھر اس کو درخت کی ٹہنی پر لٹکا دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: درخت کی ٹہنی پر پرندے بیٹھتے ہیں، ہم پرندوں سے ان کے بیٹھنے کی جگہ نہیں چھین سکتے۔ مُریدوں نے عرض کیا: عالیٰ جاہ! پھر اس قمیض مبارک کو ہم گھاس پر پھیلا دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں! گھاس جانوروں کا کھانا ہے، ہم ان کا کھانا اِن سے چُھپا نہیں سکتے۔ آخر حضرت بایزید بسطامی رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ نے اپنی قمیض مبارک کو اپنی پیٹھ پر ڈالا اور اپنی پیٹھ سُورج کی طرف کر دی یہاں تک کہ قمیض مبارک سُوکھ گئی۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے تقویٰ...!! ہم اِس دُنیا میں جو بھی کام کریں نہایت سنبھل کر، سوچ سمجھ کر، پُوری احتیاط کے ساتھ کریں تا کہ کہیں سے بھی گُناہ یا حق تلفی وغیرہ میں نہ پڑ جائیں، جس طرح ہم نے اپنی پسند کے نئے اور قیمتی کپڑے پہنے ہوں، بارِش آ جائے، راستہ کچا ہو، راستے میں کیچڑ ہو تو ہم وہاں سے سنبھل سنبھل کر پُوری احتیاط کے ساتھ پاؤں رکھتے ہیں، کپڑے سمیٹ لیتے ہیں کہ کہیں پاؤں پھسل نہ جائے، کپڑوں پر کیچڑ نہ لگ جائے، اسی طرح زِندگی کے سَفَر میں ہر کام سنبھل سنبھل کر، خوب سوچ بچار کر کے کرنا ہے، ہم جو

1...رسالہ قشیریہ، تقویٰ کا بیان، صفحہ: 221۔

بھی کام کریں، اس سے پہلے خوب سوچ لیا جائے کہ کہیں اس کام میں گُناہوں کے پہلو تو نہیں ہیں؟ دُکان بنانی ہے، کاروبار چلانا ہے، نوکری کرنی ہے، شادِی کرنی ہے، سَفَر پر جانا ہے، کچھ خریدنا ہے، بیچنا ہے، غرض جو بھی کرنا ہے، پُوری احتیاط کے ساتھ سوچ سمجھ کر، شرعی رہنمائی لے کر وہ کام کرنا ہے تاکہ ہم گُناہوں سے پُوری طرح بچ سکیں۔

تقویٰ کیسے ملے؟

اے عاشقانِ رسول! رہی یہ بات کہ ہمیں تقویٰ حاصل کیسے ہو گا؟ اس کے لئے عرض ہے کہ تقویٰ کی اَصْل ہے: گُناہوں سے بچنا۔ اور گُناہوں سے بچنے کے لئے 2 چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے:

نمبر1: گُناہوں کی معلومات۔

نمبر2: دِل میں گُناہوں سے نفرت۔

اگر بندے کو گناہوں کی معلومات ہی نہ ہوں تو ظاہِر ہے وہ گناہوں سے بَچ نہیں پائے گا۔ اور اگر گُناہوں کی معلومات تو ہوں مگر دِل میں گُناہوں سے نفرت نہ پائی جائے، تب بھی گُناہوں سے بچنا، نہایت دُشوار ہے۔

اب سُوال یہ ہے کہ یہ دونوں چیزیں کیسے حاصل ہوں گی؟ اس کے لئے عرض یہ ہے کہ گناہوں کی معلومات تو آج کل بڑی آسانی سے حاصل کی جاسکتی ہیں، مثلاً ہر ہفتے کو شیخ طریقت امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں، اس میں دُنیا بھر سے عاشقانِ رسول آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مختلف موضوعات پر سُوالات پوچھتے ہیں اور آپ اپنے عِلْم اور تجربے کی روشنی میں ان

کے جوابات ارشاد فرماتے اور باریک علمی نکات بیان فرماتے ہیں۔ یُوں سمجھ لیجئے کہ "مدنی مذاکرہ" عِلمِ دین حاصل کرنے کے لئے **weekly** ایک کلاس ہے اور یہ کلام دورِ حاضر کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پڑھاتے ہیں۔ لٰہذا پابندی کے ساتھ مدنی مذاکرے میں شرکت کی عادت بنائیے، ڈائری، قلم وغیرہ اپنے پاس رکھئے، شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جو مدنی پھول ارشاد فرمائیں، لکھ کر اپنے پاس محفوظ کرتے جائیے، اس طرح آہستہ آہستہ اِنْ شَآءَ اللہ گناہوں کی کافی ساری معلومات ہو جائیں گی۔ ❁ اسی طرح مکتبۃ المدینہ کی کئی کتابیں ہیں، مثلاً **"جہنم میں لے جانے والے اعمال"** 2 جلدوں پر مشتمل کتاب ہے، **گناہوں کے عذابات** مختصر مگر جامع کتاب ہے، اس میں 52 گناہوں کا ذکر ہے اور اس میں ہر گُناہ کی تعریف، اس کے متعلق قرآنی آیت و حدیث، اُس گُناہ کا حکم، اُس گناہ میں پڑنے کے اسباب اور بچنے کے طریقے بھی لکھے گئے ہیں۔ یُونہی مکتبۃ المدینہ کی دیگر کتابیں مثلاً ❁ **76 کبیرہ گُناہ** ❁ **گناہوں کی نحوست** ❁ **نیکیوں کی جزائیں اور گُناہوں کی سزائیں** ❁ **مکاشفۃ القلوب** وغیرہ، یہ کتابیں مکتبۃ المدینہ سے حاصِل کرلی جائیں یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے ڈاؤنلوڈ کر لی جائیں اور ہدف بنا کر ان کا مطالعہ کیا جائے۔

گُناہوں کی معلومات کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ دار الافتاء اہلسنت کا نمبر اپنے پاس محفوظ کرلیجئے، جب بھی کوئی اَہَم کام کرنے لگیں، کسی مُعَاملے میں گُناہ ہونے کا شُبہ ہو یا کسی غیر شرعی کام میں جا پڑنے کا اندیشہ ہو تو دار الافتاء اہلسنت سے یا کسی بھی عاشقِ رسول مفتی صاحب سے رابطہ کر لیا جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے دار

الافتاء اہلسنت موبائل ایپلی کیشن جاری کر دی ہے، اپنے اسمارٹ فون پر یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے، وقتاً فوقتاً اس میں دیئے گئے فتاویٰ جات کا مطالعہ کرتے رہئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ڈھیروں عِلْمِ دین سیکھنے کو ملے گا اور ساتھ ہی ساتھ گُناہوں کی معلومات بھی حاصِل ہو جائیں گی۔

باقی رہی "دِل میں گُناہ کی نفرت" یہ کیسے ملے گی؟ اس کے لئے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک زبردست نسخہ ارشاد فرمایا ہے، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں تقویٰ حاصِل کرنے کی صُورت یہ ہے کہ 5 اعضاء کی خصوصیت کے ساتھ نگرانی کی جائے۔

وہ 5 اعضاء یہ ہیں:

(1): آنکھ (2): کان (3): زبان (4): پیٹ اور (5): دِل[1]

یعنی آنکھ کو گُناہوں مثلاً فلموں ڈراموں وغیرہ سے بچایا جائے، کانوں کو گُناہوں سے مثلاً گانے سننے، غیبت سننے، فحش باتیں وغیرہ سننے سے بچائے، زبان کو غیبت، چغلی، جھوٹ وغیرہ سے بچائے، پیٹ میں حرام لقمہ نہ جانے دے، اسی طرح دِل کو حَسَد، تکبر، خود پسندی، ریاکاری وغیرہ سے بچائے رکھے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آہستہ آہستہ دِل صاف ہو گا، دِل کا میل اُترے گا اور دِل میں گُناہوں سے نفرت پیدا ہو جائے گی۔

اگر ہم یہ دو کام کر لیں، گُناہوں کے متعلق معلومات حاصِل کرتے رہیں، اپنے اعضاء کو گُناہوں سے بچا کر دِل میں گُناہوں سے نفرت پیدا کرنے میں بھی کامیاب ہو جائیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہمیں تقویٰ کی دولت نصیب ہو جائے گی۔

---

1 ...منہاج العابدین، صفحہ: 162۔

ہو اخلاق اچھا، ہو کردار ستھرا | مجھے متقی تو بنا یا الٰہی! (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسری پسندیدہ صفت: غِنَا

اللہ پاک کے محبوب بندے کا دوسرا وَصف جو پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان فرمایا، وہ ہے: غنا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ بے شک اللہ پاک تقویٰ والے، غَنِی بندے سے محبت فرماتا ہے۔

لفظ: غَنِی کا معنیٰ ہے: بے نیازی اور یہ اللہ پاک کی صِفَّت ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِۚ وَ اللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ(۱۵) (پارہ22، سورۂ فاطر:15)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز، تمام خوبیوں والا ہے۔

معلوم ہوا ہم سب کے سب اللہ پاک کے محتاج ہیں اور اللہ پاک غنی و بے نیاز ہے۔ لہٰذا یہ والی صِفَّتِ غنا یعنی مکمل طور پر بے نیازی اِنْسان کو ملنا ناممکن ہے۔

البتہ وہ غِنا جو بندے کی صِفَّت ہے، یہ اَصْل میں غِنَا نہیں بلکہ فقر ہے۔ امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فَقْر کے 6 درجات بیان فرمائے ہیں، ان میں جو فقر کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے، اسے غِنَا کہا جاتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بندہ دُنیا کی ہر چیز سے، مال و دولت وغیرہ سے بے نیاز ہو جائے۔ لہٰذا وہ بندہ جس کے نزدیک مال و دولت کی کوئی حیثیت نہ ہو، مال و دولت ملنا یا نہ ملنا اس کے نزدیک برابر ہو، ایسے شخص کو غنی کہتے ہیں۔ (2)

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:104۔

2 ...احیاءُ العلوم (مترجم)، جلد:4، صفحہ:564، خلاصۃً۔

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یارَبّ! | عاشِقِ مصطفٰے بنا یارَبّ!

حِرصِ دُنیا نکال دے دِل سے | بَس رہوں طالِبِ رضا یارَبّ! [1]

منقول ہے کہ اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے آپ کے حَوَّاریوں نے پوچھا: اے رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام! کیا وجہ ہے کہ آپ پانی پر ایسے چل لیتے ہیں جیسے ہم زمین پر چلتے ہیں مگر ہم ایسے نہیں چل سکتے؟ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تمہارے نزدیک دِرْہم و دِینار کی کیا اہمیت ہے؟ حواریُوں نے عرض کیا: ہمارے نزدیک دِرْہم و دینار کی اچھی قدر و منزلت ہے۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میرے نزدیک دِرْہم و دِینار اور مٹی کا ڈھیلا برابر ہیں۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اَصْل غِنا اور یہی وہ وَصْف ہے کہ جس بندے میں یہ وَصْف پایا جائے اللہ پاک اُس بندے سے محبت فرماتا ہے۔

اب یہ غِنا ہمیں حاصِل کیسے ہو؟ اس کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ بندہ اللہ پاک کے خالِق و رازِق اور مالِک ہونے پر دِل سے مطمئن ہو جائے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: جو سب سے بڑا غنی بننا چاہتا ہے، اسے چاہئے کہ اپنے پاس موجود مال و اسباب کے بجائے اللہ پاک کے خزانۂ قُدْرت پر زیادہ بھروسہ کرے۔

معلوم ہوا کہ اگر ہم اللہ پاک کے خزانۂ قُدْرت پر کامِل بھروسہ کرلیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ہمیں غِنَا کی دولت نصیب ہو جائے گی۔ ہمارے پاس مال ہے تو بھی اُس پر بھروسہ نہیں بلکہ بھروسہ اللہ پاک پر ہو، مال کا کیا بھروسہ، یہ آج ہے، ہو سکتا ہے کل نہ ہو۔

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 79-81۔

2 ...احیاءُ العُلوم (مترجم)، جلد: 3، صفحہ: 702۔

۞ اسی طرح غربت آگئی، کوئی بات نہیں، اللہ مالِک ہے ۞ کاروبار ٹھپ ہو گیا، کوئی بات نہیں، اللہ مالِک ہے ۞ گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے، بچے بھوکے ہیں، کوئی بات نہیں اللہ مالِک ہے ۞ پریشانی آگئی، اللہ مالِک ہے، ۞ مشکل آگئی، اللہ مالِک ہے، ۞ نوکری نہیں مِل رہی، اللہ مالِک ہے۔ یُوں بندے کے حالات کیسے ہی ہوں، اُس کا ذِہن یہ بنا رہے کہ اللہ پاک مالِک ہے، اللہ پاک میرا خالِق ہے، اللہ پاک رِزْق عطا فرمانے والا ہے، جب یہ پختہ ذِہن بن جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہمارے دِل میں دُنیا سے، دُنیوی مال و دولت سے، دُنیاداروں سے غِنَا یعنی بے نیازی کی صِفَّت پیدا ہو جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیسری پسندیدہ صفت: خِفاء (یعنی گمنامی)

اللہ پاک کے محبوب اور پسندیدہ بندے کا تیسرا وَصْف جو حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا، وہ ہے: خِفاء یعنی گمنامی۔ یعنی وہ شخص جو لوگوں میں اپنی شہرت نہیں چاہتا، ہر نیکی چھپ کر کرتا ہے، خود گمنام رہتا ہے، ایسا شخص بھی اللہ پاک کا محبوب اور پسندیدہ ہے۔

ایک حدیثِ پاک میں اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بندۂ مومن کے 6 اَوْصاف بیان فرمائے اور فرمایا: اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِیَائِیْ میرا قابِل رَشک دوست وہ ہے (جس میں 6 اَوْصاف پائے جائیں) پھر اُن 6 اَوْصاف میں ایک یہ بیان فرمایا: وہ لوگوں میں چھپا ہوا ہو، لوگ اس کی طرف انگلیوں سے اشارے نہ کریں۔[1]

اسی مفہوم کی ایک حدیثِ پاک کے تحت حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ

---

1 ...ترمذی، کتاب: الزُّہد، صفحہ: 561، حدیث: 2347۔

عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی دُنیوی کمالات، دولت، صحت، طاقت میں یوں ہی دینی کمالات مثلاً عِلْم، عِبَادت، ریاضت میں اس کی شہرت نہ ہو کہ عوام کے لئے شہرت خطرناک ہی ہے، اس سے عموماً دِل میں غرور، تکبر پیدا ہو جاتے ہیں، ایسی شہرت سے گمنامی اچھی ہے، ہاں! بعض بندے ایسے بھی ہیں کہ وہ شہرت سے متکبر نہیں ہوتے، وہ سمجھتے ہیں کہ نیک نامی و بدنامی اللہ پاک کے قبضہ میں ہے، لوگوں کا کوئی اعتبار نہیں، انہیں زِندہ باد اور مردہ باد کے نعرے لگاتے دیر نہیں لگتی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! بیان کی گئی حدیثِ پاک سے گمنامی پسند کرنے والے شخص کی شان کا اندازہ کیجئے! ہمارے آقا و مولیٰ، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے لئے فرمایا: اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِیَائِیْ میرا قابلِ رَشک دوست۔

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے
اس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو[2]

جس کے دِل میں مدنی آقا، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت آ جائے، وہ اللہ پاک کا محبوب بن جاتا ہے تو جسے حُضور، جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا دوست فرمائیں بلکہ دوست بھی نہیں اَغْبَطَ اَوْلِیَائِیْ سب سے قابلِ رَشک دوست فرمائیں، اس کی شان و عظمت کا کیا عالَم ہو گا؟

اور دیکھئے! سردارِ انبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سب سے قابلِ رَشک دوست کون ہے؟ وہ جو گمنامی کو پسند کرتا ہو۔

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:7، صفحہ:136۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:206۔

اب ایک طرف تو پیارے آقا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان ہے اور دوسری طرف ہم اپنی حالت بھی دیکھ لیں، آہ! اَفْسَوس...!! آج کل سستی شہرت کے حُصُول میں گویا دَوڑ لگی ہوئی ہے، کیا شہری، کیا دیہاتی، کیا چھوٹا، کیا بڑا، ایک تعداد ہے جو ایک سے بڑھ کر ایک سیلفی بنا کر سوشل میڈیا کے ذریعے شہرت حاصِل کرنے میں کوشاں ہے، بعض تو فُضُول اور بعض گُناہوں بھری ویڈیوز بنا کر خود کو مشہور کرنے کے چکروں میں ہیں، آہ! ہم کپڑے خریدیں تو یہ ذہن رکھ کر کہ ایسے کپڑے ہوں کہ جو دیکھے بَس واہ واہ ہی کرتا رِہ جائے، خوشبو خریدنی ہو تو ایسی کہ بَس لگا کر جہاں سے ایک بار گزر جاؤں، وہ فضائیں مہک جائیں، افسوس! ہم پاؤں میں پہننے کا جوتا پسند کرنے میں بھی اس لئے گھنٹوں لگا دیتے ہیں کہ ایسا جوتا ہو کہ جو دیکھے بس دیکھتا ہی رِہ جائے۔ شادِی کا موقع ہو تو دکھلاوا، عید تہوار ہو تو دکھلاوا۔ کاش...!! شہرت طلبی جیسی ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماری سے جان چھوٹ جائے، کاش! ہم اللہ پاک کی رِضا پانے والے بن جائیں، کاش! زِندگی رضائے الٰہی والے کاموں میں گزارنے والے بن جائیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں جتنی تباہی مچاتے ہیں، مال اور شُہرت کی محبت اس سے زیادہ تباہی انسان کے دین میں مچا دیتی ہے۔

بھائیو! ہر دم بچو تم حُبِّ جاہ و مال سے
ہر گھڑی چوکس رہو شیطان کی اِس چال سے
دل میں یہ خواہش نہ رکھنا سب کریں میرا اَدب
ڈر کہیں ناراض ہو جائے نہ تجھ سے تیرا رب

قلب میں خوفِ خدا رکھ کر تُو سارے کام کر
کامیابی ہو گی تیری اِنْ شاءَ اللہ ہر ڈَگر[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اس جگہ ایک اَور اَہم نکتہ ہے، وہ یہ کہ یہ حدیثِ پاک جس کی ہم وَضاحت سننے کی سعادت حاصِل کر رہے ہیں، اس حدیثِ پاک میں تو ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ پاک گمنامی پسند کرنے والے بندے سے محبت فرماتا ہے، اب ایک اَوْر حدیثِ پاک سنئے! حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک جب اللہ پاک اپنے کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام سے فرماتا ہے: اے جبریل! میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر۔ چنانچہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر آسمان میں یہ اِعْلان کروا دیا جاتا ہے کہ بے شک اللہ پاک فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے، اے فرشتو! تم سب بھی اس سے محبت کرو...!! پس آسمان کے تمام فرشتے بھی اُس بندے سے محبت کرنے لگتے ہیں۔[2] اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے: پھر زمین والوں کے دِل میں اُس بندے کی محبت لازِم کر دی جاتی ہے۔[3]

سُبْحٰنَ اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** غور فرمائیے! ایک حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا: جو گمنامی کو پسند کرے اللہ پاک اس سے محبت فرماتا ہے، دوسری حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا:

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:698ملتقطاً۔
2 ...بخاری، کتاب: بدءُ الخلق، باب: ذِکرِ ملائکہ، صفحہ:824، حدیث:3209۔
3 ...ترمذی، کتاب: تفسیر القرآن، باب: سورۃ مریم، صفحہ:730، حدیث:3161۔

اللہ پاک جس بندے سے محبت فرماتا ہے، اس بندے کی محبت زمین والوں کے دِل میں لازِم کر دی جاتی ہے اور فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ معلوم ہوا اَللہ پاک گمنامی کو پسند کرنے والے سے محبت فرماتا ہے مگر اپنے محبوب بندے کو گمنام رہنے نہیں دیتا۔

دیکھئے! حضرت اُوَیس قرنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے گمنامی اختیار کی تو مکی آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ منورہ میں صحابۂ کرام اور خلفائے راشدین کے سامنے حضرت اُوَیس قرنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان و عظمت بیان فرمائی، حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ گمنامی پسند تھے، اللہ پاک نے آپ کی عزت و شہرت کو ایسی ہمیشگی عطا فرمائی کہ آج صدیاں گزر جانے کے بعد بھی غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا نامِ پاک زبان پر آئے تو سَر اَدَب سے جھک جاتے ہیں، داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ شہرت طلبی سے پاک تھے، اُن کے دربار شریف پر آج بھی لوگوں کا ہجوم رہتا ہے، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنے گھر رِہ کر قلم کے ذریعے دِین کی خدمت کی، شہرت طلبی سے کوسوں دُور رہے، اللہ پاک نے مَسْلَکِ رضا کو دُنیا بھر میں عام کر دیا۔ معلوم ہوا جو بندہ شہرت طلب کرے، دُنیا کی عارضی، فانی جھوٹی شہرت کے پیچھے بھاگتا پھرے، اسے اگر شہرت مل بھی جائے تو عارِضی ملتی ہے، پھر بالآخر ایک نہ ایک دِن وہ قبر میں اُترتا ہے اور ساتھ ہی اُس کی شہرت بھی ختم ہو جاتی ہے مگر جو شہرت کے طلب گار نہ ہوں بلکہ صِرْف اپنے مالِک و مولیٰ کی، اپنے پاک پروردگار کی رِضا چاہتے ہوں، وہ چاہے بظاہِر دُنیا سے پردہ بھی فرما جائیں مگر اُن کی شہرت، اُن کی عزّت، اُن کی محبت دلوں میں جوں کی تُوں برقرار رہتی ہے۔ صُوفیاء فرماتے ہیں: **مَنْ طَلَبَ الْمَوْلَا فَلَهُ الْكُلُّ** جو اپنے مالِک کی رِضا چاہتا ہے، اللہ پاک اسے سب کچھ عطا فرما دیتا ہے۔

لیکن اس جگہ ایک باریک شیطانی چال سے بچنا بھی بہت ضروری ہے، امام غزالی رَحمۃُ

اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض دفعہ شیطان مخلص دوست بن کر وسوسہ ڈالتا ہے، وہ کہتا ہے: اے بندے! تُو چھپ کر نیک اَعْمَال کر، اللہ پاک خود ہی تیرے اَعْمَال کو لوگوں میں مشہور کر دے گا۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ بھی شیطان کی باریک چال ہے، یُوں کہہ کر شیطان بندے کو رِیاکاری میں مبتلا کر دیتا ہے، جسے یُوں وسوسہ آئے، اسے چاہئے کہ اس وسوسہ کو یہ کہہ کر ناکام بنا دے کہ میں شہرت کا طلب گار نہیں ہوں، میں نہیں چاہتا کہ میری نیکیاں عوام میں مشہور ہوں، میں تو بَس اللہ پاک کی رِضا چاہتا ہوں، وہ میرے اعمال کو ظاہِر کرے یا نہ کرے، یہ اُس کی مرضی ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! بہر حال! آج کے پُورے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ بے شک اللہ پاک تقویٰ والے، غنی یعنی دُنیا، دُنیوی مال و دولت سے بے نیاز رہنے والے اور گمنامی کی خواہش رکھنے والے بندے سے محبت فرماتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی یہ تینوں اعلیٰ اَوْصاف نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

قلب میں یاد تیری بسی ہو — ذِکر لب پر ترا ہر گھڑی ہو
مستی و بےخودی اور فنا کی — میرے مولیٰ تو خیرات دے دے

نفس نے لذّتوں میں پھنسایا — مجھ پہ لطف و کرم ہو خدایا
دِل سے چاہت مٹا ماسوا کی — میرے مولیٰ تو خیرات دے دے

کرنا رَحمت خُدا مجھ پہ اپنی — رکھ عنایت سدا مجھ پہ اپنی
دائمی اور حتمی رضا کی — میرے مولیٰ تُو خیرات دے دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... منہاج العابدین، صفحہ:136۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدرسۃ المدینہ بالغان

پیارے اسلامی بھائیو! تقویٰ پانے، دُنیا کی محبت دِل سے مٹانے اور اللہ پاک کی رضا والے کاموں میں مَصرُوف رہنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِل میں اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کی شمع روشن ہو گی، زِندگی میں نیکیوں کی بہار آئے گی اور فضولیات سے بچنے، اللہ پاک کی رضا والے کام کرنے کے بکثرت مواقع نصیب ہوں گے۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: مدرسۃ المدینہ بالغان۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ مُلک سینکڑوں مدارسُ المدینہ بالغان لگتے ہیں، جن میں بڑی عُمر کے اسلامی بھائیوں کو دُرُست تجوید اور مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا اور مختلف سنتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ آپ بھی مدرسۃ المدینہ بالغان میں اگر پڑھانے کی اہلیت رکھتے ہیں تو پڑھانے کی، ورنہ پڑھنے کی نیت کر لیجئے۔

فیشن پرست کی زِندگی میں بہار آگئی

حیدر آباد کے علاقے آفندی ٹاؤن کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دُنیا کی موج مستی میں گم، اپنی آخرت کے انجام سے غافِل زِندگی کے دِن گزار رہا تھا، میری گُناہوں بھری زِندگی میں بہاریُوں آئی کہ مجھے مدرسۃ المدینہ بالغان میں داخلے کی سَعَادت مل گئی، بَس پھر میری خوش بختی کے سفر کا آغاز ہو گیا، مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکات نے میرے تاریک دِل کو خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روشن کر دیا، اس میں مجھے قرآنِ پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سُنتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی سَعادت بھی نصیب ہوئی۔ الحمد للہ! مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے کی برکت سے میری زِندگی میں بہار آگئی، فیشن پرستی، موج مستی سے نجات بھی مِل گئی۔

ترا شکر مولیٰ دیا مدنی ماحول	نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
پلا کر مئے عشق دے گا بنا یہ	تمہیں عاشقِ مصطفےٰ مدنی ماحول [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سُنّت کے مطابق میں ہر اِک کام کروں کاش!	تُو پیکرِ سُنَّت مجھے اللہ بنا دے [3]

عمامہ شریف پہننا سُنّتِ مصطفےٰ ہے

2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1): عمامہ باندھو! تمہارا حِلْم بڑھے گا۔[4]

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 647-648۔
2 ...مشکوٰۃ، کتاب: الاِیمان، باب: الاِعتِصام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 118۔
4 ...مستدرک، کتاب: اللباس، جلد: 5، صفحہ: 272، حدیث: 7488۔

(2): عمامے کے ساتھ 2 رکعتیں بغیر عمامے کی 70 رکعتوں سے اَفْضَل ہیں۔[1]

اے عاشقانِ رسول! عمامہ شریف باندھنا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

- ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ہمیشہ سرِ اقدس پر ٹوپی مبارک پر عمامہ سجا کر رکھا
- سفر و حضر میں بھی سرِ اقدس پر عمامہ شریف جگمگاتا تھا
- آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم عمامہ میں شملہ چھوڑتے تھے جو کبھی ایک کندھے پر، کبھی دونوں کندھوں کے درمیان پڑا رہتا تھا
- آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم مختلف مواقع پر مختلف رنگ کا عمامہ شریف استعمال فرمایا کرتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سَفید، سیاہ، سبز، زَعفرانی، حرقانی، زرد، دھاری دار سرخ رنگ کا عمامہ باندھنا ثابت ہے۔

عمامہ باندھنے کے فضائل اور اس بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "عمامہ کے فضائل" کا مطالعہ کیجئے! اللہ پاک ہمیں بھی سُنّت کی نیت سے ہمیشہ سَر پر عِمامے کا تاج سجائے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

شان کیا پیارے عمامے کی بیاں ہو یا نبی! | تیری نعلِ پاک کا ہر ذرّہ رشکِ طور ہے
ہوں غلامِ مصطفےٰ عطار کا دعویٰ ہے یہی | کاش! آقا بھی یہ فرما دیں ہمیں منظور ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... فردوس الاخبار، جلد:2، صفحہ:265، حدیث:3233۔
2 ... وسائل بخشش، صفحہ:485 بتغیر قلیل۔

اچھی اور بُری موت

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...ڈرو اُس دِن سے کہ جب...(حکمِ قرآنی)
- ...نصیحت کے لئے موت کافِی ہے (حدیثِ پاک مع حکایت)
- ...موت کے متعلق 3 باتیں جنہیں لوگ جانتے ہیں مگر غافِل ہیں
- ...اچھی اور بُری موت (احادیث کی روشنی میں)
- ...اچھی موت سے متعلق 2 حکایات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد میں آنا ثواب کا کام ہے۔ جب بھی مسجد میں حاضری کی سَعَادت ملے، یاد کر کے اعتکاف کی نیت کر لیا کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ شرعی مسئلہ ذہن میں بٹھا لیجئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری، افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ جائز نہیں۔ ہاں! اعتکاف کی نیت کی ہو تو ضِمْنًا یہ چیزیں بھی جائز ہو جاتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

دُرُود پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھ کر آراستہ کرو! فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ بے شک تمہارا مجھ پر درود پڑھنا، روزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔ (1)

بیٹھتے، اُٹھتے، جاگتے، سوتے | ہو الٰہی! مرا شِعَار درود (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...جامعِ صَغِیر، حرف: زاء، صفحہ: 280، حدیث: 4580۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 124۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ اِدھر اُدھر دیکھنے کی بجائے نگاہیں جھکا کر خوب توجہ سے بیان سُنوں گا ❁ بیان سُن کر اس پر عمل کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! سورۂ بقرہ قرآنِ کریم کی دوسری اور سب سے بڑی سُورت ہے، اس میں 40 رکوع اور 286 آیات ہیں، یہ مبارک سُورت پہلے سپارے سے شروع ہو کر تیسرے سپارے کے نصف سے کچھ پہلے مکمل ہوتی ہے، اس سورتِ مبارکہ میں اللہ پاک نے پچھلی اُمّتوں کے حالات بیان فرمائے، نماز اور قبلہ کے اَحْکام، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح طلاق وغیرہ کے اَحْکام ذِکْر فرمائے اور اس کے عِلاوہ بھی بہت اَہَم اَہم مضامین اس سورتِ پاک میں شامِل ہیں، امام جلال الدین سیوطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سورۂ بقرہ میں ایک ہزار اَوَامِر (یعنی اَحْکام) اور ایک ہزار نَوَاہِی (یعنی ممانعت کے اَحْکام) ہیں،[2] اِن ایک ہزار اَحْکام میں سے ایک حکم وہ ہے جو سورۂ بقرہ کی آیت: 281 میں دیا گیا، ارشاد ہوتا ہے:

وَ اتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ | ترجمہ کنزُالعرفان: اور اس دن سے ڈرو جس میں

---

1 ...مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

2 ...تفسیر قُطفُ الاَزْھَار، سورۂ بقرہ، صفحہ:157۔

تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾

(پارہ3، سورۃ البقرۃ:281)

تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر ہر جان کو اس کی کمائی بھرپور دی جائے گی اور ان پر ظلم نہیں ہو گا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: یہ آیت قرآنِ کریم کی آخری آیت ہے جو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازِل ہوئی۔ ایک قول کے مطابق اس آیت کے نازِل ہونے کے بعد پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صِرْف 21 دِن دُنیا میں تشریف فرما رہے۔[1]

اس آیتِ مقدسہ میں اللہ پاک نے اُس دِن سے ڈرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، جس دِن ہم نے اللہ پاک کی طرف لوٹنا ہے۔ یہ اللہ پاک کی طرف لوٹنے کا دِن کونسا ہے؟ اس بارے میں مُفَسِّرِین کرام کے 2 اَقْوال ہیں: **پہلا:** وہ دِن کہ جب حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائیں گے، رُوح قبض ہو گی اور ہمیں غُسْل و کفن دے کر اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا۔ اور **دوسرا وہ دِن:** جب یہ زمین تانبے کی زمین میں بدل دی جائے گی، آسمان لپیٹ دیا جائے گا، سُورج سَوا مِیْل پر رِہ کر آگ برسا رہا ہو گا اور قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کو دوبارہ زِندہ کر کے میدانِ حشر میں جمع کر دیا جائے گا، یہ دِن سخت ہولناک ہو گا۔ یہ وہ 2 دِن ہیں، جن سے ڈرنے کا اللہ پاک نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا۔[2]

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے
بَن تُو مت انجان آخرت موت ہے

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی
عاقِل و نادان آخر موت ہے

---

1 ... تفسیر خازن، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:281، جلد:1، صفحہ:213۔

2 ... حاشِیَہ شیخ زادہ مع بیضاوی، پارہ:3، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:281، جلد:2، صفحہ:676۔

باربا عِلمی تجھے سمجھا چکے | مان یا مت مان آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

لوگ غفلت میں ہیں

اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ﴿۱﴾ (پارہ 17، سورۃ الانبیا:1)	ترجمہ کنزُ العِرفان: لوگوں کا حساب قریب آ گیا اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

سُلطان العارِفین، حضرت سیدنا شیخ سلطان باہُو رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: **اے دُنیا کے طلب گار!** تُونے اللہ پاک کی محبت، آخرت کی نعمتیں، جنّت کی ہمیشہ رہنے والی خوشیوں بھری پُر سکون زِندگی کے بدلے دُنیا کی عارِضی، فانی عیش و عِشرت کو اپنا لیا، تجھے یہ مشورہ اور تسلی کس نے دی کہ تُونے ایسا نقصان کا سودا کیا، تیری یہ دُنیوی زِندگی کیا ہے؟ یہ تو ایسے گزر جائے گی جیسے پانی میں پتاسا (ایک قسم کی مٹھائی جو چینی سے بنتی ہے) گُھل جاتا ہے، پھر تجھے تنگ و تاریک قبر میں لِٹا دِیا جائے گا جہاں تُو کروٹ بھی نہیں بدل سکے گا، پھر مالکِ حقیقی یعنی اللہ پاک تجھ سے ایسا حساب طلب کرے گا جس میں مَعْمُولی سی بھی کمی بیشی نہیں ہو گی تجھے زندگی کے ایک ایک لمحہ کا حساب دینا پڑے گا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! وہ کیسا بے بسی کا دِن ہو گا، کیسی بے کسی ہو گی، ہم کتنے لاچار ہوں گے جب مَلَکُ الْمَوت عَلَیۡہِ السَّلَام تشریف لائیں گے، سانس اٹکے گی، آخری ہچکی آئے گی اور رُوح جسم سے جُدا ہو جائے گی۔ آہ! اس دِن نہ کسی بادشاہ کی بادشاہی اسے

1 ...ابیاتِ باہُو، صفحہ:325، ملخصاً۔

بچا سکے گی، نہ کسی غریب کی غُربت پر ترَس کھایا جائے گا، نہ کسی کا زور چل سکے گا، نہ کسی کمزور کی کمزوری کا عُذر مانا جائے گا۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ آخرت کی یاد سے مالا مال پیغام دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

جب فرشتہ موت کا چھا جائے گا
پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا

دُنیا میں رِہ جائے گا یہ دبدبہ
زور تیرا خاک میں مِل جائے گا

تیری طاقت، تیرا فَن، عہدہ ترا
کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ ترا

قبر روزانہ یہ کرتی ہے پُکار
مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شُمار

یاد رکھ میں ہوں اندھیری کوٹھڑی
تجھ کو ہو گی مجھ میں سُن وحشت بڑی

میرے اندر تُو اکیلا آئے گا
ہاں! مگر اَعْمال لیتا آئے گا

سانپ بچھو قبر میں گر آگئے
کیا کرے گا بے عمل گر چھا گئے؟

گورِ نیکاں باغ ہو گی خلد کا
مجرموں کی قبر دوزخ کا گڑھا

کر لے توبہ رَبّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نصیحت کے لئے موت کافِی ہے

اے عاشقانِ رسول! اگر ہم صحیح معنوں میں موت سے ڈرنے والے بَن جائیں تو یقین مانیے! ہماری زِندگی میں نکھار آ جائے، ہماری زِندگی نیکیوں بھری ہو جائے، دِل میں گُناہوں سے نفرت پیدا ہو جائے، مسجدیں آباد ہو جائیں، گُناہوں کے اَڈّے ویران ہو

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:711-712۔

جائیں، نہ کوئی گالیاں بکنے والا رہے، نہ لڑائی جھگڑے ہوا کریں، نہ تجارت میں ہیرا پھیری ہو، نہ سُود کی لعنت باقِی رہے۔ غرض؛ ہمارا مُعَاشَرہ ایک مِثَالِی مُعَاشَرہ بَن سکتا ہے مگر کب...!! جب ہر کوئی اُس دِن سے ڈرنا شروع کر دے، جس دِن ہم پر موت طارِی ہو گی، جس دِن ہماری رُوح نکال لی جائے گی، جس دِن ہم سب کچھ دیکھ رہے ہوں گے مگر بول کچھ نہیں پائیں گے، ہمیں غُسل دیا جارہا ہو گا، ہمیں کفن پہنایا جارہا ہو گا، آہ! صد آہ...!! ہمیں اندھیری قبر میں اُتارا جارہا ہو گا، خُدا کی قسم! اگر ہم واقعی اِس دِن سے ڈرنا شروع کر دیں تو ہمارا جینے کا انداز یکسر بدل جائے۔ اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: كَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا نصیحت کے لئے موت ہی کافِی ہے۔[1] ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اَور دِل کی سختی کی شکایت کی، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِطَّلِعْ فِي الْقُبُوْرِ وَاعْتَبِرْ بِالنُّشُوْرِ قبروں کے حالات پر غور کیا کرو اور مرنے کے بعد اُٹھنے سے عبرت لیا کرو...!![2]

یہ ہے دِل کی سختی کا اَصْل علاج، دِل پر میل چڑھ گئی ہو، دِل گُنَاہوں پر دلیر ہو گیا ہو، نیکیوں میں دِل نہ لگ رہا ہو تو چاہئے کہ بندہ قبرستان جایا کرے، قبروں کو دیکھا کرے، اپنے عزیز رشتے دار، دوست احباب، پڑوسی، محلے دار، ارد گرد اُٹھنے بیٹھنے والے، جو اَب اس دُنیا میں نہیں رہے، ان کے متعلق غور کرے، اِن کی صُورت کا تصور باندھے، یاد کرے! یہ سب زِندہ تھے، کھاتے پیتے تھے، باتیں کرتے تھے، چلتے پھرتے تھے، ان کی بھی

---

1 ...شُعَبُ الْاِیْمَان، باب: الزہد وقصر، صفحہ: 353، جلد: 7، حدیث: 10556۔

2 ...شُعَبُ الْاِیْمَان، باب: الصلاۃ علی من مات، صفحہ: 16، جلد: 7، حدیث: 9292۔

خواہشات تھیں، ان کے بھی دُنیا میں بڑے بڑے خواب تھے مگر موت نے ان کی ساری خواہشات، سارے خواب خاک میں ملا دیئے، آج یہ قبر میں ہیں اور عنقریب مجھے بھی اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا۔

جب اس بزم سے چل دیئے دوست اکثر | اور اُٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر | یہاں پر ترا دِل بہلتا ہے کیوں کر

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک نہایت ظالم حکمران ہوا ہے: حجاج بن یُوسُف۔ اس کی فوج کا ایک سپہ سالار تھا، جس کا نام تھا: مُہلِب۔ ایک دِن مُہلِب ریشمی کپڑے پہنے، اکڑ کر تکبر سے چل رہا تھا، حضرت مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے اسے یُوں تکبر کی چال چلتے دیکھا تو دِل میں نیکی کی دعوت کا جذبہ بیدار ہوا، چنانچہ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ مُہلِب کے قریب تشریف لائے اور فرمایا: اے بندۂ خُدا! چلنے کا یہ انداز اللہ پاک کے ناپسندیدہ لوگوں کا اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دُشمنوں کا ہے۔

مُہلِب بھلا فوج کا سپہ سالار تھا، عہدے اور منصب کا نشہ اس کے سَر پر جادُو کی طرح سُوار تھا، جب اس نے دیکھا کہ ایک شخص اسے نصیحت کر رہا ہے تو تَیْوَر چڑھا کر بولا: جانتے ہو میں کون ہوں؟ حضرت مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ بھی مَاشَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! زندہ دِل تھے، آپ نے نرمی سے ارشاد فرمایا: ہاں! جانتا ہوں تم کون ہو؛ اَوَّلُکَ نُطْفَۃٌ مَذِرَۃٌ تم

پہلے ایک ناپاک نطفہ تھے، وَ آخِرُكَ جِيْفَةٌ قَذِرَةٌ انتہا میں تم ایک گندے مردار ہو جاؤ گے وَاَنْتَ بَيْنَ ذَالِكَ تَحْمِلُ الْعَذِرَةَ اور ان دونوں حالتوں کے درمیان تم پیٹ میں گندگی اُٹھائے ہوئے ہو۔ یہ سُن کر مُہلِب کی عقل ٹھکانے آگئی، اُس نے تکبر والی چال تَرک کی اور آگے روانہ ہو گیا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا تکبر کا نشہ، خود پسندی کا نشہ، طاقت و قُوّت، عہدے اور منصب کا گھمنڈ، مال و دولت کا نشہ ہمارے سَر سے اُتر سکتا ہے، اگر ہم اُس دِن سے ڈرنا شروع کر دیں، جس دِن ہم نے پلٹ کر اپنے ربّ کی طرف حاضِر ہونا ہے۔ اللہ پاک قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾

(پارہ 30، سورۃ عبس: 17-22)

ترجمہ کنز العرفان: آدمی مارا جائے، کتنا ناشکرا ہے وہ۔ اللہ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ایک بوند سے اسے پیدا فرمایا، پھر اسے طرح طرح کی حالتوں میں رکھا۔ پھر راستہ آسان کر دیا اسے۔ پھر اسے موت دی پھر اسے قبر میں رکھوایا۔ پھر جب چاہے گا اسے باہر نکالے گا۔

آتے ہوئے اذاں ہوئی، جاتے ہوئے نماز
اتنے قلیل وقت میں آئے اور چل دیئے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

[1]...مکاشفۃ القلوب (مترجم)، صفحہ: 323۔

ہماری غفلت اور موت

اے عاشقانِ رسول! کبوتر مشہور پرندہ ہے، اس کی عادت ہے یہ بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتا ہے اور سمجھتا ہے میں بِلّی سے چھپ گیا ہوں لیکن جب بلی اسے اپنے نوکیلے پنجوں میں پکڑتی ہے تو حقیقت پتا چلتی ہے مگر

اب پچھتائے کیا ہَوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

کبوتر کے اس عمل کو "تَجاہُلِ عارِفانہ (جان بوجھ کر جاہِل بننا)" کہتے ہیں۔ کم و بیش موت کے مُعَاملے میں ہمارا بھی کچھ ایسا ہی حال ہے۔ موت سے متعلق 3 باتیں ہیں جنہیں ہم جانتے بھی ہیں، مانتے بھی ہیں اور دِل سے اِن پر یقین بھی کرتے ہیں، پھر بھی اَکْثَر لوگ اس سے غفلت کرتے ہیں۔

❁ ہم یقین رکھتے ہیں کہ موت ہر ایک کو آئے گی، کوئی امیر ہے یا غریب، فقیر ہے یا بادشاہ، کوئی نیک ہے یا گنہگار، تہجد گزار ہے یا نمازوں میں سستی کا شِکار، کوئی عہدے دار ہے یا بے روزگار، غرض: ہر ایک کو موت آنی ہی آنی ہے، کوئی بھی موت کے شکنجے سے چھٹکارا نہیں پا سکتا، حتّٰی کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بارگاہوں میں بھی موت نے حاضِری دی، ہاں! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی اور ہماری موت میں زمین آسمان کا فرق ہے، سیدی اعلیٰ حضرت اِمامِ اہلسنت مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

انبیاء کو بھی اَجَل آنی ہے | مگر ایسی کہ فقط آنی ہے [1]

یعنی یقیناً انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بارگاہ میں بھی موت نے حاضِری دی مگر اُن کی

[1]...حدائقِ بخشش، صفحہ:372۔

موت فقط آنی (یعنی لمحے بھر کی) ہے، اس کے بعد پھر انہیں پہلے جیسی ہی زِندگی عطا کر دی جاتی ہے۔ قرآنِ مجید میں کئی بار ارشاد ہوا:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۗ (پارہ21، سورۂ عنکبوت:57)	ترجمہ کنزُ العِرفان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

یہ بات ہم جانتے ہیں، مانتے ہیں، دِل سے اس پر یقین بھی رکھتے ہیں مگر ہمارا جینے کا انداز ایسا ہے کہ جیسے ہم نے ہمیشہ ہی اس دُنیا میں رہنا ہے۔ امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ ایک دفعہ مُلکِ رُوم تشریف لے گئے، وہاں آپ نے ایک عجیب منظر دیکھا؛ جنگل میں ایک جگہ اعلیٰ قسم کے ریشمی کپڑے کا خوبصورت خیمہ بنا ہوا ہے اور خیمے کے اردگرد اسلحہ اٹھائے فوجی کھڑے ہیں، ان فوجیوں نے اپنی زبان میں کچھ کہا اور چلے گئے، پھر مُلک کے بڑے بڑے عُلَما اور مشائخ آئے، انہوں نے بھی خیمے کے پاس کھڑے ہو کر کچھ کہا اور چلے گئے، پھر مُلک کے بڑے بڑے حکیم، طبیب اور ڈاکٹر وہاں پہنچے، انہوں نے بھی خیمے کے پاس کھڑے ہو کر کچھ کہا، پھر چلے گئے، پھر بادشاہ اور وزیر آئے، یہ بھی کچھ دیر خیمے کے پاس رُکے، کچھ کہا اور چلے گئے، امامِ حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ فرماتے ہیں: یہ دیکھ کر مجھے بڑی حیرانی ہوئی، میں نے کسی سے پُوچھا کہ یہ کیا مُعَامَلہ ہے؟ تو بتانے والے نے بتایا: بادشاہ کا ایک خوبصورت، نوجوان لڑکا تھا، اس کا انتقال ہو گیا، وہ اس خیمے میں دفن ہے، ہر سال جب اس کی وفات کا دن آتا ہے تو سب اسی طرح یہاں جمع ہوتے ہیں، پہلے فوجی خیمے کے پاس آتے اور کہتے ہیں: اے بادشاہ کے بیٹے! اگر جنگ کے ذریعے موت کو ٹالا جا سکتا تو ہم اپنی جان پر کھیل کر بھی آپ کو بچا لیتے، پھر علما آکر کہتے ہیں: اے بادشاہ کے بیٹے! اگر علم

کے ذریعے موت کو روکا جا سکتا تو ہم ضرور آپ کو بچا لیتے، پھر ڈاکٹرز آتے اور کہتے ہیں: اے بادشاہ کے بیٹے! اگر موت کا کوئی عِلاج ممکن ہوتا تو ہم ضرور آپ کا علاج کر لیتے، آخر میں بادشاہ اور وزیر آ کر کہتے ہیں: بیٹا! ہم نے تجھے بچانے کی بہت کوشش کی مگر موت کو کون ٹال سکتا ہے؟ اب آیندہ سال تک تجھ پر ہمارا سلام ہو۔

امام حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جب یہ سُنا تو آپ نے پختہ نیت کر لی کہ اب زِندگی بھر نہیں ہنسوں گا اور جب تک دُنیا میں ہُوں فکرِ آخرت ہی میں مَصرُوف رہوں گا۔[1]

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی | جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اجل بھی
بس اب اپنے اس جہل سے تُو نکل بھی | یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

❁ اسی طرح ہم یہ بھی جانتے، مانتے ہیں کہ مَوت اسباب کی محتاج نہیں ہے، موت تو اللہ پاک کے حکم سے آتی ہے، موت حادثاتی نہیں ہے، ہم اپنے اعتبار سے دیکھیں تو موت اچانک آتی ہے، اچھے بھلے آدمی کو بیٹھے بیٹھے ***Heart attack***(ہارٹ اٹیک) ہوتا ہے اور وہ موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے، دورانِ سَفَر اچانک ایکسیڈنٹ (***Accident***) ہوتا ہے اور بندہ موت کی آغوش میں جا پہنچتا ہے، یہ اچانک موت ہی ہے مگر موت کا یُوں اچانک ہونا ہمارے اعتبار سے ہے، حقیقتاً دیکھا جائے تو ہماری موت کا وقت، ہماری پیدائش سے

1...تذکرۃُ الاَوْلیاء، صفحہ:17۔

بھی پہلے کا مقرر ہے، کس کو، کس سال، کس مہینے، کس دن، کس وقت، کس لمحے، کس حال میں، کہاں موت آنی ہے، اللہ پاک کے ہاں یہ سب کچھ طے ہے، ہم یہ بات جانتے بھی ہیں، مانتے بھی ہیں، جب کہیں تعزیت کے لئے جانا ہوتا ہے تو ہم خود اپنی زبان ہی سے کہہ رہے ہوتے ہیں: جو اللہ پاک کا حکم، جیسے اللہ پاک کی مرضِی، آئی موت کو کون ٹال سکتا ہے، سب نے باری باری اس دُنیا سے جانا ہی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کے باوُجُود ہم خود کو جھوٹی تسلیاں دینے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً: فُلاں کا کولیسٹرول (***Cholesterol***) بڑھا ہوا تھا، فلاں کو تَو شوگر (***Sugar***) تھی، فُلاں بیمار رہتا تھا، مجھے تو ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے، فُلاں گاڑی بہت تیز چلایا کرتا تھا، اس لئے اس کا حادِثہ (***Accident***) ہو گیا، میں تو بڑی احتیاط سے گاڑی چلاتا ہوں، وغیرہ وغیرہ۔

آہ! موت صِرْف بوڑھوں کے لئے نہیں ہے، موت جوانوں بلکہ بچوں کو بھی آتی ہے، موت صِرْف بیماروں کے لئے نہیں ہے، موت تندرُست کو بھی آتی ہے، موت صِرْف کمزور کے لئے نہیں ہے، موت پہلوانوں کو بھی آتی ہے، موت صِرْف غریبوں کے لئے نہیں ہے، موت امیروں کو بھی آتی ہے

موت آئی پہلواں بھی چل دیئے ... خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے

نَرم بستر گھر پہ ہی رِہ جائیں گے ... تجھ کو فرشِ خاک پر دفنائیں گے

گُھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا ... بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا

کام مال و زَر نہیں کچھ آئے گا ... غافِل انساں! یاد رکھ! پچھتائے گا

کھلکھلا کر ہنس رہا ہے بے خبر! ... قبر میں روئے گا چیخیں مار کر

کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی | قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

۞ **اے عاشقانِ رسول!** ہر مسلمان جانتا، مانتا اور دِل سے یقین رکھتا ہے کہ موت آجانے سے قِصّہ تمام نہیں ہو جائے گا بلکہ موت کے بعد بھی زِندگی ہے، جب ہمیں قبر میں اُتار دیا جائے گا تو قبر میں نکیرَیْن (سُوال پوچھنے والے فرشتے) بھی آئیں گے، ہم سے قبر میں سُوالات بھی ہوں گے، پھر حَشْر میں بھی اُٹھایا جائے گا، جہاں ہم سے ایک ایک نعمت کے متعلق سُوال کیا جائے گا۔ ہم یہ سب جانتے ہیں مگر آہ غفلت...!! ہم یہ سب جانتے ہوئے بھی اس سے انجان بنتے اور غفلت کا شِکار رہتے ہیں۔ آہ! دِن رات گُنَاہوں کا سلسلہ جاری ہے، اس کے باوُجود نہایت بے باکی کے ساتھ کہتے ہیں: مولانا! دیکھا جائے گا جو ہو گا...! اللہ پاک بڑا مہربان، رحم فرمانے والا ہے۔

ہاں! ہاں...!! بے شک اللہ پاک بڑا مہربان ہے، بے شک اللہ پاک بہت رحم فرمانے والا ہے، مگر یاد رکھئے! اللہ پاک ہی کا فرمان ہے:

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ﭥ (پارہ 30، سورۃ البروج: 12)	ترجمہ کنزُ العِرفان: بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

ہاں! ہاں! یہ فرمان بھی اللہ رحمٰن و رحیم ہی کا ہے کہ

اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﭸ	ترجمہ کنزُ العِرفان: جان رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا بھی ہے اور اللہ بخشنے والا، مہربان

---

1 ...وسائل بخشش، صفحہ: 711-712۔

(پارہ7، سورۃ المائدۃ:98) | بھی ہے۔

اور یہ بھی اُسی رحمٰن و مہربان رَبّ نے فرمایا ہے کہ

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾	ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک اللہ کی رحمت نیک
(پارہ8، سورۃ الاعراف:56)	لوگوں کے قریب ہے۔

والِدِ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے چند فرامین کا خلاصہ ہے: فُضُولیات میں زِندگی کے قیمتی لمحات گزارنا اور آخرت میں انعامات کی اُمّید رکھنا، گُناہ کرنا اور نجات کی توقع کرنا حماقت نہیں تو اَور کیا ہے؟ اگرچہ اللہ پاک کی رحمت و عنایت نہ ہو تو کوئی عَمَل کام نہیں آتا مگر اللہ پاک کی رحمت و عِنَایَت ہوتی اُسی پَر ہے جو نیک عمل کرتا ہے، جو آج دوزَخ کی طرف چلتا ہے، دوزَخ کے قریب ہوتا اور جنَّت میں لے جانے والے اَعْمَال سے دُور رہتا ہے، کل روزِ قیامت اگر جنت کی طرف جانا چاہے گا، جانے نہ دیا جائے گا، اس وقت اپنی نادانی کو تسلیم کرے گا اور اِس زِندگی کی قدر سمجھے گا، مگر اُس وقت جاننا محض بے کار ہے۔ اے عزیز! اگر تجھے عِبَادت و ریاضت کی توفیق ملی ہوئی ہے تو یہ تیری نجات کی علامت ہے اور اگر تُو سستی اور غفلت میں مبتلا ہے تو جان لے کہ تقدیر میں تیرے لئے خرابی لکھی ہے۔[1]

قبر میں گر نہ محمد کے نظارے ہوں گے	حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یارَبّ
گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی	ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یارَبّ!
دَرْدِ سَر ہو یا بُخار آئے تڑپ جاتا ہوں	میں جہنّم کی سزا کیسے سہوں گا یارَبّ!

1...جواہر البیان، صفحہ:35-36 بتغیر قلیل۔

عفو کر اَور سدا کے لئے راضِی ہو جا | گر کرم کردے تو جنّت میں رَہوں گا یارَبّ![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اچھی اور بُری موت

اے عاشقانِ رسول! موت سے متعلق ایک بات جو ہم نہیں جانتے، وہ یہ کہ کتنے ایسے بدنصیب ہیں جنہیں گُناہ کرتے کرتے، شراب کی حالت میں، فلمیں دیکھتے ہوئے، گانے باجے سُنتے ہوئے، سُودی کاروبار کرتے ہوئے، بندوں کی حق تلفیاں کرتے ہوئے عبرتناک موت آتی ہے اور کئی ایسے خوش نصیب بھی ہیں کہ جنہیں نیکیاں کرتے ہوئے، سجدے کی حالت میں، تلاوت کرتے ہوئے، نعت شریف پڑھتے ہوئے، اعتکاف کی حالت میں، مسجد میں جاتے ہوئے، طوافِ کعبہ کرتے ہوئے، سَفَرِ حج کے دوران اچھی اور قابلِ رَشک موت آتی ہے، آہ! ہم نہیں جانتے کہ ہماری موت عبرتناک ہوگی یا قابلِ رشک ہوگی، ہم نیکیاں کرتے ہوئے دُنیا سے رخصت ہوں گے یا گُناہ کی حالت میں موت کے گھاٹ اُتَر جائیں گے، ہائے! ہائے! نہ جانے موت کے وقت نزع کی حالت میں ہمارے ساتھ آسانی والا مُعَاملہ کیا جائے گا یا سخت شِدَّت کے ساتھ رُوح بدن سے کھینچ لی جائے گی، آہ! ہماری قبر میں پھول کھلیں گے یا آگ سلگادی جائے گی، ہماری قبر کو حدِّ نِگاہ تک وسیع کر دیا جائے گا یا اتنی تنگ ہو جائے گی کہ پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست کر ڈالے گی، آہ! افسوس...! ہم نہیں جانتے کہ ہماری قبر جنّت کے باغوں میں سے باغ بنے گی یا جہنّم کے گڑھوں میں سے گڑھا بنادی جائے گی۔

[1] ...وسائلِ بخشش، صفحہ:84-85۔

اندھیری قبر کا دِل سے نہیں نکلتا ڈر | کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارَبّ!
گنہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں | کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارَبّ![1]

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اچھی اور بُری موت کے تعلق سے 2 عبرتناک اَحادیث سنتے ہیں: (1): حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: نزع کے وقت آدمی کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر وہ شخص نیک ہو تو فرشتے کہتے ہیں: اے پاک رُوح! نکل...!! تو پاک جسم میں رَہی، اَبْ قابِلِ تعریف ہو کر نکل، تیرے لئے راحت و مَسَرَّت اور پاکیزہ رِزْق کی خوشخبری ہے اور یہ بھی کہ تیرا رَبّ تجھ سے ناراض نہیں ہے۔ فرشتے اسی طرح کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ رُوح جِسْم سے جُدا ہو جاتی ہے،[2] (سُبْحٰنَ اللّٰہ! مَعْلُوم ہوا مؤمن نیکوکار کی رُوح کو کھینچ کر نکالنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ وہ بشارتیں سُن کر خود بخود جسم سے نکل آتی ہے[3]) سرکارِ عالی وقار، دوعالم کے مالِک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مزید فرمایا: پھر اس نیک بندے کی رُوح کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے، اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، آسمان کے فرشتے پوچھتے ہیں: یہ کون ہے؟ رُوح لے جانے والے فرشتے بتاتے ہیں: یہ فلاں ہے۔ آسمان والے فرشتے کہتے ہیں: مَرْحَبًا! پاک رُوح جو پاک جسم میں رہی، آجا...! تُو قابِلِ تعریف ہے، تیرے لئے راحت و مَسَرَّت اور پاک رِزْق کی خوشخبری ہے اور یہ کہ تیرا رَبّ تجھ سے ناراض نہیں ہے، ہر آسمان کے فرشتے یُوں ہی کہتے رہتے ہیں یہاں تک وہ

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:78۔
2...ابن ماجہ، کتاب:الزہد، باب:ذکر الموت، صفحہ:690، حدیث:4262۔
3...مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:448۔

رُوح اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر کردی جاتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کے پیارے نبی، رَسُولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے بیان کا سلسلہ آگے بڑھاتے ہوئے مزید ارشاد فرمایا: اور اگر آدمی بُرا ہو تو فرشتے کہتے ہیں: اے خبیث رُوح جو خبیث جسم میں رَہی، نکل! نکل...! تُو مَذَمَّت و ملامت کی حق دار ہے، تیرے لئے کھولتے پانی، پیپ اور اس جیسے دیگر عذابوں کی بِشَارت ہے۔ فرشتے یہی کہتے رہتے ہیں، یہاں تک رُوح جسم سے جُدا ہو جاتی ہے، پھر اسے آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے، آسمان کے دروازوں پر دستک دی جاتی ہے، آسمان والے پوچھتے ہیں: یہ کون ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: فُلاں ہے تو اس پر آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: اس کے لئے مَرْحَبًا نہیں ہے، یہ خبیث رُوح ہے جو خبیث جسم میں رہی، لوٹ جا ملامت کی ہوئی ہو کر، اس کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ پھر اسے آسمان سے پھینکا جاتا ہے یہاں تک کہ قبر (یعنی مقامِ سِجِّین جو ساتوں زمینوں کے نیچے ہے وہاں) پہنچ جاتی ہے۔[2]

(2): نَسَائی شریف کی حدیثِ پاک ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب مؤمن کی موت کا وقت آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم لے کر آتے ہیں، کہتے ہیں: (اے رُوح) نکل! تُو اللہ سے راضی، تیرا رَبّ تجھ سے راضی، اللہ پاک کی طرف سے راحتِ رُوحانی، پاکیزہ رِزْق اور اپنے رَبّ کی طرف چل کہ وہ تجھ سے راضی ہے۔ پس رُوح بہترین مشک کی خوشبو کی طرح نکلتی ہے، حتّٰی کہ فرشتے یہ رُوح ایک

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب: الزہد، باب: ذکر الموت، صفحہ: 690، حدیث: 4262۔

2 ...ابن ماجہ، کتاب: الزہد، باب: ذکر الموت، صفحہ: 690، حدیث: 4262۔

دوسرے کو دیتے ہیں[1] (یعنی جیسے لوگ جنازہ لے جاتے ہوئے کندھے بدلتے ہیں ایسے ہی رُوح کو آسمان پر لے جاتے ہوئے فرشتے ہاتھ بدلتے ہیں مگر تھک کر نہیں بلکہ اِظْہارِ عزّت کے لئے[2])، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پھر اس رُوح کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے، آسمان والے کہتے ہیں: زمین کی طرف سے یہ کیسی پاکیزہ خوشبو آرہی ہے۔ پھر اُس رُوح کو دوسری مسلمان رُوحوں کے پاس لے جایا جاتا ہے، پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جیسے تم کسی گمشدہ شخص کے آجانے سے خوش ہوتے ہو ایسے ہی مسلمان رُوحیں اس نئی آنے والی مسلمان رُوح کو دیکھ کر خوش ہوتی ہیں، وہ اس سے سُوال کرتی ہیں: فُلاں کیسا ہے؟ فلاں کیا کرتا ہے؟ پھر وہ رُوحیں کہتی ہیں: اسے کچھ دیر کے لئے چھوڑ دو یہ دُنیا کے غم میں تھا (یعنی ابھی یہ دُنیوی تکالیف سے اور نزع کی کیفیات سے گزر کر آیا ہے، اسے کچھ دیر آرام کرنے دو[3])، پھر یہ نئی آنے والی رُوح کہتی ہے: فُلاں بھی وفات پا گیا تھا، کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ مسلمان رُوحیں کہتی ہیں: وہ تو ہاوِیَہ میں گیا[4] (یعنی وہ کافِر ہو کر مرا، لہٰذا کافِر رُوحوں کے مقام میں ہے)۔

سرکارِ ذی وقار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مزید ارشاد فرمایا: بے شک کافِر کی جب موت آتی ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے پاس (دوزخ کا) ٹاٹ لے کر آتے ہیں، کہتے ہیں: نکل تُو رَبّ سے ناراض، رَبّ تجھ سے ناراض، اللہ پاک کے عذاب

1 ...نسائی، کتاب: الجنائز، صفحہ: 313، حدیث: 1830۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 2، صفحہ: 451۔
3 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 2، صفحہ: 451۔
4 ...نسائی، کتاب: الجنائز، صفحہ: 313، حدیث: 1830۔

کی طرف چل، رُوح مردار کی سخت بدبُو کی طرح نکلتی ہے حتی کہ اسے زمین کے دروازے (یعنی مقامِ سِجِّین میں جہاں کافِروں کی رُوحیں قید ہوتی ہیں،[1] وہاں) لاتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ کیسی سخت بدبُو ہے، پھر اسے کافِروں کی رُوحوں کے پاس پہنچا دیا جاتا ہے۔[2]

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے	یُوں نہ فرمائیں ترے شاہِد کہ وہ فاجر گیا
عرش پر دھومیں مچیں وہ مومنِ صالح ملا	فرش سے ماتَم اُٹھے وہ طیب وطاہِر گیا[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ڈرو موت کے دِن سے...!!

اے عاشقانِ رسول! جب مُعَاملہ ایسا ہے، موت آنی ہی آنی ہے، ہر ایک کو آنی ہے، ہمیں معلوم بھی نہیں کہ موت کب آئے گی، نہ جانے اگلی سانس بھی ہمیں نصیب ہو پائے گی یا نہیں، ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ موت کے ساتھ ہی قِصّہ ختم نہیں ہو جائے گا بلکہ اس کے بعد بھی زِندگی ہے اور اس زِندگی میں یا تو نیکیوں کی جزاء ملے گی یا گُناہوں کی سزا ہو گی اور آہ...!! ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ نزع کے وقت اللہ پاک کی رَحمت سہارا دے گی، اس کے پیارے حبیب، دلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جلوہ گری ہو گی یا ہم گُناہوں کی نحوست میں گرفتار ہو کر بُری موت کا شِکار ہو جائیں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب مُعَاملہ ایسا ہے تو کیا ہمیں اُس دِن سے ڈرنا نہیں چاہئے، کیا ہر وقت موت کا خوف دِل پر سُوار نہیں رِہنا چاہئے، بُخاری شریف کی حدیثِ پاک ہے: اِنَّمَا

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:452۔
2 ...نسائی، کتاب:الجنائز، صفحہ:313، حدیث:1830۔
3 ...حدائق بخشش، صفحہ:53-54۔

اَلْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیم یعنی اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔[1] امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان کی موت اسی حالت پر آتی ہے، جس پر زِندگی گزارتا ہے اور روزِ قیامت اسی حال میں اُٹھایا جائے گا جس پر موت آئی ہوگی۔[2]

اے عاشقانِ رسول! غور فرمائیے! کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کی زِندگی نیکیوں میں گزرتی ہے اور انہیں موت بھی نیکیاں کرتے ہوئے ہی آتی ہے، جو سجدے کی حالت میں دُنیا سے جاتے ہیں، جو تلاوت کرتے ہوئے دُنیا سے جاتے ہیں، جو نعتیں پڑھتے ہوئے دُنیا سے جاتے ہیں، جن کی موت نیکی کی دعوت دیتے ہوئے آتی ہے، جن کو موت عِلْمِ دین سیکھتے ہوئے آتی ہے، جن کی موت راہِ خُدا میں سَفَر کرتے ہوئے آتی ہے اور سُبْحٰنَ اللہ! وہ کیسے خوش نصیب ہیں کہ موت کے وقت جن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل جاتی ہے، اگر اللہ پاک کی رحمت شامِلِ حال ہوئی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! روزِ قیامت انہیں اسی حال میں اُٹھایا جائے گا مگر آہ! کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ جنہیں گُناہ کرتے ہوئے موت آتی ہے۔

اس سے عِبْرت حاصِل کریں وہ لوگ جو شراب پیتے ہیں، اگر خدانخواستہ شراب پیتے ہوئے یا اس حال میں کہ ناپاک شراب پیٹ میں موجود ہوئی اور موت آگئی تو کیا بنے گا؟ خدانخواستہ اگر گانے سُنتے، فلمیں دیکھتے ہوئے موت آگئی تو کیا بنے گا؟ جو سُودی کاروبار کرتے یا کسی طرح سُودِی مُعَامَلات میں مُلَوَّث ہوتے ہیں وہ غور کریں: اگر اسی حال میں موت آگئی تو کیا بنے گا؟ ناپ تول میں کمی کرنے والے، لوگوں کی حق تلفیاں کرنے والے، دوسروں کی جائیداد پر ناجائز قبضہ جمالینے والے، جھوٹی قسمیں کھانے والے، جھوٹ بولنے

1 ...بخاری، کتاب: القدر، صفحہ: 1617، حدیث: 6607۔
2 ...احیاء العلوم (مترجم)، جلد: 1، صفحہ: 507۔

والے، غیبت کرنے والے، چغلیاں کھانے والے، لڑائی جھگڑا کرنے والے، دوسروں کو لڑوانے والے، محبتیں مٹانے والے، بے نمازی، روزہ نہ رکھنے والے، فرض ہونے کے باوُجُود زکوٰۃ نہ دینے والے، نیکیوں سے جِی چُرانے اور خوب دِل کھول کر گُناہوں کا بازار گرم کرنے والے غور کریں؛ اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے! اگر اسی حال میں، توبہ کئے بغیر، گُناہ کرتے ہوئے ہی موت آگئی تو ہمارا کیا بنے گا؟ آہ! کیسی قیامت ٹُوٹے گی...؟؟ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا یٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِیْهَا ۙ وَ هُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ (پارہ7، سورۃ الانعام:31)	ترجمہ کنز العرفان: بیشک ان لوگوں نے نقصان اٹھایا جنہوں نے اپنے رب سے ملنے کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب ان پر اچانک قیامت آئے گی تو کہیں گے: ہائے افسوس اس پر جو ہم نے اس کے ماننے میں کوتاہی کی اور وہ اپنے گناہوں کے بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہوں گے۔ خبردار، وہ کتنا برا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ کافر جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے سامنے نہایت بھیانک اور بہت بدبودار صورت آئے گی، وہ کہے گی: تُو مجھے پہچانتا ہے؟ کافر کہے گا: نہیں۔ وہ بھیانک صُورت بولے گی: میں تیرا خبیث عمل ہوں، دنیا میں تُو مجھ پر سوار رَہا، آج میں تجھ پر سوار ہو جاؤں گا اور تجھے مخلوق میں رُسوا کروں گا، پھر وہ اس پر سوار ہو جائے گا۔[1] عُلَما فرماتے ہیں: قیامت کے دن کافر کا تو یہ حال ہو گا جبکہ دنیا میں کئے گئے برے

1... تفسیر طبری، پارہ:7، سورۂ اَنعام، زیرِ آیت:31، جلد:5، صفحہ:178۔

اعمال مسلمان کے لئے بھی اُخروی نقصان کا سبب بن سکتے ہیں، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: 4 آدمی ایسے ہیں کہ وہ جہنمیوں کی تکلیف میں اضافے کا سبب بنیں گے اور وہ کھولتے پانی اور آگ کے درمیان دوڑتے ہوئے ہلاکت وتباہی مانگتے ہوں گے، اُن میں سے ایک پر انگاروں کا صندوق لٹک رہا ہو گا، دوسرا اپنی آنتیں کھینچ رہا ہو گا، تیسرے کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہے ہوں گے اور چوتھا اپنا گوشت کھا رہا ہو گا۔ ان میں سے پہلا شخص جس کے سر پر انگاروں کا صندوق لٹک رہا ہو گا، اس کے بارے میں جہنمی کہیں گے: اس بدبخت کو کیا ہوا؟ اس نے تو ہماری تکلیف میں اضافہ کر دیا ہے، وہ بدنصیب شخص جواب دے گا: میں اس حال میں مَرا کہ میری گردن پر لوگوں کے اَموال کا بوجھ (یعنی قرض) تھا۔ دوسرا شخص جو اپنی آنتیں کھینچتا ہو گا، اس کے متعلق جہنمی کہیں گے: اس بدبخت کا کیا معاملہ ہے کہ یہ بھی ہماری تکلیف کو بڑھاتا ہے؟ وہ بدنصیب کہے گا: میں کپڑوں کو پیشاب سے بچانے کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔

اسی طرح جہنمی تیسرے شخص کے متعلق بات کریں گے، یہ وہ ہے جس کے منہ سے خون اور پیپ بہہ رہی ہو گی، یہ کہے گا: میں بُری باتوں کی طرف متوجہ ہو کر لذّت اُٹھاتا تھا۔ چوتھا شخص جو اپنا گوشت کھا رہا ہو گا، وہ کہے گا: میں غیبت کرکے لوگوں کا گوشت کھاتا اور چغلی کرتا تھا۔[1]

نفس یہ کیا ظُلم ہے، جب دیکھو تازہ جُرم ہے | ناتواں کے سَر پہ اتنا بوجھ بھاری واہ واہ

یعنی اے نفس! یہ کیا ظُلم کرتے ہو کہ ہر وقت گُناہوں میں مَصرُوف رہتے ہو، میں کمزور اور ناتواں ہوں، تم مجھ پر اتنا بوجھ لادتے چلے جارہے ہو...!!

1... حلیۃ الاولیاء، جلد:5، صفحہ:190، رقم:6786۔

اے عاشقانِ رسول! موت کسی بھی وقت آ سکتی ہے، لہٰذا جھٹ پٹ (یعنی فورًا) گُناہوں سے توبہ کرکے، نیکیاں کرنے اور موت کے بعد والی زِندگی کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہئے کہ جو نیکیوں میں مَصرُوف رہے، موت اور قبر و آخرت کے مُعَاملات سے ڈرتا رہے، اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب، دلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضی کرنے کی ہر دَم کوشش کرتا رہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اُس کی اچھے حال میں موت آنے، قبر و آخرت کے مُعَاملات میں آسانی ہونے اور اللہ پاک کی رحمت، اس کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے آخرت میں نجات پاکر جنّت میں پہنچ جانے کی پختہ اُمّید ہے۔ اللہ پاک نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝۳۰

(پارہ24، سورۃ حم السجدۃ:30)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک جنہوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے پھر (اس پر) ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم نہ ڈرو نہ غم کرو اور اس جنت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

اِبْنِ عَسَاکِر کی رِوایت ہے کہ جب حضرت ابو عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والِدِ محترم کی وفات ہوئی، انہیں غسل دینے کے لئے تخت پر لٹایا گیا تو وہ ہنسنے لگے، چنانچہ لوگوں کو شُبہ ہوا کہ شاید یہ زِندہ ہیں، لہٰذا ڈاکٹر کو بلایا گیا، اس نے خوب اچھی طرح مُعائِنہ کرکے بتایا: یہ واقعی وفات پاچکے ہیں۔ چنانچہ دوبارہ انہیں تخت پر لِٹا کر غسل دینے لگے تو یہ پھر ہنسنے لگے، کئی بار ایسا ہی ہوا، آخر مشہور باکرامت ولی، حضرت فضل حُسَین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں غسل

دیا اور نمازِ جنازہ پڑھ کر دَفن کر دیا۔[1]

حضرت ثابِت بُنانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ ایک بار ختمِ قرآنِ پاک فرماتے تھے، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمیشہ دِن کو روزہ رکھتے اور ساری رات عبادت کیا کرتے تھے، جس مسجد کے قریب سے گزر ہوتا، اس میں دو رکعت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد) ضرور پڑھتے۔ نماز اور تِلاوتِ قرآن کے ساتھ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خصوصی محبت تھی، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پر ایسا کرم ہوا کہ رَشک آتا ہے، چنانچہ وفات کے بعد دورانِ تدفین اچانک ایک اینٹ سَرَک کر قبر کے اندر چلی گئی، لوگ اینٹ اُٹھانے کے لئے جب جھکے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر والوں سے جب معلوم کیا گیا تو شہزادی صاحِبہ نے بتایا: والِدِ محترم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ دُعا کیا کرتے تھے: یَا اللہ! اگر تُو کسی کو وفات کے بعد قبر میں نماز پڑھنے کی سَعادت عطا فرمائے تو مجھے بھی مُشَرَّف فرمانا۔ منقول ہے: جب بھی لوگ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزارِ پُر اَنْوار کے قریب سے گزرتے تو قَبْرِ اَنْور سے تِلاوتِ قرآن کی آواز آرہی ہوتی۔[2]

دَہَن مَیلا نہیں ہوتا بدن مَیلا نہیں ہوتا | خدا کے اولیا کا تو کفن مَیلا نہیں ہوتا

اللہ پاک ہم سب کو نیکیوں والی لمبی زِندگی عطا فرمائے اور کاش! اچھی، نیکیاں کرتے ہوئے بلکہ مدینہ منورہ میں، سبز سبز گنبد کے سائے میں، سنہری جالیوں کے سامنے، درودِ پاک پڑھتے ہوئے شہادت کی موت نصیب ہو اور جنَّتُ الْبَقِیع میں دَفْن کے لئے دو گز زمین بھی نصیب ہو جائے۔

1 ...شرحُ الصُّدُور، صفحہ:156۔

2 ...حلیۃ الاولیاء، جلد:2، صفحہ:362-366 ملتقطاً۔

طیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند | سیدھی سڑک یہ شہرِ شَفاعت نگر کی ہے [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: علاقائی دورہ

پیارے اسلامی بھائیو! موت کے بعد والی زِندگی کی تیاری کرنے اور نیکیوں بھری زِندگی گزارنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! پابندِ سُنَّت بننے، نیکیوں کا ذوق و شوق پانے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذِہن بنے گا۔ 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب ملے گا اور کیا پتا، جب ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کے جذبے کے ساتھ نیکی کی دعوت عام کرنے میں مَصرُوف ہوں، اسی حال میں موت آجائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کے فضل اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کرم سے وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک کام ہے: علاقائی دورہ۔ الحمدللہ! دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول اپنے اپنے علاقوں میں دِن اور وقت مقرر کر کے گلی گلی، دُکان دُکان جاتے، لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتے اور انہیں مسجد میں آنے، نیکیاں کرنے اور قبر و آخرت کی تیاری کی ترغیب دیتے ہیں، اسی طرح قافلوں میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول بھی قافلے کے جدول (***Schedule***) کے مُطابِق نیکی کی دعوت دینے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ آپ بھی اس نیک کام میں شرکت کی پکی

---

1 ...حدائق بخشش، صفحہ:222۔

نیت کر لیجئے۔

گُناہوں بھری زِندگی میں نیکیوں کی بہار آگئی

فتح جنگ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، آوارہ گردی، کھیل کود میں مگن رہنا میرا پسندیدہ مشغلہ تھا، آہ! میں نمازیں بھی قضا کر ڈالتا اور گُناہوں کے ذریعے جہنّم کی جانِب بڑھتا چلا جارہا تھا، مگر الحمد للہ! اسی دوران میری ہدایت کا سبب بن گیا، ہوا کچھ یوں کہ ایک دن ہمارے گاؤں کی مسجد میں دعوتِ اسلامی کا ایک مدنی قافلہ نیکی کی دعوت دینے کے لئے تشریف لے آیا، درس و بیان اور عصر کے بعد علاقائی دورہ کا سلسلہ شروع ہو گیا، میری خوش قسمتی کہ ایک اسلامی بھائی میرے پاس آئے اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے مسجد میں نماز ادا کرنے اور قافلے والوں کے ساتھ سیکھنے سکھانے کے حلقے میں کچھ وقت گزارنے کی دعوت دی، مَاشَآءَ اللہ! اِن کی ترغیب پر جب میں مسجد کی پُر بہار فضاؤں میں داخِل ہوا تو عاشقانِ رسول نے بڑی محبت سے ملاقات کی، پہلی ملاقات ہی میں اس قدر محبت و پیار دیکھ کر میں اتنا متاثِّر ہوا کہ دعوتِ اسلامی کی محبت دل میں گھر کر گئی، جب تک سیکھنے سکھانے کے مدنی حلقوں میں حاضر رہا، علم کے مدنی پھولوں سے دل کا گلشن آباد ہوتا رہا، پھر امیر قافلہ نے مجھے "نیک اَعمال" کا رسالہ عطا فرمایا، اس رسالے کی صورت میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اصلاحِ اُمَّت کی کُڑھن دیکھ کر میں نے ہاتھوں ہاتھ بیعت کے لئے نام پیش کر دیا۔ یوں میں قادِری، رضوی، عطاری رنگ میں رنگ گیا، ایک اللہ والے سے نسبت کیا ہوئی میری

زندگی میں عمل کی بہار آگئی، دل گناہوں سے بیزار اور نیکیوں کی جانب مائل ہو گیا، میں نے سابقہ گُنَاہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کو دِل و جان سے اپنالیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”تجہیز و تکفین“ ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! آج کا دور ٹیکنالوجی کا دور ہے، ہم میں سے شاید ہر ایک کے پاس ہی اینڈرائڈ(*Android*) یا آئی فون ہو گا۔ الحمدللہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی اِسْمَارٹ فون (*Smartphone*) کے ذریعے بھی عِلْمِ دین عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس حوالے سے دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل ایپلی کیشنز جاری کی جا چکی ہیں، جن میں سے ایک موبائل ایپلی کیشن ہے: *Muslim's Funeral*۔ اس موبائل ایپلی کیشن میں مَیِّت کے غُسل و کفن اور دفن وغیرہ کے متعلق اہم ترین معلومات فراہم کی گئی ہیں اور ایک خاص بات یہ کہ مَیِّت کو غسل کیسے دینا ہے، کفن کیسے پہنانا ہے، اس کے عملی طریقہ کے لئے *Animated Videos* بھی شامِل ہیں۔

1 ...دلوں کا چین، صفحہ:4-6۔

آپ بھی یہ موبائل اپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ** جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّت کے مطابق میں ہر اِک کام کروں کاش!
تُو پیکرِ سُنَّت مجھے اللہ بنا دے[2]

کم بولنا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: (1): آدمی کا خاموشی پر قائم رہنا60سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[3] (2): خاموشی اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔[4]

اے عاشقانِ رسول! کم بولنا سُنَّت مصطفےٰ ہے۔ ❁ الحمدللہ! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم طویل خاموشی والے تھے۔[5] ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم بلاضرورت

1 ...مشکوٰۃ، کتاب: الْاِیمان، باب: الْاِعْتِصام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:118۔
3 ...شُعَبُ الْاِیْمَان، باب: حفظ اللسان، جلد:4، صفحہ:245، حدیث:4953۔
4 ...مسند الفردوس، جلد:2، صفحہ:417، حدیث:3849۔
5 ...شرح السنہ للبغوی، جلد:7، صفحہ:450، حدیث:3695۔

لوگوں سے کلام نہیں فرماتے تھے، ہند بن ابو ہالہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم بلا ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ اکثر خاموش ہی رہتے تھے[1] خاموشی سے مراد ہے: دُنیاوی کلام سے خاموشی ورنہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک اللہ پاک کے ذکر میں تَر رہتی تھی۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! ❁ خاموشی حکمت ہے ❁ کم بولنے سے عقل کامل ہوتی ہے ❁ کم بولنا عبادت کی چابی ہے ❁ کم بولنے سے عبادت کی لذّت نصیب ہوتی ہے ❁ کم بولنے سے عزت، وقار، اور علم میں اضافہ ہوتا ہے ❁ جو بِلا ضرورت بولنے سے بچے، وہ شیطان پر غالب رہتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں بھی کم بولنے، صِرف ضرورت کی بات منہ سے نکالنے اور فُضُول بَک بَک سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

یا ربّ نہ ضرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں
اللہ زباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
ہر لفظ کا کس طرح حساب آہ! میں دوں گا
اللہ زباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ (3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...شمائل ترمذی، صفحہ:353، حدیث:225۔

2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:8، صفحہ:81۔

3 ...وسائل بخشش، صفحہ:93۔

طالبِ عِلْمِ دین پر کرم ہو گیا

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...طالبِ عِلْمِ دین پر کرم ہو گیا... (ایمان افروز واقعہ)

✿...دُنیوی عِلْم سیکھنے کی شرائط

✿...حاکِمِ وقت نے طلبائے عِلْمِ دین سے معذرت کی

✿...موزوں پر مسح کا مسئلہ پوچھنے کے لئے سفر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں لکھا رہے گا، فرشتے لکھنے والے کے لئے بخشش کی دُعا کرتے رہیں گے۔[1]

عجب کرم ہے کہ خود مُجرِموں کے حامی	گناہگاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں
وہ پرچہ جس میں لکھا تھا درود اس نے کبھی	یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں[2]

وضاحت: یہ کیسا نرالا کرم ہے کہ سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم روزِ قیامت اپنے گنہگار اُمّتیوں کی بخشش کروانے خود تشریف لائیں گے، ایک روایت کے مطابق ایک شخص نے دُنیا میں ایک کاغذ پر درود لکھا ہو گا، سرورِ عالَم نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس کا لکھا ہوا یہ درودِ پاک اس کے نیکیوں والے پلڑے میں رکھ دیں گے، جس کی برکت سے نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو جائے گا اور اس گنہگار کو بخش دیا جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مُعجم اَوسط، جلد:1، صفحہ:497، حدیث:1835۔

2 ...سامانِ بخشش، صفحہ:93-94ملتقطاً۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّيَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت اَفْضَل تَرین عَمَل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ بااَدب بیٹھوں گا ❁ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طالِبِ عِلْمِ دین پر کرم ہو گیا... (ایمان افروز واقعہ)

حضرت یحیٰ بن یحیٰ رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہِ مفتیٔ مدینہ، حضرت مالِک بن انس رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہِ کے شاگرد ہیں، فرماتے ہیں: پہلے دِن جب میں حضرت امام مالِک بن انس رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہِ کی خدمت میں پڑھنے کے لئے حاضِر ہوا، آپ نے میرا نام پوچھا، پھر فرمایا: اللہ! اللہ! اے یحیٰ! عِلْمِ دین سیکھنے میں خوب کوشش کرو...! تمہاری ترغیب کے لئے میں تمہیں ایک واقعہ سُناتا ہوں۔ ایک مرتبہ مُلکِ شام سے تمہاری ہی عمر کا ایک نوجوان مدینۂ منورہ میں عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے آیا، وہ ہمارے ساتھ پڑھتا تھا، دورانِ طالب علمی ہی اسے موت آگئی، میں نے اس نوجوان کے جنازے جیسا کسی کا جنازہ نہیں دیکھا، مدینۂ منورہ کا کوئی عالِم، کوئی طالِبِ عِلْم ایسا نہیں تھا جو اس کے جنازے پر نہ آیا ہو، اس وقت کے بہت بڑے عالِمِ دین حضرت ربیعہ رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہِ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی، پھر حضرت ربیعہ، حضرت زید بن

1 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

اسلم، حضرت یحیٰ بن سعید اور حضرت ابنِ شہاب رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِم (یعنی اس وقت کے بہت بڑے بڑے عُلمائے کرام) نے اسے قبر میں اُتارا۔

اس خوش نصیب طالِبِ عِلْم کی وفات کے تیسرے دِن ایک شخص نے اسے خواب میں دیکھا، کیا دیکھتا ہے: ایک خوبصورت نوجوان ہے، اس نے سفید لباس پہنا ہے، سبز عمامہ سر پر سجایا ہے اور ایک خوبصورت گھوڑے پر بیٹھا آسمان سے اُتر رہا ہے، خواب دیکھنے والے نے اس کا یہ مقام و مرتبہ دیکھ کر حیرانی سے پوچھا: اے نوجوان! تم اس مقام پر کیسے پہنچے؟ نوجوان نے کہا: مجھے میرے عِلْمِ دِین نے یہاں تک پہنچایا، عِلْم کا ہر وہ باب جو میں نے سیکھا تھا، اللہ پاک نے ہر باب کے بدلے مجھے جنّت میں ایک درجہ عطا فرمایا، پس عِلْمِ دین کی برکت سے مجھے درجات ملتے گئے، ملتے گئے، اگرچہ میں طالِبِ عِلْم تھا مگر اللہ پاک کے فضل و کرم سے عُلَما کے درجے تک پہنچا دیا گیا، اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم دیا: میرے انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السّلام کے وارثوں کے درجات بلند کرو! بے شک میں نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لازِم کیا ہے کہ جو بھی عالِمِ دین ہو یا طالِبِ عِلْمِ دِین ہو، اُن سب کو ایک ہی درجے میں رکھا جائے گا۔ وہ خوش نصیب طالِبِ عِلْم بولا: میں بھی طالِبِ عِلْمِ دین تھا، پس اللہ پاک نے مجھے بلند درجات عطا فرمائے، یہاں تک کہ میرے اور رسولِ اکرمِ نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان صِرْف 2 درجات کا فاصِلہ رِہ گیا، ایک درجہ وہ جہاں سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دیگر انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السّلام کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور دوسرا درجہ وہ جہاں صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان اور پچھلے نبیوں پر ایمان لانے والے موجود ہیں، ان 2 درجات کے بعد جو درجہ ہے وہ عُلَمائے کرام اور طُلَبائے عِلْمِ دِین کے لئے ہے۔ طالِبِ عِلْمِ دین نے

اللہ پاک کی عنایات کا مزید ذِکْر کرتے ہوئے کہا: میں جب عُلَمائے کرام والے درجے میں پہنچا تو وہاں موجود عُلَمائے کرام نے میرا خوب اچھے طریقے سے استقبال کیا، پھر اللہ پاک نے ہمیں خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا: اے گروہِ عُلَما...! یہ میری جنّت ہے، یہ میں نے تمہیں عطا کی، یہ میری رِضا ہے، بے شک میں تم سے راضِی ہوا، میں تمہیں عطا فرماؤں گا، جس کی تم خواہش کرو گے اور جس جس کی تم شفاعت کرو گے، میں تمہاری شفاعت قبول فرماؤں گا۔

یاخُدا میری مغفرت فرما	باغِ فردوس مَرْحَمت فرما
تُو گُناہوں کو کر معاف اللہ	میری مقبول معذرت فرما
مصطفٰے کا وسیلہ توبہ پر	تُو عنایت مُدَاوَمَت فرما
موت ایماں پہ دے مدینے میں	اور محمود عاقِبت فرما
سرفراز اور سُرخُرو مولیٰ	مجھ کو تُو روزِ آخرت فرما (1)

علّامہ اِبْنِ بطّال رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ یہ ایمان افروز واقعہ لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ تمام فضائِل اُن کے لئے ہیں جو صرف و صرف اللہ پاک کی رضا کے لئے عِلْمِ دین سیکھیں اور اپنے عِلْم پر عَمَل بھی کریں۔(2)

آیئے! شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہمُ العَالِیَہ کی زبانی بارگاہِ رسالت میں استغاثہ پیش کرتے ہیں:

گو ذلیل و خوار ہوں کر دو کرم	پر سگِ دربار ہوں کر دو کرم

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:75 ملتقطاً۔

2...شرح صحیح بخاری لابن بطال، کتاب العلم، جلد:1، صفحہ:134و135۔

آہ! پلّے کچھ نہیں حُسنِ عَمل | مفلس و نادار ہوں کر دو کرم
جذبۂ حُسنِ عَمل ہے اور نہ عِلم | ناقِص و بیکار ہوں کر دو کرم (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عِلْم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارَبّ!

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! خوش نصیب طالبِ عِلْم کو عِلْمِ دین کے لئے گھر بار چھوڑنے، خوب اِخْلاص اور محنت و لگن کے ساتھ طلبِ عِلْمِ دین میں مَصْرُوف رہنے کی کیسی برکات نصیب ہوئیں، ذرا تَصَوُّر تو کیجئے! یہ نوجوان کیسا خوش بخت تھا، اس نے عِلْمِ دین سیکھنے کی خاطِر اپنا گھر بار چھوڑا، ماں باپ اور عزیز رشتے داروں سے جُدائی اختیار کی، مُلکِ شام سے مدینۂ طَیّبہ حاضِر ہوا، عِلْمِ دین سیکھتے سیکھتے اسے موت آئی تو انعام کیا ملا، وقت کے تمام بڑے بڑے عُلَما اس کے جنازے میں شریک ہوئے، وقت کے ائمہ کرام نے اسے قبر میں اُتارا، کرم بالائے کرم یہ کہ اللہ پاک نے اسے جنّت میں بلند درجات عطا فرمائے، اسے عُلَمائے کرام کے درجے میں مقام عطا فرمایا۔ سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں بھی عِلْمِ دین سیکھنا نصیب فرمائے۔

زِندگی ہو مری پروانے کی صُورت یارَبّ!
عِلْم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارَبّ!

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:256 ملتقطاً۔

عُلَمائے کرام کے درجات بلند کئے جاتے ہیں

پارہ 28، سُوْرَةُ الْمُجَادَلَة، آیت:11 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍؕ	ترجمہ کنزُالایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

صحابیِٔ رسول، سُلطانُ المفسرین، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: عُلَمائے کرام عام مؤمنین سے 700 درجے بلند ہوں گے اور ان کے ہر 2 درجوں کے درمیان 500 سال کی مسافت (یعنی دُوری) ہو گی۔[1]

"عِلْم" دِین کا قُطب ہے

پیارے اسلامی بھائیو! غور تو فرمایئے! عِلْمِ دین کی کیسی بلند شان ہے کہ عُلَما کو روزِ قیامت عام لوگوں سے بہت اُونچے درجات ملیں گے۔ حُجّةُ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عِلْم کامیابی کی بنیاد اور دِین کا قُطب ہے۔

عِلْم زندگی اور جہالت موت ہے

والِدِ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیا و آخرت میں کوئی کمال عِلْمِ دین کے بغیر حاصِل نہیں ہو سکتا اور یہاں تک کہ عِلْمِ دین کے بغیر ایمان بھی ناقِص رہتا ہے۔ اسی لئے عُلَما فرماتے ہیں: اَلْعِلْمُ بَابُ اللّٰهِ الْاَقْرَب عِلْم اللہ پاک کی بارگاہ تک پہنچنے کا سب سے قریب ترین دروازہ ہے وَالْجَهْلُ اَعْظَمُ حِجَابٌ بَیْنَكَ وَ بَیْنَ اللّٰه اور جہالت تمہارے اور اللہ پاک کے درمیان سب سے بڑا حجاب (یعنی پردہ) ہے۔

---

1 ... قوت القلوب، جلد:1، صفحہ:241۔

مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ مزید فرماتے ہیں: عِلْم زِندگی اور جہالت موت ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک ہم سب کو شوقِ عِلْمِ دِین نصیب فرمائے۔ آیئے! عِلْمِ دین کے فضائل پر چند احادیثِ کریمہ سُننے کی سَعَادت حاصِل کرتے ہیں:

(1): ایک زمانہ ایسا آئے گا...!!

حضرت حکیم بن حِزام رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک تم ایسے زمانے میں ہو جس میں علما زیادہ اور خطبا (یعنی من گھڑت قصے کہانیاں سُنانے والے) تھوڑے ہیں، دینے والے زیادہ اور مانگنے والے کم ہیں، اس زمانے میں عَمَل عِلْم سے بہتر ہے۔ عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جب علما کم اور خطبا (یعنی من گھڑت قصّے کہانیاں سنانے والے) زیادہ ہوں گے، دینے والے کم اور مانگنے والے زیادہ ہوں گے، اس زمانے میں عِلْم سیکھنا عمل کرنے سے افضل ہو گا۔[2]

(2): عِلْمِ دِین سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے

صحابیٔ رسول حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ وَاِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ یَسْتَغْفِرُ لَهٗ كُلُّ شَیْءٍ حَتَّى الْحِیْتَانُ فِی الْبَحْرِ عِلْمِ دِین سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور طالبِ عِلْمِ (دِین) کے لئے ہر چیز یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں بھی مغفرت کی دُعا

1...فیضانِ علم و علما، صفحہ:7و8۔

2...معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:306، حدیث:3041۔

کرتی ہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! عِلْمِ دِین سیکھنے کی کیسی عظیم برکات ہیں کہ طالِبِ عِلْمِ دین اپنے کاموں میں مشغول ہوتا ہے، عِلْم سیکھتا ہے، دِینی کتابیں پڑھتا ہے، قرآنی آیات اور احادیث یاد کر رہا ہوتا ہے اور دُنیا کی ہر چیز یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں بھی اس کے لئے مغفرت کی دُعا کر رہی ہوتی ہیں۔ یہ کیسی خوش بختی ہے...!! سُبْحٰنَ الله!

کونسا عِلْم سیکھنا فرض ہے...؟

اے عاشقانِ رسول! ابھی ہم نے جو حدیثِ پاک سُنی، اس میں فرمایا گیا کہ عِلْم حاصِل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس حدیثِ پاک میں کونسا عِلْم مراد ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی مُرَوَّجہ دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضَروری دینی علم مُراد ہے۔ لہٰذا ❁ سب سے پہلے اسلامی عقائد کا سیکھنا فرض ہے ❁ اس کے بعد نَماز کے فرائض و شرائط و مُفسِدات (یعنی نَماز کس طرح دُرُست ہوتی ہے اور کس طرح ٹوٹ جاتی ہے، اس کا سیکھنا) ❁ پھر رَمَضانُ الْمُبارَک کی تشریف آوری ہو تو جس پر روزے فرض ہوں اُس کیلئے روزوں کے ضَروری مسائل ❁ جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضَروری مسائل ❁ اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے ❁ نکاح کرنا چاہے تو نکاح کے ❁ تاجر کو تجارت کے ❁ خریدار کو خریدنے کے ❁ نوکری کرنے والے اور نوکر رکھنے والے کو اِجارے کے ❁ غرض ہر مسلمان عاقِل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے۔

[1] ...جامع صغیر، صفحہ:325، حدیث:5266۔

❁اِسی طرح ہر ایک کیلئے حلال و حرام کے مسائِل بھی سیکھنا فرض ہے ❁مسائلِ قلب (باطِنی مسائل) یعنی باطِنی فرائض مَثَلاً عاجِزی واِخلاص اور توکُّل وغیرہ اوران کو حاصِل کرنے کا طریقہ ❁اسی طرح باطِنی گناہ مَثَلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد، بدگمانی، بُغض وکینہ، وغیرہ اوران کاعلاج سیکھنا بھی ہر مسلمان پر فرض ہے ❁اسی طرح مُہلِکات یعنی ہَلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ وعدہ خِلافی، جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان، بدنِگاہی، دھوکہ، ایذاءِ مسلم وغیرہ وغیرہ تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں کے بارے میں ضَروری اَحکام سیکھنا بھی فرض ہے تاکہ اِن سے بچا جاسکے۔[1]

خدایا ہم اسلامی اَحکام سیکھیں | بچائیں جو دوزخ سے وہ کام سیکھیں

دُنیوی عِلْم سیکھنے کی شرائط

پیارے اسلامی بھائیو! آج کل دُنیوی عُلُوم سیکھنے کا رُجحان بہت بڑھ گیا ہے، بہت سارے مسلمان اپنے دُنیوی مستقبل کو سنوارنے کی خاطر طرح طرح کے دُنیوی عُلُوم سیکھتے اور اس کے لئے بہت محنت و مشقت اُٹھاتے ہیں۔ بے شک دُنیوی عِلْم سیکھنے کے دُنیوی طَور پر فائدے بھی ہیں اور دُنیوی عِلْم سیکھنے کو مطلقاً ناجائِز بھی نہیں کہا جاسکتا، البتہ دُنیوی عِلْم سیکھنے کے لئے کچھ شرائط ہیں، انہیں پُورا کرنا ضروری ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ❁ وہ عُلُوم جن میں کفریات کی تعلیم ہو، ان کا پڑھنا حرام ہے ❁ ہاں! جائِز عُلُوم (جن میں اسلامی عقائد و تعلیمات کے خِلاف باتیں نہ ہوں، وہ عُلُوم) جائِز نوکری کے لئے پڑھنا جائِز ہے ❁ جبکہ ان میں ایسا مشغول نہ ہو

1...نیکی کی دعوت، صفحہ:136۔

کہ دِین کا ضروری عِلْم نہ سیکھ پائے، ورنہ وہ دُنیوی عِلْم جو فرض عِلْمِ دِین سیکھنے سے باز رکھے، حرام ہے ❁ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے دِین واَخْلاق پر اَثَر نہ پڑے ❁ اسلامی عقائد و خیالات پر ثابِت قدم اور مسلمانی وَضْع پر قائِم رہے، یہ سب شرائط پائی جائیں تو جائِز رِزْق حاصِل کرنے کے لئے جائِز دُنیوی عِلْم سیکھنے میں حرج نہیں۔[1]

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: ہر شخص جس حالت میں ہے، اس کے متعلق شرعی اَحْکام سے واقِف ہو، یہ فرضِ عین ہے، جب تک یہ عِلْم حاصِل نہ کرلے جغرافیہ، تاریخ وغیرہ (دُنیوی عُلوم) سیکھنے میں وقت ضائع کرنا جائِز نہیں۔[2]

لہٰذا جو دُنیوی عِلْم سیکھتے ہیں، ان پر لازِم ہے کہ پہلے ضروری دِینی عِلْم سیکھیں، صِرف وہی عُلُوم پڑھیں جو قرآن و حدیث اور اسلامی تعلیمات کے مُخَالِف نہ ہوں، جن عُلُوم میں دِین کے مُخَالِف باتیں ہوں، وہ عُلُوم ہرگز نہ پڑھیں اور اس کے ساتھ ساتھ دُنیوی عِلْم پڑھتے ہوئے بھی اسلامی اَخْلاق اور اسلامی حُلْیَہ (مثلاً داڑھی وغیرہ) برقرار رکھیں۔ ان شرائط کے ساتھ جائِز دُنیوی عِلْم سیکھنا جائِز ہے۔

خدایا ہم اسلامی اَحکام سیکھیں | بچائیں جو دوزخ سے وہ کام سیکھیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:23، صفحہ:708، 709۔

2 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:23، صفحہ:647۔

یُفَقِّهْهُ فِی الدِّیْن اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے دِین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔[1]

(4): عُلَما انبیا کے وارِث ہیں

حضرت کَثِیر بن قَیْس رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں دمشق کی مسجد میں صحابئ رسول حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عنہ کی خِدْمت میں حاضِر تھا، اس وقت آپ کے پاس ایک شخص آیا، اس نے عرض کیا: اے ابو درداء رَضِیَ اللہُ عنہ! مجھے معلوم ہوا کہ آپ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ایک حدیث بیان فرماتے ہیں، میں وہ حدیثِ پاک سیکھنے کے لئے مدینۂ منورہ سے آیا ہوں۔ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: کیا تم تجارت کے لئے نہیں آئے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: تجارت کے عِلاوہ (دمشق میں) تمہیں کوئی اور کام ہو، جس کے لئے تم آئے ہو؟ عرض کیا: نہیں (میں تو صِرْف حدیثِ رسول سیکھنے کے لئے اتنی دور سے حاضِر ہوا ہوں، اس کے عِلاوہ میرا کوئی اور مقصد نہیں ہے)۔ اس پر حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عنہ نے طالِبِ عِلْمِ دین کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں نے اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا: ❁ جو عِلْمِ (دِین) سیکھنے کے لئے کسی رستے پر چلے، اللہ پاک اس کے لئے جنّت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے ❁ بے شک فرشتے طالِبِ عِلْمِ (دِین) سے خوش ہو کر، اس کے لئے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں ❁ بے شک زمین و آسمان کی تمام مخلوق، یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی طالِبِ عِلْمِ (دین) کے لئے دُعائے مغفرت کرتی ہیں ❁ بے شک عالِم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسی ہی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند

1 ... بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ، صفحہ:92، حدیث:71۔

کی فضیلت ستاروں پر ❁ **بے شک عُلَما انبیا کے وارِث ہیں**، بے شک انبیائے کرام علیہم السّلام ورثے میں دِرْہم و دِینار (یعنی مال و دولت) نہیں چھوڑتے، انبیائے کرام علیہم السّلام تو ورثے میں صِرْف عِلْم چھوڑتے ہیں، **پَس جس نے عِلْم (دین) حاصِل کیا، اس نے بڑا حِصَّہ حاصِل کرلیا۔**[1]

عِلْمِ دین سے بڑھ کر کوئی عظمت نہیں

سُبْحٰنَ الله! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمائیے! طالِبِ عِلْمِ دین کی کیسی بلند شان ہے، طالِبِ عِلْمِ دین کے لئے جنّت کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے، طالِبِ عِلْمِ دین کے لئے فرشتے اپنے پَر بچھاتے ہیں، طالِبِ عِلْمِ دین کے لئے زمین و آسمان کی تمام مخلوق، فرشتے، درخت، پتھر، چرند، پرند، یہاں تک کہ مچھلیاں بھی دُعائے مغفرت کرتی ہیں اور اَہَم ترین فضیلت یہ کہ **عُلَمائے دِین انبیائے کرام علیہم السّلام کے وارِث ہیں۔** حُجَّةُ الْاِسْلَام امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح نبوت سے بڑھ کر کوئی مرتبہ نہیں، اسی طرح نبوت کی وراثت (یعنی عِلْمِ دین) سے بڑھ کر کوئی عظمت نہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

(5): عُلَما کی فضیلت ایسی ہے جیسے...!!

تِرمذی شریف میں حدیثِ پاک ہے، حضرت ابواُمامہ باہلی رَضِیَ اللهُ عنہ فرماتے ہیں: سرورِ عالَم، نورِ مجسم صلی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پاک بارگاہ میں ایک عبادت گزار اور ایک عالِم کا

---

1 ...ابن ماجہ، مقدمہ، باب فضل العلم، صفحہ:49، حدیث:223۔

2 ...احیاءُ العلوم مترجم، جلد:1، صفحہ:45۔

ذِکر کیا گیا، اس پر دوجہاں کے تاجدار، مکی مدنی سردار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِی عَلَی اَدْنَاکُم یعنی عالِم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ (یعنی سب سے کم رُتبے والے) پر۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ عُلَمائے کرام کی بے مثال فضیلت ہے، ذرا غور فرمایئے! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی فضیلت کتنی بلند ہے، آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نبیوں کے تاجدار ہیں، امامُ الانبیا ہیں، اللہ پاک کے بعد سب سے بُلند رُتبہ اور مقام جس ہستی کو مِلا وہ مبارک ہستی میرے اور آپ کے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہیں، اتنے بلند رُتبہ رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم فرمارہے ہیں کہ **عالِمِ (دِین) کی فضیلت عبادت گزار پر ایسی ہی ہے جیسی میری فضیلت کم رُتبہ اُمّتی پر ہے۔**

اب ہم نے غور کرنا ہے، سب سے کم رُتبہ اُمّتی کون ہے؟ اور ہمارے آقا و مولیٰ مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی اُس پر فضیلت کتنی ہے؟ اِسے یقینی طور پر تو نہیں کہا جاسکتا، البتہ عُلَمائے کرام نے اس کا ایک اندازہ لگایا ہے، عُلما فرماتے ہیں: ❁ سب سے کم درجہ اُمّتی وہ ہے، جس کے دِل میں ایمان کا نُور تو موجود ہے مگر اس کی زِندگی گُناہوں میں گزر رہی ہے، یہ سب سے کم درجہ ہے ❁ پھر اس کے اُوپر مؤمنِ صالِح یعنی نیک مسلمان کا درجہ ہے ❁ پھر اس کے اُوپر شہید کا درجہ ہے ❁ پھر اس کے اُوپر متقی پرہیز گار کا درجہ ہے ❁ متقی پرہیز گار سے اُوپر ولی کا درجہ ہے ❁ عام اولیا سے اُوپر اَوتاد ہیں ❁ اَوتاد سے اوپر اَبدَال ❁ ابدال سے اُوپر قُطْبُ ❁ قُطْبُ سے اُوپر قُطْبُ الْاَقْطاب ❁ قُطْبُ الْاَقْطاب سے اُوپر

[1] ...ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ، صفحہ:632، حدیث:2685۔

غوث ❁ غوث سے اُوپر غوثِ اعظم ❁ پھر اسی طرح وِلایت کے درجات ہیں ❁ ان تمام درجاتِ وِلایت میں اونچا درجہ صحابی کا ہے ❁ صحابہ کرام علیہمُ الرِّضْوَان میں اُونچا درجہ انصاری صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کا ہے ❁ انصار سے اُوپر مہاجرین کا درجہ ❁ مہاجرین میں سب سے اونچا درجہ صِدِّیق کا ❁ صدیق سے اُوپر نبی ❁ نبی سے اُوپر رسول ❁ رسول سے اُوپر انبیائے اُولُو العَزم ❁ انبیائے اُولُو العزم میں اُوپر حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیہِ السَّلام کا درجہ ❁ اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیہِ السَّلام سے اُوپر خاتَمُ النَّبِیین، رَحمَۃٌ لِّلعٰالَمِین، حبیبِ رَبُّ الْعَالَمِیْن کا درجہ ہے۔(1)

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** غور فرمائیے! یہ صِرف ایک اجمالی بیان ہے، حقیقت میں اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا کیا مقام و مرتبہ ہے، یہ تو کوئی پہچان ہی نہیں سکتا، صِرف اجمالی طَور پر ان درجات ہی کو دیکھ لیا جائے تو ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک ادنیٰ اُمّتی پر کتنے درجے فضیلت رکھتے ہیں، اب حدیثِ پاک سنیئے! ارشاد فرمایا: **ایک عالِمِ دِین عبادت گزار مسلمان پر ایسی ہی فضیلت رکھتا ہے، جیسی میری فضیلت ایک ادنیٰ اُمّتی پر ہے۔**

یہ ہے عُلَمائے کرام کی شان....!! اللہ پاک ہم سب کو با عَمَل عالِمِ دین بننے کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...شانِ حبیب الرحمٰن، صفحہ:125 ملتقطاً۔

(6):72 صِدِّیقوں کا ثواب

حضرت اُمامہ باہلی رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو عِلْمِ (دِین) سیکھتے اور عِبَادت کرتے ہوئے پروان چڑھا اور بڑا ہو کر بھی اسی حالت میں رہا، تو اللہ پاک قیامت والے دن اُس کو 72 صدیقوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔[1]

(7):عِلْمِ دین سیکھنا کیوں ضروری ہے؟

حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عِلْم حاصِل کرو! کیونکہ ❁ اللہ پاک کی رضا کے لئے عِلْم سیکھنا خوفِ خُدا ہے ❁ عِلْم کی تلاش عبادت ہے ❁ عِلْم کی تکرار کرنا (یعنی سبق یاد کرنے کے لئے بار بار پڑھنا) تسبیح ہے ❁ بے عِلْم کو عِلْم سکھانا صدقہ ہے ❁ عِلْم کو اس کے اَہْل پر خرچ کرنا نیکی ہے ❁ عِلْم حلال و حرام کی پہچان کا ذریعہ ہے ❁ عِلْم اَہْلِ جنّت کے راستے کا نشان ہے ❁ عِلْم باعِثِ راحت ہے ❁ عِلْم رفیقِ سفر ہے ❁ عِلْم تنہائی کا ساتھی ہے ❁ عِلْم تنگدستی و خوشحالی میں رہنما ہے ❁ عِلْم دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے ❁ عِلْم دوستوں کے نزدیک زینت ہے ❁ اللہ پاک عِلْم کے ذریعے قوموں کو بلندی عطا فرماتا ہے ❁ اللہ پاک عِلْم کے ذریعے سے قوموں کو امام بنا دیتا ہے، پھر ان کی پیروی کی جاتی ہے ❁ عُلَما کی رائے کو حرفِ آخر سمجھا جاتا ہے ❁ فرشتے عُلَما کی دوستی میں رغبت کرتے ہیں ❁ عُلَما کے لئے ہر خشک و تر، یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور خشکی کے جانور، سب دُعائے مغفرت کرتے ہیں ❁ عِلْم دِل کی زِندگی ہے ❁ عِلْم

1 ...جامع صغیر، صفحہ:180، حدیث:3004۔

اندھیرے میں آنکھوں کا نور ہے ❁عِلْم کے ذریعے بندہ اولیائے کرام کی منازِل کو پالیتا ہے ❁عِلْم عَمَل کا امام ہے ❁عَمَل عِلْم کے تابع ہے ❁خوش نصیبوں کے دِل میں عِلْم ڈال دیا جاتا ہے ❁جبکہ بد بختوں کو عِلْم سے محروم کر دیا جاتا ہے۔[1]

(8): علما کے لئے رزق کا غیبی انتظام

ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ دِین کی سمجھ بوجھ حاصِل کرتا ہے، اللہ پاک اس کے غموں اور پریشانیوں کو کافِی ہو جاتا ہے اور اسے **ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے، جہاں سے اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔**[2]

سُبۡحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! ہمیں چاہئے کہ ہمت کریں، نفس سستی دِلاتا ہے، شیطان وسوسے ڈالتا ہے، یہ دونوں ہمارے دُشمن ہیں، ان کی ایک نہ سُنیں، اپنے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ، دوجہاں کے داتا صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک فرمان پر دھیان لگائیں، عِلْمِ دین سیکھنے میں مَصْرُوف ہو جائیں، پریشانیاں آئیں گی، مشکلات آئیں گی، قربانیاں بھی دینی پڑ سکتی ہیں مگر کوئی بات نہیں، اِنۡ شَآءَ اللہُ الۡکَرِیۡم! اللہ پاک ان غموں اور پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے گا اور رِزْق کا بھی ایسی جگہ سے انتظام فرما دے گا، جہاں سے ہمارا وَہم و گمان بھی نہیں ہوگا۔

حاکِمِ وقت نے طلبائے عِلْمِ دین سے معذرت کی

حضرت ابو الحسن فقیہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: ہم مشہور مُحَدِّث حضرت حسن بن

1 ...الترغیب والترہیب، کتاب العلم، صفحہ:42و43، حدیث:8 ملتقطاً۔

2 ...جامع بیان العلم وفضلہ، جلد:1، صفحہ:199، حدیث:216۔

سفیان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں رہا کرتے تھے، ایک بار آپ نے فرمایا: جب مجھے عِلْمِ دین سیکھنے کا شوق ہوا، اس وقت میں نوجوان تھا، ہم چند دوست مِل کر عِلْمِ دین حاصِل کرنے کے لئے مِصْر کی طرف روانہ ہو گئے، اب ہم نے استاد تلاش کرنا تھا، بڑی تلاش کے بعد ہم اس زمانے کے بہت بڑے مُحَدِّث صاحب کے پاس پہنچے، وہ ہمیں روزانہ اَحادِیث لکھوایا کرتے۔

ہم سب دوست ایک مسجد میں رہتے تھے، پردیس تھا، غربت تھی، تنگدستی تھی، کوئی ہماری مشقتوں اور تکلیفوں سے واقِف نہیں تھا، ہم نے بھی کبھی کسی کے سامنے اپنی مشقت کا رونا نہیں رویا تھا۔ ایک بار یوں ہوا کہ ہمارے پاس جتنے پیسے تھے، سب ختم ہو گئے، فاقہ کشی شروع ہوئی، یہاں تک کہ ہم نے 3 دِن اور 3 راتیں بھوکے رہ کر گزار دیں، بھوک کی وجہ سے کمزوری بڑھ گئی، چلنا پھرنا بھی دشوار ہو گیا۔

حضرت حَسَن بن سفیان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسی بھوک کی حالت میں چوتھا دِن بھی آگیا، اب تو کمزوری کی انتہا ہی ہو چکی تھی، چنانچہ میں مسجد کے ایک کونے میں گیا اور نماز پڑھنا شروع کر دی، نماز کے بعد میں دُعا مانگی، ابھی میں دُعا سے فارِغ بھی نہیں ہوا تھا کہ مسجد میں ایک نوجوان داخِل ہوا، اس نے پوچھا: حَسَن بن سفیان کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ نوجوان بولا: ہمارے شہر کے حاکم طولُون نے آپ کے لئے کھانا بھجوایا ہے۔

میں نے حیرانی سے پوچھا: حاکم کو ہمارے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟ وہ نوجوان بولا: میں خادِم ہوں، آج صبح مجھے ہمارے حاکم نے بُلایا اور کہا: فُلاں محلے کی فُلاں مسجد میں جاؤ، وہاں دِین کے طالِبِ عِلْم ہیں، وہ 3 دِن اور 3 راتوں سے بھوکے ہیں، انہیں کھانا بھی پہنچاؤ اور کچھ رقم بھی دے آؤ! اور ہاں! میری طرف سے معذرت بھی کرنا کہ مجھے ان کی حالت

کا عِلْم نہ ہو سکا، کل میں خود ان کی بار گاہ میں حاضِر ہو کر معافی مانگوں گا۔

وہ نوجوان کہتا ہے: حاکِمِ شہر کی یہ باتیں سُن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی، میں نے پوچھا: عالی جناب! آخر اس عنایت کا سبب کیا ہے؟ حاکِم بولا: رات میں بستر پر لیٹا، ابھی آنکھیں بند ہی ہوئی تھیں کہ میں نے خواب میں دیکھا: ایک گھوڑے سوار ہے، اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ ہے، اس نے نیزے کی نوک میرے پہلو میں رکھ دی اور کہا: فوراً اُٹھو اور حسن بن سفیان اور ان کے ساتھیوں کی مدد کرو! وہ راہِ عِلْمِ دین کے مُسَافِر ہیں، 3 دِن اور 3 راتوں سے بھوکے ہیں، تیرے شہر کی فُلاں مسجد میں قیام فرما ہیں۔ حاکِم کہتا ہے: میں نے اس گھوڑے سوار سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ بولا: میں اللہ پاک کا ایک فرشتہ ہوں اور تمہیں طلبائے عِلْمِ دِین کی اس حالت سے خبر دار کرنے آیا ہوں، اب دیر نہ کرو! فوراً اُن کی خِدْمت کا انتظام کرو! اتنا کہنے کے بعد وہ گھوڑے سوار میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! عِلْمِ دین کے طلبا کے لئے غیب سے کیسے انتظامات ہوتے ہیں۔ لہٰذا غربت و افلاس اور مال و دولت کی کمی سے مت گھبرائیے! ہمّت باندھئے اور عِلْمِ دین سیکھنے میں مَصْرُوف ہو جائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک مدد فرمائے گا۔

(9): پانچویں مت ہونا

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بَکْرَہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عالِم بنو یا طالِبِ عِلْم، عِلْمِ دین سننے والے بنو یا عِلْمِ دِین

1 ... عُیُونُ الحکایات، حصہ اول، صفحہ: 181 تا 184 خلاصۃً۔

سے محبّت کرنے والے بنو، پانچویں مت بننا، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔[1]

(10): موزوں پر مسح کا مسئلہ پوچھنے کے لئے سَفَر

حضرت اِبْنِ حُبَیش رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: قبیلہ مُراد کے ایک صحابی حضرت صَفْوان بن عَسّال رَضِیَ اللہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کی بارگاہ میں عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے حاضِر ہوا ہوں۔ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مرحبا! طالبِ عِلْمِ دین کو خوش آمدید...! فرشتے طالبِ عِلْمِ دین سے خوش ہو کر اسے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں، ایک فرشتہ اس پر اپنے پروں سے سایہ کرتا ہے، دوسرا فرشتہ پہلے فرشتے کے پروں کے اُوپر اپنے پروں سے سایہ کرتا ہے، یوں کرتے کرتے آسمان تک فرشتے ایک دوسرے کے پروں پر اپنے پَر پھیلا دیتے ہیں۔

طالبِ عِلْمِ دین کی یہ فضیلت بیان کرنے کے بعد سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا سیکھنے آئے ہو؟ حضرت صَفْوان رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں مکہ مکرمہ سے مسلسل سفر کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں موزوں پر مسح کے متعلق مسئلہ پوچھنے حاضِر ہوا ہوں۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! دیکھئے! عِلْمِ دین سے کیسی محبت ہے! حضرت صَفْوان رَضِیَ اللہُ عنہ صِرْف ایک مسئلہ پوچھنے کے لئے اتنی دُور سے سَفر کرکے حاضِر ہوئے۔ اور ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خوشی کا انداز بھی دیکھئے! آپ

---

1 ...جامع بیان العلم وفضلہ، جلد:1، صفحہ:158، حدیث:151۔

2 ...جامع بیان العلم وفضلہ، جلد:1، صفحہ:164، حدیث:162۔

صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کس پیارے انداز میں طالبِ عِلْمِ دین کا استقبال فرمایا اور انہیں طلبِ عِلْمِ دین کے فضائل سنائے۔

(11): عِلْمِ دین کی برکت سے قبر روشن ہوتی ہے

حضرت کعبُ الاَحْبار رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے اپنے نبی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی طرف وحی فرمائی: (اے موسیٰ!) بھلائی کی باتیں سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ! بے شک میں عِلْم (دین) سکھانے والوں اور سیکھنے والوں کی قبریں روشن فرماؤں گا، انہیں قبر میں بالکل وحشت نہیں ہو گی۔[1]

راہِ عِلْمِ دین کی رکاوٹیں

اے عاشقانِ رسول! غور فرمائیے! عِلْمِ دین کے کیسے کیسے فضائل ہیں مگر افسوس! ہماری غفلت...! نفس سستی دِلاتا ہے، محنت و مشقت سے دُور بھاگتا ہے، شیطان وسوسے ڈالتا ہے، کبھی عزّت و شہرت کی طلب میں لگاتا ہے، کبھی مال و دولت کی حرص میں مبتلا کرتا ہے، دِل میں وسوسے آتے ہیں کہ اگر عِلْمِ دین سیکھنے میں لگ گیا تو کماؤں گا کیسے، کھاؤں گا کہاں سے؟ اتنا بڑا بزنس ہے، وقت کہاں سے نکالوں گا، دُکان نہیں چھوڑ سکتا، نوکری سے وقت نہیں ملتا، اس کے عِلاوہ اور طرح طرح کے وسوسے دِلا کر شیطان خبیث ہمیں عِلْمِ دین کی دولت سے محروم کر دیتا ہے۔

شیطان طالِبِ عِلْمِ دین کا سب سے بڑا دُشمن

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت** میں ہے: بعدِ نمازِ عصر شیاطین سمندر پر

1 ...جامع بیان العلم وفضلہ، جلد:1، صفحہ:240، حدیث:324۔

جَمع ہوتے ہیں، اِبلیس کا تَخت لگتا ہے، شیاطین کی کار گُزاری پیش ہوتی ہے، کوئی کہتا ہے: اس نے اتنی شرابیں پلائیں، کوئی کہتا ہے، اِس نے اِتنی بدکاریاں کروائیں (شیطان نے) سب کی سُنیں۔ کسی نے کہا: میں نے آج فُلاں طالِبِ علم (دین) کو پڑھنے سے باز رکھا۔ (شیطان یہ) سنتے ہی تَخت پر سے اُچھل پڑا اور اس کو گلے سے لگا لیا اور کہا: اَنْتَ اَنْتَ (یعنی) تُو نے (زبردست) کام کیا۔ باقی شیاطین یہ کیفیت دیکھ کر جل گئے کہ اُنہوں نے اِتنے بڑے بڑے کام کئے، ان کو کچھ نہ کہا اور اس (شیطان کے چیلے) کو (طالبِ علم دین کو صِرف ایک چھٹی کروا دینے پر) اتنی شاباش دی! اِبلیس بولا: تمہیں نہیں معلوم جو کچھ تم نے کیا، سب اِسی (علمِ دین پڑھنے سے روکنے والے) کا صدقہ ہے۔ اگر (دِینی) عِلْم ہوتا تو وہ (لوگ) گُناہ نہ کرتے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا شیطان کا سب سے بڑا ہدف مسلمانوں کو عِلْمِ دین سے روکنا ہے کہ اگر مسلمان عِلْمِ دِین سیکھنے سے رُک جائے تو اس کا گُناہوں سے باز رہنا بہت دُشوار ہے، اس لئے ہمیں چاہیئے کہ عِلْمِ دین حاصِل کریں، اس میں کسی قسم کی سستی نہ کریں۔ اللہ پاک ہم سب کو عِلْمِ دِین سے محبت و اُلفت نصیب فرمائے۔

دعوتِ اسلامی اور فروغِ عِلْمِ دین

الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی عِلْمِ دین کا نُور دُنیا بھر میں پھیلانے میں مَصْرُوفِ عَمَل ہے۔

دعوتِ اسلامی کے تحت ملک وبیرونِ مُلک میں ہزاروں جامعاتُ المدینہ چل رہے ہیں، جہاں اسلامی بھائیوں و اسلامی بہنوں کو الگ الگ جامعۃ المدینہ میں درسِ نظامی (یعنی

1 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 356۔

عالِم و عالِمہ کورس) کروایا جاتا ہے۔ الحمد للہ! جامعۃ المدینہ میں عِلْمِ تفسیر و اُصُولِ تفسیر، عِلْمِ حدیث و اُصُولِ حدیث، عِلْمِ فقہ و اُصُولِ فقہ، عِلْمِ کلام، مختلف عُلُومِ لغت مثلاً عِلْمِ نحو، عِلْمِ صرف، عِلْمِ بیان، عِلْمِ بدیع، عِلْمِ معانی وغیرہ تقریباً 15 عُلُوم و فُنُون سکھائے جاتے ہیں، اب تو اللہ پاک کے فضل اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت سے دعوتِ اسلامی کا اپنا تعلیمی بورڈ **کنز المدارس** بھی بَن چکا ہے، جامعۃ المدینہ میں امتحانات کنز المدارس بورڈ کے تحت ہی دلوائے جاتے ہیں اور **M.A** اسلامیات کی ڈگری بھی دی جاتی ہے۔

جامعۃُ المدینہ میں داخلے جاری ہیں، جامعۃ المدینہ میں داخلہ لیجئے! اپنے بچوں کو، بچیوں کو داخِل کروایئے! اپنے عزیز رشتے داروں اور دوست احباب کا ذِہن بنایئے، انہیں بھی جامعۃ المدینہ میں داخِل کروایئے! الحمد للہ! جامعۃ المدینہ کے تحت پاکستان کے کچھ شہروں میں نائٹ جامعۃ المدینہ بھی چل رہے ہیں۔ جس میں جاب ہولڈرز، یونیورسٹی و کالجز کے سٹوڈنٹس اور کاروباری مصروفیات رکھنے والوں کے لئے درس نظامی اور 2 سالہ کورس کی رات کی کلاسز ہوتی ہیں آپ بھی درس نظامی یا 2 سالہ کورس میں داخلہ لے لیجئے اور عِلْمِ دین سیکھئے اور دین کی خِدْمت میں مَصْرُوف ہو جایئے! اللہ پاک ہم سب کو عالِمِ باعَمَل بن کر دوسروں کو بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار مدنی مذاکرہ

اے عاشقانِ رسول! عِلْمِ دِین سیکھنے کا ایک آسان ترین ذریعہ **مدنی مذاکرہ** بھی ہے۔ الحمد للہ! شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے کو رات عشا کی نماز کے بعد مدنی چینل پر براہِ راست (*Live*) **مدنی مذاکرہ** فرماتے یعنی دُنیا بھر سے عاشقانِ رسول کے پوچھے گئے سوالوں کے عِلْم

وحکمت سے بھرپور جوابات ارشاد فرماتے ہیں۔

ہفتہ وار مدنی مذاکرہ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام بھی ہے۔ دُنیا اور آخرت کی بہتریاں پانے، اولیائے کرام کا فیضان حاصِل کرنے، دِل میں عشقِ رسول بڑھانے، عِلْمِ دِین کے نُور سے آراستہ ہونے اور نیک نمازی بننے کے لئے **مدنی مذاکرے** میں شرکت کیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے! آیئے! ترغیب کے لئے **مدنی مذاکرے** کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

بچے بھی نمازی بن گئے

تحصیل تلہ گنگ (ضلع چکوال، صوبہ پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے: پہلے میں معاشرے کا بہت بگڑا ہوا انسان تھا۔ سگریٹ، چرس، شراب جو ملتا اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیتا، ایک بار مجھ پر کرم ہوا اور میں نے رمضان المبارک کے روزے رکھنا شروع کر دیئے، روزانہ رات کو مدنی چینل پر **مدنی مذاکرہ** دیکھنا بھی نصیب ہو گیا، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حکمت بھری باتوں نے میرے دل پر ایسا اثر کیا کہ زندگی میں انقلاب برپا ہو گیا، الحمدللہ! میں نے گناہوں سے سچی توبہ کر لی اور چہرے کو داڑھی شریف سے سجا لیا، پانچوں نمازیں مسجد میں باجماعت ادا کرنے لگا، مجھے نمازیں پڑھتا دیکھ کر میرے 12 سالہ بیٹے اور 10 سالہ بیٹی نے بھی نمازیں پڑھنا شروع کر دیں۔ بیٹا تو باجماعت نماز کی ادائیگی کے لئے میرے ساتھ مسجد جاتا ہے۔[1]

مدنی مذاکرہ ہے شریعت کا خزینہ | اخلاق کا تہذیب کا طریقت کا خزینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... فیضان مدنی مذاکرہ، صفحہ:72۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ** جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

قبرستان کی حاضری کی سنّتیں اور آداب

2 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔[2] **(2):** جو اپنے والدین دونوں یا ایک کی قَبْر کی ہر جمعہ کے دن زیارت کرے گا، اُس کی مغفرت ہو جائے گی اور نیکوکار لکھا جائے گا۔[3]

اے عاشقانِ رسول! ❀ قبورِ مسلمین (یعنی مسلمانوں کی قبروں) کی زیارت سنت اور مزاراتِ اولیاءِ کرام و شہدائے عظام کی حاضری سعادت بَر سعادت اور انہیں ایصالِ ثواب مندوب (یعنی پسندیدہ) و ثواب ہے ❀ مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فضول باتوں میں مشغول نہ ہوں ❀ قَبْر کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیّت ہو تو کفر ہے ❀ قبرستان میں اُس عام راستے سے جائیں، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلیں۔ **فتاوٰی شامی** میں

1 ...مشکوٰۃ، کتابُ: الْاِیمان، بابُ: الْاِعْتِصَام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔
2 ...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی زیارۃ القبور، صفحہ:252، حدیث:1571۔
3 ...شُعَبُ الایمان، جلد:6، صفحہ:201، حدیث:7901۔

ہے: (قبرستان میں قبریں مٹا کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے ❀ بلکہ نئے راستے کا صرف گمان (یعنی شک) ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے ❀ کئی مزاراتِ اولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مِسمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر و اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، جہاں ایسی صورت حال ہو وہاں دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے ❀ قَبْر کے اوپر اگر بتی نہ جلائی جائے اس میں سوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بد فالی ہے، ہاں اگر (حاضرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا محبوب (یعنی پسندیدہ) ہے قبروں کی زیارت کے لیے یہ 4 دن بہتر ہیں: پیر، جمعرات، جمعہ، ہفتہ۔ جمعہ کے دن بعد نمازِ صبح زیارتِ قبور افضل ہے۔[1]

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خریدیئے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو | ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1] 550 سنتیں اور آداب، صفحہ:87 تا 90 ملتقطاً۔

شانِ امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... بے کس کی مدد و دستگیری

✿... حضرت امیرِ حمزہ سے محبت کا حکم

✿... امیرِ حمزہ کے 12 اعلیٰ اوصاف

✿... شہیدوں کے فضائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: ایک دن نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دولت خانے (یعنی گھر مبارک) سے باہَر تشریف لائے اور ایک باغ کی طرف رُخ فرمایا، حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عنہ نے دیکھا تو پیچھے پیچھے ہو لئے، آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم باغ میں داخِل ہوئے، قبلے کی طرف منہ کیا اور سَر سجدے میں رکھ دیا، حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عنہ دُور کھڑے دیکھتے رہے، فرماتے ہیں: بے کسوں کے مددگار، سرکارِ عالی وقار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بہت لمبا سجدہ کیا، یہاں تک کہ مجھے خوف ہونے لگا کہ کہیں حالتِ سجدہ ہی میں اللہ پاک نے رُوحِ مُبَارَک قبض نہ فرمالی ہو، یہ خیال آتے ہی میں آگے بڑھا، میرے قدموں کی آواز سُن کر آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سَرِ مُبَارَک اُٹھایا، پوچھا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: حُضُور! عَبْدُ الرَّحْمٰن۔ فرمایا: کیا کام ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا، مجھے خوف ہوا کہ کہیں اللہ پاک نے سجدے ہی میں رُوحِ مُبَارَک قبض نہ فرمالی ہو۔

عاشقِ زار کی محبت بھری بات سُن کر اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مُحَمَّد عربی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے طویل سجدے کی حکمت بیان کی، فرمایا: میرے پاس جبریلِ امین عَلَیْہِ

السَّلَام حاضِر ہوئے اور بتایا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک فرماتا ہے: اے محبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جو آپ پر درود پڑھے گا، میں اس پر رحمتیں نازِل فرماؤں گا، جو آپ پر سلام بھیجے گا، میں اس پر سلامتی اُتاروں گا۔ اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے میں نے اتنا لمبا سجدہ کیا۔[1]

اللہُ اَکْبَر! اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! ❁ دُرود کس نے پڑھنا ہے؟ اُمَّتی نے ❁ رحمت کسی پر اُترے گی؟ اُمَّتی پر ❁ سلام کس نے بھیجنا ہے؟ اُمَّتی نے ❁ اللہ کریم کی سلامتی کس پر اُترے گی؟ اُمَّتی پر ❁ اور سجدۂ شکر کون ادا کر رہا ہے؟ اُمَّت کا غم کھانے والے، شفاعت فرمانے والے، اُمَّت کو بخشوانے والے، جَنَّت میں پہنچانے والے آقا صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم...!

سُبْحٰنَ اللہ! اندازہ کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی اُمَّت سے کتنا پیار ہے۔ اللہ! اللہ! اُمَّت گُناہ کرے، آقا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم راتیں رَو، رَو کر گُزاریں، اُمَّت کو نعمت ملے، آقا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم شکر کے سجدے کریں۔ اَعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت
ہے ترکِ ادب! ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو[2]

وضاحت: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو اپنے غلاموں سے اتنی مَحبّت ہے، یہ ادب نہیں ہے ورنہ ہم کہیں کہ آپ اپنے غلاموں پر فِدا ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مسندِ اَحمد، جلد:1، صفحہ:191، حدیث:1664۔
2 ...ذوقِ نعت، ص211۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے:اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❁رِضائے اِلٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁عِلْمِ دین سیکھوں گا ❁پورا بیان سُنوں گا ❁ادب سے بیٹھوں گا ❁نصیحت حاصِل کروں گا ❁اَحْمَدِ مجتبیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بے کس کی مدد و دستگیری

عظیم عاشِقِ رسول حضرت علّامہ یوسُف بن اسماعیل نبہانی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ سخت قحط سالی ہوئی، اسی قحط سالی میں حج کے اَیّام بھی آئے۔(الحمد للہ! قحط سالی کے باوُجُود عاشقانِ رسول حج کے لئے پہنچے)، حضرت شیخ احمد بن محمد دِمْیاطی مصری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بھی مِصْر سے دو اُونٹ خریدے اور اپنی والدہ محترمہ کو ساتھ لے کر حج کے لئے مکہ مکرمہ حاضِر ہوئے، حج کی ادائیگی سے فارِغ ہو کر سرکارِ اعظم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پاک بارگاہ میں سلام عرض کرنے کے لئے مدینۂ منورہ حاضِری ہوئی، یہاں آکر ان کے اُونٹ مَر گئے، ان کا خرچ بھی ختم ہو چکا تھا، لہٰذا بہت پریشانی ہوئی کہ اُونٹ مَر گئے ہیں، واپسی کا کرایہ بھی نہیں ہے، اب گھر واپسی کیسے ہو گی؟ اسی پریشانی کے عالَم میں شیخ احمد دِمْیاطی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ شیخ صفیُ الدّین رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوئے اور تمام صورت

1 ...بخاری، کِتاب:بدءُالوَحی، صفحہ:65، حدیث:1۔

حال عرض کی، شیخ صفیُّ الدِّین رَحمۃُ اللہ عَلَیہِ نے فرمایا: آپ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے چچا جان حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دیجئے، وہاں قرآنِ کریم کی تلاوت کیجئے اور اپنی پریشانی عرض کر دیجئے!

شیخ احمد دِمْیَاطی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ نے اس نصیحت پر عمل کیا اور حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضِر ہو گئے، وہاں قرآنِ مجید کی تلاوت کی، پھر حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی خدمت میں اپنی پریشانی عرض کر دی۔ یہاں سے حاضِر ہو کر جب آپ واپس اپنی رہائش پر پہنچے تو والدہ محترمہ نے کہا: بیٹا! ایک شخص تمہارا پوچھ رہا تھا۔

یہ سُن کر شیخ احمد دِمْیَاطی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ مسجدِ نبوی شریف میں حاضِر ہوئے، دیکھا: ایک با رُعب اور سفید داڑھی والی شخصیت ہیں، انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا: شیخ احمد! مرحبا...!! شیخ احمد رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ فرماتے ہیں: میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ چومے۔ انہوں نے فرمایا: احمد! آپ مِصْر چلے جائیے! عرض کیا: عالی جاہ! کیسے جاؤں؟ میرے پاس تو کرایہ بھی نہیں ہے اور اُونٹ بھی مَر گئے ہیں۔ وہ بزرگ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ شیخ احمد رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ کو ساتھ لے کر مِصْری حاجیوں کے ایک خیمے میں گئے اور ایک شخص کو اُونٹوں کا کرایہ دے کر فرمایا: آپ شیخ احمد اور ان کی والدہ کو مِصْر پہنچا دیں۔ اس مِصْری حاجی نے بھی اُن بزرگ کی بہت عزّت کی، اب شیخ احمد رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ نے جلدی سے اپنا سامان تیار کیا، والدہ محترمہ کو ساتھ لیا اور مِصْری حاجیوں کے خیمے میں پہنچ گئے، اس وقت تک وہ نیک بزرگ وہیں تشریف فرما تھے، اب نماز کا وقت تھا، شیخ احمد رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ اُن بزرگ کے ساتھ مسجدِ نبوی شریف میں حاضِر ہوئے، بزرگ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ نے فرمایا: احمد! آپ چل کر نماز ادا کیجئے! شیخ

احمد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مسجد میں پہنچے، نماز ادا کی، منتظر تھے کہ نیک بزرگ بھی آتے ہی ہوں گے مگر وہ تشریف نہ لائے، شیخ احمد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے انہیں بہت تلاش کیا مگر کہیں نہ ملے، آخر میں شیخ صفی الدّین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا۔ شیخ صفی الدّین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُن بزرگ کا حلیہ شریف کے بارے میں سُن کر فرمایا: وہ نیک بزرگ کوئی اور نہیں بلکہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہ عنہ ہی تھے جو آپ کی پریشانی دُور کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔[1]

سرکار کے ہیں دِلبر آقا امیرِ حمزہ!
ہیں مُحِبّ حَبیبِ داوَر آقا امیرِ حمزہ!
بھرتے ہیں سب کا دامن اللہ کی عطا سے
آجائے جو بھی در پر آقا امیرِ حمزہ!
بھر دیجئے مری جھولی، صدقے میں مصطفےٰ کے
آیا ہوں تیرے در پر آقا امیرِ حمزہ!
طیبہ میں مَیں بھی آؤں، اب دیجئے اجازت
اے میرے غریب پرور آقا امیرِ حمزہ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...جامع کرامات اولیا، جلد:1، صفحہ:108 خلاصۃً۔

شُہَداءزِندہ ہوتے ہیں

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہ عنہ نے اپنے وِصالِ ظاہِری کے صدیوں بعد ایک پریشان حال کی کیسے مدد فرمائی...! **سُبْحٰنَ اللہ!**

ہوسکتا ہے شیطان دِل میں وسوسہ ڈالے کہ کوئی شخص دُنیا سے رُخصت ہو جانے کے بعد دُنیاوالوں کی مدد کرنے کیسے آسکتا ہے؟ اس سلسلے میں عرض ہے کہ قرآن کریم کی کئی آیات اور بہت ساری احادیث کی روشنی میں یہ بات ثابت ہے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے عظام رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اللہ پاک کی عطا سے اپنے اپنے مزار میں زِندہ ہوتے ہیں، اپنے غلاموں کی فریاد سُنتے بھی ہیں اور ان کی مدد بھی فرماتے ہیں۔ اور حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے زِندہ ہونے کا تو بطورِ خاص قرآنِ کریم میں بیان ہے۔

جی ہاں! حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ غزوۂ اُحُد میں شہید ہوئے اور غزوۂ اُحد میں شہید ہونے والوں کے متعلق اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًاؕ-بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَۙ(۱۶۹) (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:169)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہر گز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔

سرداری تمہیں حاصل ہے سارے شہیدوں کی
یوں حق کی حفاظت میں کی جان فِدا حمزہ
خُورشیدِ نبوت سے آئی ہے چمک تجھ میں
مدھم نہ کبھی ہو گا اب تیرا دِیا حمزہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا مختصر تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے چچا جان ہیں، آپ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت سے 2 سال پہلے دُنیا میں تشریف لائے۔ آپ کے 4 مشہور القاب ہیں: (1): **اَسَدُ اللّٰہ** (اللہ کا شیر) (2): **اَسَدُ الرَّسُوْل** (رسولِ پاک صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا شیر) (3): **فَاعِلُ الْخَیْرَات** (بہت بھلائی کے کام کرنے والا) اور (4): **سَیِّدُ الشُّھَدَاء**۔[1]

حضرت امیر حمزہ سے محبّت کا حکم

اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ (پارہ:25، سورۂ شوریٰ:23)	ترجَمۂ کنزُ العرفان: تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر قرابت کی محبت۔

اس آیتِ کریمہ میں رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قرابت داروں سے محبت کا حکم دیا گیا، حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بھی سرورِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قرابت دار ہیں بلکہ حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ تو کئی جہتوں سے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قرابت دار ہیں: (1): آپ رسولِ کریم، رءوف ورحیم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان ہیں (2): حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی والدہ اُمِّ مصطفٰے سیدہ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کی چچازاد بہن ہیں، یوں حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے خالہ زاد بھائی ہوئے (3): حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سرورِ عالَم، نورِ

1 ...شرح زرقانی مواہب الدنیہ، جلد:4، صفحہ:470، اُسد الغابۃ، جلد:2، صفحہ:67۔

مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے رضاعی بھائی بھی ہیں کہ حضرت ثُوَیبہ اور حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ عنہما جو رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رضاعی مائیں ہیں، حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے بھی ان دونوں سے دودھ نوش فرمایا ہے۔[1]

یُوں حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے 3 جہتوں سے رشتہ دار ہیں، لہٰذا آپ سے محبت کرنا بھی ہر مسلمان پر لازِم وضروری ہے۔

کیا پوچھتے ہو کیا ہیں حضرت امیرِ حمزہ | حیرت کی انتہا ہیں حضرت امیرِ حمزہ
اللہ رے یہ نسبت، اللہ رے یہ عظمت | سرکار کے چچا ہیں حضرت امیرِ حمزہ

قبولِ اسلام کا واقعہ

حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کو شِکار کرنے کا شوق تھا، ایک مرتبہ آپ شکار کے لئے جنگل گئے ہوئے تھے، اس روز ابو جہل نے رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سخت گستاخی کی اور آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ بہت نازیبا سلوک کیا، حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ شکار سے واپس آئے تو آپ کو اس بات کی خبر دی گئی، آپ رَضِیَ اللہُ عنہ یہ سُنتے ہی طیش میں آگئے، اسی حالت میں ابو جہل کے پاس پہنچے اور اس کی پٹائی شروع کر دی، ابو جہل نے اپنی صفائی دیتے ہوئے کہا: اے حمزہ! کیا آپ دیکھتے نہیں کہ محمد (صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کیسا دین لائے ہیں؟ وہ ہمارے معبودوں کو بُرا کہتے ہیں اور ہمارے باپ دادا کو بد عقل بتاتے ہیں۔ حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے مگر اس وقت آپ کے دِل ودماغ پر اپنے بھتیجے (یعنی حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی محبت غالِب تھی،

1... اُسد الغابۃ، جلد:2، صفحہ:67۔

آپ نے ابوجہل کی بات سُن کر فرمایا: تم واقعی بدعقل ہو کہ اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے پتھروں کو خُدا مانتے ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور مُحَمَّد صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے سچے رسول ہیں۔[1]

اس وقت حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے دِل پر محبتِ مصطفےٰ غالِب تھی، آپ نے کلمۂ شہادت پڑھ لیا، فرماتے ہیں: بعد میں مجھے اس بارے میں پریشانی ہوئی، میں نے ساری رات سوچ بچار میں گزاری، صبح کو حرمِ کعبہ میں حاضِر ہوا اور گڑگڑا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی کہ یااللہ پاک! میرا سینہ حق کے لئے کھول دے اور مجھ سے شک دُور فرما، ابھی میں نے دُعا پوری بھی نہ کی تھی کہ میرے دِل سے شک دُور ہوا اور یقین پختہ ہوگیا،

پھر میں بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں تمام صُورتِ حال پیش کی تو آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بھی میرے حق میں دُعا فرمائی۔[2]

امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی شان میں آیت اُتری

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ دولتِ اسلام سے مالا مال ہوئے تو اس وقت آپ کی شان میں یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

اَوَ مَنْ كَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰهُ وَ جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِهٖ فِی النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِی الظُّلُمٰتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور کیا وہ کہ مُردہ تھا تو ہم نے اُسے زندہ کیا اور اس کے لیے ایک نور کر دیا جس سے لوگوں میں چلتا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو

---

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:8، سورۂ انعام، تحت الآیۃ:122، جلد:5، صفحہ:134۔

2 ... الروض الانف، اسلام حمزۃ، جلد:2، صفحہ:51۔

(پارہ:8، سورۂ انعام:122) | اندھیریوں میں ہے ان سے نکلنے والا نہیں۔[1]

زِندگی کا حقیقی مفہوم

اے عاشقانِ رسول! اس آیتِ کریمہ میں زِندگی کا عجیب فلسفہ بیان کیا گیا ہے، عام طور پر حرکت کو زِندگی کہا جاتا ہے، جس کی سانسیں چل رہی ہوں، جو بول سکتا ہو، سُن سکتا ہو، چل پھر سکتا ہو، اسے زِندہ کہا جاتا ہے، لیکن اس جگہ قرآنِ کریم نے زِندگی کا ایک اَور ہی مفہوم بیان فرمایا ہے، دیکھئے! حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کو دُنیا میں تشریف لائے 40 سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا تھا، آپ چلتے پھرتے بھی تھے، کھاتے پیتے بھی تھے، شکار بھی کیا کرتے تھے، اس کے باوُجود اللہ پاک نے فرمایا:

كَانَ مَيْتًا | ترجَمۂ کنزُالایمان: وہ کہ مُردہ تھا۔

پھر جب آپ نے اسلام قبول کر لیا، آپ کا دِل نورِ ایمان سے روشن ہو گیا تو فرمایا:

فَاَحْيَيْنٰهُ | ترجَمۂ کنزُالایمان: تو ہم نے اُسے زندہ کیا۔

معلوم ہوا؛ اصل زِندگی دِل کی زِندگی ہے، جس کے دِل میں ایمان کا نُور موجود ہے، وہ زِندہ ہے، اور جس کے دِل میں یہ نُور موجود نہیں ہے، اُس کا دِل بھی مردہ ہے، وہ خود بھی زِندوں کی شکل میں مُردہ ہے۔

زِندگی زِندہ دِلی کا نام ہے | مُردہ دِل کیا خاک جیا کرتے ہیں

دِل کی حفاظت کیجئے...!

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے معلوم ہوا کہ دِل کی حفاظت کرنا زیادہ ضروری ہے، آج

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:8، سورۂ انعام، تحت الآیۃ:122، جلد:5، صفحہ:134۔

کل ہمارے ہاں لوگ ظاہِری جسم کی دیکھ بھال پر زیادہ توجُّہ دیتے ہیں، ہمارے جسم کو روزانہ کتنی خوراک کی حاجت ہے؟ کتنی کیلوریز ضروری ہیں، جسمانی طور پر کمزوری ہو تو ڈاکٹر سے رجوع بھی کیا جاتا ہے، لوگ جسم کو فِٹ رکھنے کے لئے ورزش بھی کرتے ہیں، اور جسم کو فِٹ رکھنے کے لئے ویٹ لفٹنگ(*Weightlifting*) بھی کرتے ہیں۔

خود کو جسمانی طور پر تندرست رکھنے کی کوشش بُری نہیں ہے، البتہ یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ کیا یہ سب کچھ ہم اپنے دِل کے معاملے میں بھی کرتے ہیں؟ کیا کبھی ہم نے سوچا کہ ہمارا دِل تندرست ہے یا نہیں؟ کہیں ہم باطنی طور پر بیمار تو نہیں ہیں؟ کہیں ہمارے دِل میں حسد، تکبر، بُغض، کینہ وغیرہ ایمان لیوا بیماریاں تو جنم نہیں لے چکیں؟

افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑتا ہے کہ عموماً اس جانِب تَوَجُّہ نہیں کی جاتی۔ حالانکہ اَصْل زِندگی زِندہ دِلی ہی کا نام ہے۔ کیا خوب کہا کسی نے کہ:

دِلِ مُردَہ دِل نہیں، اسے زِندہ کر دوبارہ | یہی ہے اُمّتوں کے مرضِ کُہَن کا چارہ

وضاحت: مرضِ کُہَن: یعنی پُرانا مرض۔ مطلب یہ کہ قوموں کی اَصل بیماری کا علاج یہ ہے کہ اُن کا دِل زِندہ کر دیا جائے۔

انسان 2 چیزوں کے مجموعے کا نام ہے

یاد رکھئے! انسان 2 چیزوں کے مجموعے کا نام ہے: (1): جسم (2): رُوح۔ خالی رُوح ہو، جسم نہ ہو تو اسے انسان نہیں کہا جاتا ہے، اسی طرح خالی جسم ہو، رُوح نہ ہو تو اسے بھی مُردہ لاش کہتے ہیں۔ معلوم ہوا؛ انسان جسم اور رُوح کے مجموعے کا نام ہے، اس لئے اگر ہم اپنی انسانیت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو جتنی ہم جسم کی فِکْر کرتے ہیں، اس سے کہیں زیادہ

ہمیں اپنی رُوح کی بھی فِکْر کرنی پڑے گی، اگر ظاہِری جسم طاقتور مگر اس کے اندر ضمیر مُردہ ہو تو انسان انسان نہیں رہتا، درندہ بن جاتا ہے اور رُوح طاقتور ہو، ظاہِری جسم چاہے کمزور بھی پڑ جائے، تب بھی انسان میں انسانیت باقی رہتی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے دِل کی زِندگی کی بھی ضرور فِکْر کریں، اپنے دِل کو باطنی بیماریوں (مثلاً حسد، تکبر، لمبی اُمّید وغیرہ) سے بچائیں۔

مکتبۃ المدینہ کی بہت پیاری کتاب ہے: **باطنی بیماریوں کی معلومات**۔ یہ کتاب خریدیئے، اسے پڑھیئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! باطنی بیماریوں کی معلومات حاصِل ہوں گی، اس کتاب میں باطنی بیماریوں کے نام، ان کی تعریفات، ان بیماریوں کے متعلق قرآنی آیات، احادیث اور ان بیماریوں کے عِلاج بھی لکھے گئے ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو ظاہِری و باطنی بیماریوں سے محفوظ فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فضائلِ امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ

اللہ پاک نے اچھا وعدہ فرمایا

پارہ:20، سورۂ قصص، آیت:61 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِیْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ثُمَّ هُوَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۶۱﴾ (پارہ:20، سورۂ قصص:61)	ترجَمۂ کنزُالایمان: تو کیا وہ جسے ہم نے اچھا وعدہ دیا تو وہ اس سے ملے گا اس جیسا ہے جسے ہم نے دنیوی زندگی کا برتاؤ برتنے دیا پھر وہ قیامت کے دن گرفتار کرکے حاضر لایا جائے گا۔

اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا کہ 2 شخص ہیں: (1): ایک وہ ہے جس کے ساتھ اللہ پاک نے جنّت کا وعدہ فرمایا اور وہ ضرور جنّت میں پہنچ جائے گا اور (2): دوسرا وہ ہے جسے دُنیوی مال عطا کیا گیا، پھر قیامت کے دِن اسے گرفتار کر کے لایا جائے گا، کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ مُفَسِّرین کرام فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ بھی حضرت امیرِ حمزہ اور ابوجہل کے متعلق نازِل ہوئی، اس آیت میں وہ شخص جس سے اللہ پاک نے جنّت کا وعدہ فرمایا، اس سے مراد حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں اور وہ شخص جسے دُنیوی مال دیا گیا مگر قیامت کے روز اسے گرفتار کر کے لایا جائے گا، اس سے مراد ابوجہل ہے۔[1]

اللہ و رسول کا شیر

معجمِ کبیر میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! بے شک ساتویں آسمان پر لکھا ہے: حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَسَدُ اللّٰهِ وَأَسَدُ رَسُوْلِهٖ یعنی حضرت حمزہ بن عبد المطلب اللہ اور اس کے رسول کے شیر ہیں۔[2]

وہی شیر ہیں خُدا کے اور شیرِ مصطفےٰ کے | ہیں مُحِبِّ حبیبِ داور آقا امیر حمزہ!

حضرت حمزہ جنت میں ٹیک لگائے ہوئے

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رات میں جنّت میں داخِل ہوا تو دیکھا؛ حمزہ (رَضِیَ اللہُ

1 ...ذخائر العقبیٰ، صفحہ:300۔
2 ...معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:266، حدیث:2881۔

عنہ) اپنے دوستوں کے ساتھ موجود تھے۔[1]

ایک روایت میں ہے، فرمایا: رات میں جنّت میں داخِل ہوا تو دیکھا: حضرت جعفر طیار رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرشتوں کے ساتھ ہوا میں اُڑ رہے تھے جبکہ حضرت حمزہ رَضِیَ اللّٰہ عنہ تخت پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔[2]

جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کی زیارت کی

ایک مرتبہ سیدُ الشُّہَداء حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کو اُن کی اَصْل صُورت میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: چچا جان! آپ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ حضرت حمزہ رَضِیَ اللّٰہ عنہ نے اِصْرار کیا (یعنی بار بار عرض کیا کہ میں نے دیکھنا ہی دیکھنا ہے)، اس پر مالک و مختار نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: زمین پر بیٹھ جائیے! حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہ عنہ بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کعبہ شریف پر اُترے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: چچا جان! نگاہ اُٹھائیے! اور دیکھئے! جو نہی حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے نگاہ اُٹھائی، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی اَصْل صُورت میں دیکھا تو اس کی تاب نہ لائے اور بے ہوش ہو گئے۔[3]

پیارے آقا صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا پسندیدہ نام

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا و مولیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے چچا جان

---

1 ...استیعاب، باب جعفر، جلد:1، صفحہ:314 ملتقطاً۔
2 ...مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، جلد:4، صفحہ:201، حدیث:4942۔
3 ...الطبقات الکبریٰ، جلد:3، صفحہ:8 ملتقطاً۔

حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنہ سے بہت محبت فرمایا کرتے تھے، حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عَنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے ہاں بیٹے کی وِلادت ہوئی ہے، اس کا نام کیا رکھیں؟ رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے اپنے چچا حمزہ بن عبد المطلب کا نام بہت پسند ہے، اپنے بچے کا یہی نام رکھو...![1]

حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنہ کی شہادت

پیارے اسلامی بھائیو! 15 شوّالُ المکرم، سن 3 ہجری کو حق و باطِل کا عظیم معرکہ ہوا، جسے غزوۂ اُحد کہا جاتا ہے، غزوۂ اُحد میں حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنہ بھی شریک تھے، آپ بہت بہادری سے لڑے، آخر شہادت کے بلند رُتبے پر فائِز ہوئے۔[2] بوقتِ شہادت آپ کی عمر مبارک 54 سال تھی۔

سرداری تمہیں حاصِل ہے سارے شہیدوں کی
یوں حق کی حفاظت میں کی جان فِدا حمزہ
احسان نہ بھولے گا میدانِ اُحُد تیرا
ہے اس کی شبِ جاں میں اب تیری ضیا حمزہ

شہادتِ امیر حمزہ پر غمِ مصطفےٰ

روایات میں ہے: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے چچا جان حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنہ کی لاش مبارک کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: **یَاحَمْزَۃُ** اے

1 ...مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، جلد:4، صفحہ:200، حدیث:4940۔
2 ...معرفۃ الصحابۃ، جلد:2، صفحہ:17۔

حمزہ! یَاعَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اے رسول اللہ کے چچا جان! وَأَسَدَ اللّٰهِ وأَسَدَ رَسُوْلِهٖ اے اللہ و رسول کے شیر! یَاحَمْزَةُ یَافَاعِلَ الْخَیْرَاتِ اے حمزہ! اے بھلائی میں آگے بڑھنے والے! یَاحَمْزَةُ یَاکَاشِفَ الْکُرُبَاتِ اے حمزہ! اے رنج و غم دور کرنے والے! یَاحَمْزَةُ یَاذَابًّا عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اے حمزہ! اے رسول اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے دشمنوں کو دور بھگانے والے![1]

ایک روایت میں ہے: آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: چچا جان! اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، آپ بہت صلہ رحمی کرنے والے، نیکی کے کاموں میں بہت آگے بڑھنے والے تھے۔[2]

آپ کے دَم سے بڑھی شوکتِ اسلام شہا!
باعثِ قُوَّتِ ایمان ہو حضرت حمزہ
آپ کو بخشا گیا سیدِ شہدا کا لقب
دِین پہ اس طرح قربان ہو حضرت حمزہ
آپ کے اُسْوَہ حسنہ پہ مشاہد بھی چلے
اس نکمے پہ یہ احسان ہو حضرت حمزہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے 12 اعلیٰ اَوْصاف

اے عاشقانِ رسول! اس حدیثِ پاک میں اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے 2 خصوصی اَوْصاف ذِکْر فرمائے:

1 ...ذخائر العقبیٰ، صفحہ:306۔
2 ...معرفۃ الصحابۃ، جلد:2، صفحہ:22۔

(1):وُصُولُ الرَّحْم (یعنی بہت صلہ رحمی کرنے والا) (2):فُعُولُ الْخَیْرات (بہت نیکیاں کرنے والا)۔

کاش! ہم بھی ان دونوں اَوصاف کو اپنائیں اور حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا فیضان حاصِل کریں۔

صلہ رحمی کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! صلہ رحمی کے بارے میں 3 احادیث مبارکہ سنتے ہیں: (1): پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اسکی عمر اور رزق میں اضافہ کر دیا جائے تو اسے چاہیئے کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کیا کرے۔[1] (2): طبرانی نے اوسط میں حضرتِ جابر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت کیا ہے: حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کاشانۂ نبوت سے باہر تشریف لائے، ہم لوگ اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے ہمیں دیکھ کر فرمایا: اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو کیونکہ صلہ رحمی کا ثواب بہت جلد ملتا ہے۔[2] (3): بزار اور حاکم کی روایت ہے: جو شخص یہ تمنا رکھتا ہو کہ اس کی عمر طویل ہو، رزق میں کشادگی ہو اور بری موت سے بچ جائے وہ اللہ سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! حضرت فقیہ ابُو اللَّیث سَمَرقَندی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: صِلَہ رِحْمی کے 10 فائدے ہیں: (1): اللہ پاک کی رِضا حاصِل ہوتی ہے (2): لوگوں کی خُوشی کا سَبب

---

1 ...الترغیب، والترہیب، کتاب البر والصلاۃ، باب بر الوالدین، صفحہ:801، حدیث:16۔

2 ...معجم الاوسط، جلد:4، صفحہ:187، حدیث:5664۔

3 ...مستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب احادیث صلۃ الرحم، جلد:5، صفحہ:222، حدیث:7362۔

ہے (3): فِرِشْتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے (4): مُسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے (5): شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے (6): عُمر بڑھتی ہے (7): رِزْق میں برکت ہوتی ہے (8): فوت ہو جانے والے آباءو اَجداد خُوش ہوتے ہیں (9): آپس میں مَحَبَّت بڑھتی ہے اور (10): وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اُس کے حق میں دُعائے خَیر کرتے ہیں۔[1]

نیکیوں کی حرص کے فضائل

(1): سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عظمت نشان ہے: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ یعنی نیکی کی کسی بات کو حقیر نہ سمجھو چاہے وہ تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ہو۔[2] (2): فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجِزْ یعنی اس پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے اور اللہ سے مدد مانگو عاجز نہ ہو۔[3]

اے عاشقانِ رسول! شارحِ مسلم حضرت علامہ شرف الدین نَوَوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: اللہ پاک کی عبادت میں خوب حِرْص کرو اور اس پر اِنعام کا لالچ رکھو مگر اِس عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ پاک سے مدد مانگو۔[4] جبکہ حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت

---

1 ... تنبیہ الغافلین، باب صلۃ الرحم، صفحہ: 73۔

2 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ، صفحہ: 1014، حدیث: 2626۔

3 ... مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ، صفحہ: 1027، حدیث: 2664۔

4 ... شرح صحیح مسلم للنووی، جلد: 8، صفحہ: 512، ملخصاً۔

فرماتے ہیں: خیال رہے کہ دُنیاوی چیزوں میں قَناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخرت کی چیزوں میں حِرْص اور بے صبری اعلیٰ ہے، دین کے کسی درجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔[1] اللہ پاک ہمیں نیکیاں کرنے کا حریص بنائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

نمازِ جنازہ و مدفن

غزوۂ اُحد میں شہید ہونے والے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان میں سب سے پہلے حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی، پھر ایک ایک شہید کو لایا جاتا، حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے قریب رکھ کر اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جاتی،[2] بعض روایات میں ہے کہ 10، 10 شہیدوں کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور ان 10 میں ہر بار حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ بھی شریک رہے۔[3]

فرشتوں نے غسل دیا

حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کو حضرت ابو بکر، حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عنہم نے قبر شریف میں اُتارا، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم قبر کے کنارے پر تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نے دیکھا: فرشتے حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کو غسل دے رہے ہیں۔[4]

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:7، صفحہ:211۔

2 ...طبقات الکبریٰ، جلد:3، صفحہ:7۔

3 ...سنن کبریٰ للبیہقی، ابواب الشہید، جلد:4، صفحہ:157، حدیث:6804۔

4 ...طبقات الکبریٰ، جلد:3، صفحہ:7۔

مزار مبارک

حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا مزار مبارک مدینۂ منورہ میں جبلِ اُحُد کے قریب ہے۔ آپ کے مزار مبارک پر دُعائیں قبول ہوتیں اور مرادیں سُنی جاتی ہیں۔ الحمدللہ! عاشقانِ رسول آپ کے مزار مبارک پر حاضِری دیتے، خوب دُعائیں کرتے اور مَن کی مرادَیں پاتے ہیں۔

مہمانوں کی حفاظت فرمائی

شیخ سعید بن قُطب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے مزار مبارک پر کثرت سے حاضِری دیا کرتے تھے۔ عموماً مدینۂ منورہ کے رہنے والے عاشقانِ رسول 12 رجب کو حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے مزار مبارک پر حاضِری دیتے تھے مگر حضرت سعید بن قطب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کچھ دِن پہلے ہی حاضِر ہو جاتے اور 12 رجب تک وہیں ٹھہرے رہتے تھے۔ شیخ محمد بن عبد اللطیف تہتام مالکی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روز میں بھی شیخ سعید رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ساتھ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے مزار مبارک پر حاضِر ہو گیا، رات ہوئی تو سب لوگ سو گئے، میں ان کی حفاظت کے لئے جاگتا رہا، رات کو میں نے وہاں ایک گھوڑے سوار دیکھا، جو مزار مبارک کے قریب چکر لگا رہا تھا، میں نے اس گھوڑے سوار سے پوچھا: تم کون ہو؟ فرمایا: میرا نام حمزہ بن عبد المطلب ہے اور میں تم لوگوں کی حفاظت کر رہا ہوں۔ اتنا فرما کر حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ (1)

بابُ الدُّعا ہے بے شک جن کا مزارِ اَنْوَر | وہ بندۂ خدا ہیں حضرت امیر حمزہ

---

1 ...جامع کرامات اولیا، جلد:1، صفحہ:109 بتغیر قلیل۔

جو مانگا مِل گیا

حضرت ابو العبّاس مَرسی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے مزار مبارک پر حاضِری کے لئے نکلا تو ایک شخص میرے پیچھے پیچھے چل دیا، جب ہم مزار مبارک پر پہنچے تو مزار مبارک کا دروازہ خود بخود کھل گیا، ہم اندر گئے تو وہاں رجالُ الغَیب (یعنی اولیائے کرام) میں سے ایک شخص کو دیکھا، اس وقت میں نے اللہ پاک سے دُعا کی: اَللّٰھُمَّ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ اے اللہ پاک! میں تجھ سے دُنیا و آخرت میں عفو و عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

شیخ ابو العبّاس مَرسی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ساتھی سے کہا: یہ قبولیتِ دُعا کا وقت ہے، اللہ پاک سے جو چاہئے مانگ لو! میرے اس ساتھی نے دُعا مانگی کہ یا اللہ پاک! مجھے ایک دینار (سونے کا سِکّہ) مل جائے۔

فرماتے ہیں: یہاں سے فارغ ہو کر میں اپنے پیر و مرشد حضرت ابو الحسن شاذلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کی خدمت میں حاضِر ہوا، وہ شخص بھی میرے ساتھ تھا، ابھی کوئی بات بھی نہ ہوئی تھی، اس سے پہلے ہی شیخ ابو الحسن شاذلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے اس شخص سے فرمایا: اے کم ہمت! دُعا کی قبولیت کا وقت تھا اور تُو نے صِرْف ایک دینار مانگا، تُو نے ابو العباس کی طرح دُنیا و آخرت میں عفو و عافیت کا سوال کیوں نہ کر لیا۔(1)

دُعا کا ایک ادب

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا؛ اللہ پاک کے نیک بندوں کی خِدْمت میں حاضِری

1 ...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الزکاۃ، جلد:4، صفحہ:315، تحت الحدیث:1855۔

ہو، مزاراتِ اولیا پر جانا نصیب ہو اور اس کے عِلاوہ بھی جب کبھی دُعا مانگیں تو کھلے دِل سے مانگنی چاہیئے، اللہ پاک کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے، وہ رحمٰن ورحیم ہے، اللہ وَہَّاب (یعنی بہت عطا فرمانے والا) ہے، لہٰذا جب اللہ پاک سے مانگنا ہو تو بندہ شرمائے کیوں؟ دو چار پیسے، چند وقت کا کھانا یا کوئی اور معمولی خواہش ہی کیوں مانگے؟ چھوٹی بڑی ہر چیز اللہ پاک سے مانگے، پھر یہ بھی نہیں کہ صِرف دُنیوی نعمتیں، مال و دولت تو مانگ لے، آخرت کی بہتریاں نہ مانگے، نہیں، نہیں، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیئے بلکہ درست طریقہ یہ ہے کہ دُعا مانگنے میں پہلے آخرت کی بہتری و بھلائی مانگے، پھر دُنیا کی بہتری و بھلائی اور جو حاجت ہو وہ مانگے۔ صِرف دُنیا مانگنا، آخرت کی فِکْر ہی نہ کرنا، یہ اچھی بات نہیں۔

اِلٰہی میں تیری عطا مانگتا ہوں ۔۔۔ کرم مغفرت کی دُعا مانگتا ہوں
خدا تجھ سے تیری وِلا مانگتا ہوں ۔۔۔ میں عشقِ شہِ انبیا مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپنے بیٹے کا نام حمزہ رکھنا

ایک مرتبہ شیخ محمود کُردی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے مزارِ مبارک پر حاضِر ہوئے اور سلام عرض کیا، فرماتے ہیں: میں نے خُود سُنا کہ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے مزارِ مبارک کے اندر سے بلند آواز سے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: شیخ محمود! تمہارے ہاں بیٹا ہوگا، اس کا نام حمزہ رکھنا۔ شیخ محمود رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے واقعی مجھے بیٹا عطا فرمایا تو میں نے اس کا نام حمزہ رکھا۔[1]

1 ... حجۃ اللہ علی العالمین، المطلب الثالث، من کرامات حمزۃ، صفحہ:614۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی کیا نرالی شان ہے، آپ نے شیخ محمود رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو سلام کا جواب دیا، یہ ایک کرامت، شیخ محمود رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ اُمّید سے ہیں، یہ جان لینا، دوسری کرامت، آپ کے ہاں بیٹی نہیں بلکہ بیٹا پیدا ہو گا، یہ جان لینا، تیسری کرامت۔

خاکِ مزار میں شفا ہے

علّامہ سمہودی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے مزار مبارک کی بابرکت مٹی خاکِ شفا ہے، قدیم زمانے سے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے کہ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے مزار مبارک کی مٹی اُٹھا کر لے جاتے اور اسے بطورِ دوا استعمال کرتے ہیں۔[1]

الحمدللّٰہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کو دیکھا گیا کہ آپ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے مزار مبارک کی مبارک خاک سِلائی کے ساتھ آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا عشق و ادب نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شہیدوں کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سَیِّدُ الشُّھَدَاء (یعنی شہیدوں کے سردار) ہیں، آپ نے غزوۂ اُحد میں شہادت کا رُتبہ پایا، غزوۂ اُحد کے شہیدوں کی شان میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

[1] ...وفاء الوفاء باخبار دار المصطفٰی، الفصل السادس، الاستشفاء بتراب صعیب، جلد:1، صفحہ:60۔

فَرِحِیْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۙ وَ یَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۱۷۰)

(پارہ:4، سورۂ آل عمران:170)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: (وہ) اس پر خوش ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اور اپنے پیچھے (رہ جانے والے) اپنے بھائیوں پر بھی خوش ہیں جو ابھی ان سے نہیں ملے کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اس آیت کے تحت **تفسیر صراط الجنان میں ہے:** اس آیت میں شُہَدائے کرام کے متعلق فرمایا جارہا ہے کہ اللہ پاک نے ان پر فضل و کرم فرمایا، انعام و احسان اور اعزاز و اکرام سے انہیں نوازا، موت کے بعد اعلیٰ زندگی عطا فرمائی، انہیں اپنا قرب عطا فرمایا، جنّت کا رزق اور اعلیٰ نعمتیں عطا فرمائیں، انہیں شہادت کی توفیق بخشی، شُہَدائے کرام ان سب نعمتوں پر خوشی منارہے ہیں۔[1]

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تمہارے بھائی غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے تو اللہ پاک نے ان کی رُوحیں سبز پرندوں میں رکھ دیں، وہ جنّتی نہروں پر جاتے ہیں، جنّتی باغات سے پھل کھاتے ہیں اور عرش کے سائے میں سونے کی قندیلوں میں آرام کرتے ہیں، جب انہوں نے یہ نعمتیں دیکھیں تو بولے: کاش! ہمارے بھائی جان لیتے کہ اللہ پاک نے ہمارے لئے کیا کیا نعمتیں تیار فرمائی ہیں۔ اس پر اللہ پاک نے فرمایا: تمہاری جانِب سے میں یہ خوشخبری تمہارے بھائیوں تک پہنچا دیتا ہوں، چنانچہ اللہ پاک نے یہ آیتِ کریمہ نازِل فرمائی:

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:4، سورۂ آل عمران، تحت الآیۃ:170، جلد:2، صفحہ:92۔

وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًاؕ-بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَۙ(۱۶۹) (پارہ:4،سورۂ آل عمران:169)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور جو اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہر گز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! جانِ عالَم، نورِ مُجسَّم صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ شہادت کے رُتبے پر فائِز ہوئے، شہادت بہت بلند رُتبہ ہے، اللّٰہ پاک حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے صدقے میں ہمیں بھی مدینۂ پاک میں گنبدِ خضرا کے سائے میں، سنہری جالیوں کے سامنے شہادت کی موت نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دے شہادت مجھے مدینے میں | از پئے شاہِ کربلا یارَبّ!
قبر میری بنے مدینے میں | تجھ سے ہے یہ مری دُعا یارَبّ!

شہادت کی مختلف صُورتیں

بہارِ شریعت میں ہے: شہادت صِرف اسی کا نام نہیں کہ جہاد میں قتل کیا جائے بلکہ احادیثِ کریمہ کے مطابق شہادت کی اور بہت صُورتیں ہیں، مثلاً ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: **(1):** جو طاعون (*Plague*) سے مرا شہید ہے **(2):** جو ڈوب کر مرا وہ بھی شہید ہے **(3):** ذات الجنب (پھیپھڑوں کی ایک بیماری، جو اس بیماری) میں مرا شہید ہے **(4):** جو پیٹ کی بیماری میں مرا شہید ہے **(5):** جو جل کر مرا شہید ہے **(6):** جس کے اوپر دیوار وغیرہ گر پڑے اور مر جائے شہید ہے **(7):** عورت کہ بچہ پیدا ہونے یا کنوارے پن میں مر جائے شہید ہے۔

[1] ... مسند احمد، مسند بنی ہاشم، جلد:2، صفحہ:165، حدیث:2430۔

اسی طرح بعض روایات کے مطابق راہِ عِلْمِ دین میں مرنے والا بھی شہید ہے، مؤذِّن جو ثواب کے لئے اذان کہتا ہو، یہ بھی شہادت کا رُتبہ پاتا ہے، فسادِ اُمَّت کے وقت سُنَّت پر عمل کرنے والے کے تو وارے ہی نیارے ہیں کہ اسے 100 شہیدوں کا ثواب دیا جاتا ہے۔ عُلَما فرماتے ہیں: جو ہر روز 25 بار یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ

جب مرے گا تو اللہ پاک اسے شہادت کا رُتبہ عطا فرمائے گا۔ اسی طرح جو کسی مَرض میں مبتلا ہو، وہ 40 بار پڑھے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اگر اسی مرض میں مر گیا تو شہادت کا رُتبہ پائے گا اور اگر صحت یاب ہو گیا اور اسی مرض میں انتقال نہ ہوا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔[1]

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ الٰہی میں مدینے میں مرنے کی آرزو کا اظہار کچھ اس طرح کرتے ہیں:

دیدے مرنے کی مدینے میں سعادت دیدے | کس طرح سندھ کے جنگل میں مروں گا یارَبّ!
مجھ گنہگار پہ گر خاص کرم ہو جائے | جام طیبہ میں شہادت کا پیوں گا یارَبّ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار اجتماع

اے عاشقانِ رسول! نیک بننے اور قبر و آخرت کی تیاری کا ذہن پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی

[1] ...بہار شریعت، جلد:1، صفحہ:857 تا 860، حصہ:4۔

حلقے کے 12 دِینی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی بے شُمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے ایک دینی کام **ہفتہ وار اجتماع** بھی ہے۔ آیئے! ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت کا ذِہن پانے کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

گُنَاہوں بھری زِندگی میں مدنی انقلاب

کراچی (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گناہوں بھری زِندگی بسر کر رہا تھا، دُنیوی لذّات میں مَصْرُوف رہنا میرا معمول تھا، بُرے دوستوں کی صحبت نے مجھے اور بگاڑ دیا تھا، دوستوں کے ساتھ مل کر رات بھر گُنَاہوں کا سلسلہ جاری رہتا، ایک بار ایک اسلامی بھائی نے مجھے مَغْرِب کے وقت نماز کی دعوت دی، نہ جانے ان کی دعوت میں کیا اَثَر تھا کہ میں اُن کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑا، نمازِ مغرب پڑھی، نماز کے بعد ایک اسلامی بھائی نے **فیضانِ سُنَّت** سے دَرْس دیا، دَرْس کے فوراً بعد اسلامی بھائیوں نے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں جانے کی تیاری شروع کر دی۔ ایک اسلامی بھائی نے مجھے بھی ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت کی ترغیب دِلائی، ان کا انداز ایسا پیارا تھا کہ میں فوراً ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کے لئے تیار ہو گیا، پھر جلد ہی اسلامی بھائیوں کے ساتھ مِل کر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کی فضاؤں میں پہنچ گیا، وہاں سنتوں بھرا بیان سُنا، ذِکْرُ اللّٰہ میں مَصْرُوف رہا، پھر رِقَّت انگیز دُعا ہوئی۔ الحمدللّٰہ! دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع اور عاشقانِ رسول کی صحبت کا مجھ پر ایسا اَثَر ہوا کہ میں نے دُعا کے دوران رَو رَو کر اپنے گُنَاہوں سے توبہ کی اور آئندہ زِندگی نیکیوں میں گزارنے کی پختہ نیت کرلی، مجھ پر کیف و سُرور طاری تھا، اجتماع سے واپسی کے بعد میں نے

نمازوں کی پابندی شروع کر دی اور نیکیوں بھری زِندگی گزارنے میں مَصرُوف ہو گیا۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو! | اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سفید کفن میں کفنانے کی سنّتیں اور آداب

3 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم: (1): جو کسی میّت کو نہلائے، کفن دے، خوشبو لگائے، جنازہ اُٹھائے، نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا **(2):** اپنے مردوں کو اچھا کفن دو کیونکہ وہ اپنی قبروں میں آپس میں ملاقات کرتے اور (اچھے کفن سے) تفاخر کرتے (یعنی خوش ہوتے) ہیں[2] **(3):** اپنے مردوں کو سفید کفن دو۔[3]

اے عاشقانِ رسول! کفن پہنانا سنتِ مبارکہ ہے ❁ **مَرْد کا کفن: (1):** لفافہ یعنی چادر **(2):** اِزار یعنی تہبند **(3):** قمیص یعنی کفنی۔ عورت کیلئے ان تین کے ساتھ ساتھ مزید دو

1... مشکوۃ، کتاب: الْاِیمان، باب: الْاِعْتِصَام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔
2... مسند فردوس، جلد: 1، صفحہ: 98، حدیث: 317۔
3... ترمذی، کتاب الجنائز، باب مایستحب من الاکفان، صفحہ: 261 حدیث: 994۔

یہ ہیں: (4): اَوڑھنی (5): سینہ بند ❁ جو نابالغ حدِّ شَہوَت کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیے جاتے ہیں اِسے بھی دیے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے دیے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو ❁ صرف علما و مشائخ کو باعمامہ دَفن کیا جا سکتا ہے، عام لوگوں کی میِّت کو عمامے کے ساتھ دفنانا منع ہے ❁ مرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش (مکس یعنی *Mix*) ہو، عورت کے لئے (زعفران ملی ہوئی خوشبو) جائز ہے ❁ جس نے احرام باندھا (اور اِسی حالت میں وفات پائی) ہے اُس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اُس کا منہ اور سر کفن سے چھپایا جائے۔[1]

مختلف سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیر اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کی 91 صفحات کی کتاب **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

غم کے بادَل چھٹیں قافلے میں چلو	خوب خوشیاں ملیں قافلے میں چلو
رب کے در جھکیں، اِلتجائیں کریں	بابِ رحمت کھلیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1] ... 550 سنّتیں اور آداب، صفحہ: 77و80 ملتقطاً۔

سورۂ فاتحہ (فضائل اور مضامین)

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...سورۂ فاتحہ افضل ترین سورت ہے

✿...دُعائیں قبول ہونے کا وظیفہ

✿...سونے سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھنے کی فضیلت

✿...سورۂ فاتحہ کے مضامین کا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه　　وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه　　وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف　(ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صبح کے وقت اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پُرنور چہرے پر خوشی کے آثار تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: اللہ پاک نے پیغام بھیجا ہے: اے محبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا جو اُمَّتی آپ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھے گا، میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا، اُس کے 10 گُناہ مٹا دوں گا، 10 درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی ہی رحمت بھیجوں گا۔[1]

اُن پر درود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں　|　اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے[2]

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا ہے، جو ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں، ان پر درود اور سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...مُسْنَدِ اَحْمَد، جلد:5، صفحہ:509، حدیث:16352۔

2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:209۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّيَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت اَفْضَل تَرین عَمَل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنّت میں داخِل کروا دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ بااَدب بیٹھوں گا ❁ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم کی اَفْضَل ترین سُورت

حضرت ابو سعید بن مُعَلّٰی رَضِیَ اللهُ عنه صحابئ رسول ہیں، آپ فرماتے ہیں: ایک روز میں نماز پڑھ رہا تھا، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میرے قریب سے گزرے، آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے آواز دی، میں چونکہ نماز پڑھ رہا تھا، لہٰذا فوراً حاضِر نہ ہو سکا، جلدی سے نماز مکمل کی، پھر بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، اس پر سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے میرے پاس آنے سے روکا؟ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں نماز پڑھ رہا تھا اس لئے حاضر نہ ہو سکا۔ آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا اللہ پاک نے یہ نہیں فرمایا؟

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْۚ	ترجمہ کنزُ الایمان: اے ایمان والو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز

1 ... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

(پارہ:9، سورۂ انفال:24) | کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

یہ آیت تلاوت کرنے کے بعد اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں مسجد سے باہَر جانے سے پہلے پہلے تمہیں قرآنِ کریم کی سب سے عظمت والی سُورت نہ سکھاؤں؟ پھر آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، جب مسجد سے باہَر تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے قرآنِ کریم کی سب سے عظمت والی سُورت سکھانے کا فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (یعنی پُوری سورۂ فاتحہ)، یہ قرآنِ کریم کی سب سے عظمت والی سُورت ہے اور یہی سَبْعِ مَثانی (یعنی بار بار پڑھی جانے والی 7 آیات کی سورت) ہے جو مجھے عطا کی گئی۔[1]

اسی طرح کی ایک روایت حضرت اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللہُ عنہ سے بھی مروی ہے، حضرت اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللہُ عنہ ایک دِن نماز پڑھ رہے تھے، پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں آواز دی۔ آپ چونکہ نماز پڑھ رہے تھے، لہٰذا جواب نہ دیا، پھر جلدی سے نماز مکمل کی اور بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو گئے، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے اُبَی! تمہیں کس چیز نے میرے پاس آنے سے روکا؟ عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں نماز پڑھ رہا تھا اس لئے حاضر نہیں ہو سکا۔ فرمایا: کیا تم نے کلامِ اِلٰہی کی یہ آیت نہ پڑھی:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ	ترجمہ کنزُ الایمان: اے ایمان والو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز

[1] ...بخاری، کتاب التفسیر، صفحہ:1178، حدیث:4703۔

(پارہ:9،سورۂ انفال:24) | کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میں نے یہ آیت پڑھی، آئندہ ایسا نہیں کروں گا (یعنی آئندہ نماز میں بھی ہوا تو بُلانے پر فوراً حاضر ہو جایا کروں گا)۔ اب اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں قرآنِ مجید کی ایسی سُورت سکھاؤں کہ اس کی مثل سُورت نہ تورات میں اُتری، نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ ہی قرآنِ مجید کی باقی سُورتوں میں ایسی کوئی سُورت ہے؟ عرض کیا: کیوں نہیں (یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ضرور سکھا دیجئے) آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم نماز میں کیا تلاوت کرتے ہو؟ اس پر حضرت اُبی بن کَعب رَضِیَ اللہُ عنہ نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت شروع کر دی، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہی وہ سُورت ہے کہ اس کی مثل سُورت نہ تورات میں ہے، نہ انجیل میں ہے، نہ زبور میں اور نہ ہی قرآنِ کریم کی باقی سُورتوں میں، بے شک یہی سَبْعِ مَثانی (یعنی بار بار پڑھی جانے والی 7 آیات کی سورت) ہے۔[1]

اَصْلُ الاُصُول بندگی اس تاجوَر کی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ان دونوں واقعات سے ایک بہت ایمان افروز اور عشق بھرا مدنی پھول سیکھنے کو ملا، وہ یہ کہ اگر عین نماز کی حالت میں اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کسی کو یاد فرمائیں تو نماز جتنی پڑھ لی ہے، وہیں چھوڑ کر فوراً بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو جانا واجِب ہے۔

اللہ اکبر! اس سے معلوم ہوا؛ بے شک نماز بھی افضل عبادت ہے مگر نور والے آقا،

1 ...ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل فاتحۃ الکتاب، صفحہ:669، حدیث:2875۔

محبوبِ خُدا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں حاضری اس سے بھی زیادہ اَہَم واَفْضَل ہے۔ عُلَما فرماتے ہیں: دورانِ نماز اگر رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یاد فرمائیں، بندہ نماز کو وہیں چھوڑ کر حاضِر ہو جائے تو اس کی نماز ٹوٹے گی نہیں بلکہ وہ جتنی دیر رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں حاضِر رہے گا، وہ وقت بھی نماز ہی میں شُمار ہو گا، پھر خدمتِ اَقْدَس سے فارِغ ہو کر واپس آئے تو نماز وہیں سے شروع کرے گا، جہاں سے چھوڑی تھی۔ معلوم ہوا؛ خِدْمتِ سرکار کا حکم عام حالات سے جُدا ہے، دیکھئے! دورانِ نماز کسی سے بات کرنا، کسی کو مخاطب کر کے اسے سلام کرنا، اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے لیکن غور کیجئے! ہم جب التَّحِیّات پڑھتے ہیں تو عین حالتِ نماز میں رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو مخاطب کر کے آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں سلام پیش کرتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ (اے نبی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلام ہو)۔ اس سلام کرنے سے نماز ٹوٹتی نہیں بلکہ مکمل ہوتی ہے۔[1] کہ نماز میں التَّحِیّات پڑھنا واجِب ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

ثابِت ہوا کہ جملہ فرائِض فروع ہیں | اَصْلُ الْاُصُول بندگی اُس تاجوَر کی ہے[2]

وضاحت: یعنی معلوم ہوا کہ دین کے جتنے فرائض ہیں، نماز ہو، روزہ ہو، حج ہو، زکوۃ ہو، یہ سب فرائِض اَصل میں شاخیں ہیں، کس کی؟ غلامیٔ مصطفےٰ کی کہ انبیا کے سرور، رسولِ تاجوَر صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بندگی، آپ کی غلامی ہر اُصُول کی اَصْل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:224 خلاصۃً۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:205۔

صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی قسمت کو سلام!

اے عاشقانِ رسول! یہیں سے صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت کا بھی اندازہ لگائیے! حالتِ نماز میں حُضُور صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پُکاریں تو جانا واجب ہے، یہ شریعت کا حکم ہے اور یہ شرعی حکم صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ہی خاص تھا، چونکہ سرورِ عالَم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے ظاہِری پردہ فرما چکے، لہٰذا اب کوئی بھی اس پر عَمَل نہیں کر سکتا۔

سُبْحٰنَ اللہ! صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے کیا قسمت پائی ہے....! انہیں کیسی سعادت میسر تھی..! صبح اُٹھتے تو آقا کریم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار کرتے، شام ہوتی تو رُخِ سرکار (صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کے دیدار کا جام پیتے، عین حالتِ نماز میں بھی سرورِ عالَم، نورِ **مُجَسَّم** صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم انہیں یاد فرمالیتے اور صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان دست بستہ حاضِر ہو کر خِدْمت کیا کرتے تھے۔

اُن صحابہ کی خوش اطوار اداؤں کو سلام | جن کا مسلک تھا طوافِ رُخِ زیبا کرنا

آہ! ایک ہم ہیں، ہمارے نصیب میں یہ سعادت کہاں...!!

مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دِن لکھے تھے

اللہ پاک تمام صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اطہار عَلَیہِمُ الرِّضْوَان پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ہر صحابیِ نبی	جنتی جنتی	ہر صحابیِ نبی	جنتی جنتی
چار یارِ نبی	جنتی جنتی	ابو بکر و عمر بھی	جنتی جنتی
عثمانِ غنی	جنتی جنتی	فاطمہ اور علی	جنتی جنتی

حسن اور حسین بھی جنتی جنتی | ہر صحابئ نبی جنتی جنتی

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

سورۂ فاتحہ کے اَفْضَل سورت ہونے کا معنیٰ

اے عاشقانِ رسول! بیان کی گئی 2 احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ قرآنِ کریم کی اَفْضَل ترین سُورت ہے۔ یہاں یہ بات اچھی طرح یاد رکھئے کہ پُورے کا پُورا قرآن اللہ پاک کا کلام ہے، اس حیثیت سے پُورا قرآن ہی فضیلت والا ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ فُلاں سُورت یا فُلاں آیت زیادہ فضیلت والی ہے تو اس کے 2 معنیٰ ہوتے ہیں: (1): یہ کہ اس سُورت (مثلاً سورۂ فاتحہ) کو پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے (2): دوسرا یہ کہ اس سورت کے مضامین دوسری سُورتوں کی نسبت زیادہ اعلیٰ ہیں مثال کے طور پر سورۂ لَہب میں ابولہب کافِر کا تذکرہ ہے اور سورۂ اِخْلاص میں اللہ پاک کی وحدانیت کا بیان ہے، عام سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ ابولہب کافِر کا ذِکْر کرنے اور اللہ پاک کی وحدانیت کا بیان کرنے میں زمین آسمان کا فرق ہے، سورۂ لَہب بھی اللہ پاک کا کلام ہے، سورۂ اِخْلاص بھی اللہ پاک کا کلام ہے، اس حیثیت سے دونوں برابر ہیں مگر مضامین کے اعتبار سے دونوں میں فرق ہے۔ اسی طرح اپنے مضامین کے اعتبار سے سورۂ فاتحہ قرآنِ کریم کی باقی تمام سُورتوں سے زیادہ فضیلت والی ہے۔[1]

سورۂ فاتحہ اَفْضَل ترین سُورت ہے

صحابئ رَسول حضرت ابوزید رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رات کا وقت تھا، میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مدینۂ منورہ کی ایک گلی سے گزر رہا

1 ... تفسیر الفاتحۃ لابن رجب، صفحہ:38۔

تھا، اچانک ایک گھر سے آواز آئی، ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ تہجد کی نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر رہے تھے، اسے سُن کر رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ٹھہر گئے اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت سننے لگے، جب صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے سورۂ فاتحہ مکمل پڑھ لی تو اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَافِی الْقُرْآنِ مِثْلُهَا یعنی قرآنِ مجید میں اس جیسی کوئی سُورت نہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سورۂ فاتحہ کا تعارُف

پیارے اسلامی بھائیو! سورۂ فاتحہ قرآنِ کریم کی مختصر سُورت ہے، اس میں 1 رکوع، 7 آیات، 27 کلمے (یعنی الفاظ) اور 140 حروف ہیں۔ امام مجاہد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سورۂ فاتحہ مدینہ منورہ میں نازِل ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ 2 مرتبہ نازِل ہوئی، 1 بار مکہ مکرمہ میں اور 1 مرتبہ مدینہ منورہ میں۔[2]

شیطان چیخیں مار کر رویا

امام جلال الدین سیوطی شافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے روایت ذِکر کی، فرماتے ہیں: ابلیس (یعنی شیطان) 4 مرتبہ چیخیں مار کر رویا (1): ایک مرتبہ جب اس پر لعنت برسی (2): دوسری مرتبہ جب اسے زمین پر اُتارا گیا (3): تیسری مرتبہ جب اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اعلانِ نبوت فرمایا (4): اور چوتھی مرتبہ جب سورۂ فاتحہ نازِل ہوئی۔ امام مجاہد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب سورۂ فاتحہ نازِل ہوئی تو شیطان انتہائی مشقت

---

1 ... معجم اوسط، جلد:2، صفحہ:158، حدیث:2866۔

2 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:37 ملتقطاً۔

میں پڑا اور خوب دھاڑیں مار مار کر چیخ چِلّا کر رویا۔[1]

سورۂ فاتحہ عرش کے نیچے ایک خزانے سے ہے

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عنہ سے سورۂ فاتحہ کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا: مجھے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا کہ سورۂ فاتحہ عرش کے نیچے ایک خزانے سے نازِل کی گئی۔[2]

سلطانُ المفسرین حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: ایک روز رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے، حضرت جبریلِ امین عَلَیہِ السَّلام بھی حاضِرِ خِدمت تھے، اچانک آسمان کی طرف سے ایک آواز آئی، حضرت جبریلِ امین عَلَیہِ السَّلام نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یہ ایک فرشتہ ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا۔

اس فرشتے نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر سلام عرض کیا، پھر کہا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو 2 نوروں کی خوشخبری ہے، آپ سے پہلے کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو یہ 2 نور عطا نہیں کئے گئے (1): ان میں سے ایک نور سورۂ فاتحہ ہے (2): اور دوسرا نور سورۂ بقرہ کی آخری آیات ہیں، جو شخص ان (سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات) کی تلاوت کرے، اسے ہر ہر حرف پر خصوصی ثواب دیا جائے گا۔[3]

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قرآنِ کریم کو جہاں سے

1 ... تفسیر در منثور، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:17۔
2 ... تفسیر در منثور، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:16۔
3 ... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الفاتحۃ، صفحہ:290، حدیث:806۔

بھی پڑھا جائے، ہر حرف پر 10 نیکیاں ملتی ہیں لیکن سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آیات کو پڑھنے کی یہ فضیلت ہے کہ ہر ہر حرف پر 10 نیکیاں بھی ملتی ہے اور اس کے علاوہ خصوصی ثواب بھی عطا کیا جاتا ہے۔[1]

سورۂ فاتحہ سورتِ رحمت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سورۂ فاتحہ بالکل رحمت کی سورت ہے، اسی لئے اس میں اللہ پاک کے قہر و غضب اور دوزخ کے عذاب وغیرہ کا ذِکْر نہیں ہے۔[2] بلکہ اس سورت میں وہ حروف بھی نہیں آئے جو جہنّم وغیرہ کے شروع میں آتے ہیں، چنانچہ سورۂ فاتحہ میں 7 حروف نہیں ہیں: (1): ثا (2): جیم (3): خا (4): زا (5): شین (6): ظا (7): فا۔

(1): ثا؛ ثبور کا پہلا حرف ہے اور ثبور جہنّم کا ایک نام ہے (2): جیم؛ جَحیم کا پہلا حرف ہے، یہ بھی جہنّم کا ایک نام ہے (3): خا؛ خِزْی کا پہلا حرف ہے، اس کا معنیٰ ہے: رسوائی۔ (4): زا؛ زَفِیْر اور زَقُّوم کا پہلا حرف ہے، زَفِیْر دوزخیوں کی آواز ہے اور زَقُّوم (یعنی تھوہر) دوزخیوں کی غذا ہے (5): شین؛ شہیق کا پہلا حرف ہے، اس کا معنیٰ ہے: جہنمیوں کی آواز (6): ظا؛ ظُلم کا پہلا حرف ہے اور (7): فا؛ فراق کا پہلا حرف ہے اور فراق کا معنیٰ ہے: دُوری۔

امام فخر الدِّین رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جہنّم کے 7 دروازے ہیں اور سورۂ فاتحہ میں عذاب پر دلالت کرنے والے 7 حروف ذِکْر نہیں کئے گئے، یہ اس طرف اشارہ ہے کہ

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:232 خلاصۃً۔

2 ...تفسیرِ نعیمی، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:62۔

جو بندہ سورۂ فاتحہ پڑھے، دِل سے اس پر ایمان رکھے، اس کے حقائق کو پہچانے وہ جہنّم کے ساتوں دروازوں سے محفوظ رہے گا۔[1]

سورۂ فاتحہ سورۂ شفا ہے

اے عاشقانِ رسول! سورۂ فاتحہ کی خصوصیات اور اس کے فضائل میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ سورۂ فاتحہ سورتِ شفا ہے۔ یوں تو پُورے کا پُورا قرآنِ مجید ہی شفا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَۙ (پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:82)	ترجمہ کنزُ العرفان: اور ہم قرآن میں وہ چیز اتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔

البتہ سورۂ فاتحہ کو خصوصیت کے ساتھ سورۂ شفا کہا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: هِيَ اُمُّ الْكِتَابِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ یعنی سورۂ فاتحہ اُمُّ الکتاب (قرآنِ مجید کی اَصل) ہے اور اس میں ہر بیماری کی شفا ہے۔[2]

بچھو کے کاٹے کا دَم

بُخاری و مسلم میں روایت ہے: جس کا خُلاصہ کچھ یُوں ہے کہ ایک مرتبہ 30 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سَفَر پر تھے، راستے میں ایک مقام پر ایک شخص نے آکر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے عرض کیا: ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے، کیا آپ کچھ کر سکتے ہیں؟ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: ہاں! میں دَم کردُوں گا۔ چنانچہ وہ صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ اس شخص کے ساتھ

---

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:160و161۔

2 ... تفسیر در منثور، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:15۔

گئے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر مریض کو دَم کیا، جس کی برکت سے مریض ٹھیک ہو گیا۔[1]

حضرت خارجہ بن صَلْت رَضِیَ اللہُ عنہ اپنے چچا جان سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوا، وہاں سے واپسی پر میں ایک قوم کے پاس سے گزرا، ان کا کوئی شخص مجنون (یعنی پاگل) تھا، جسے انہوں نے لوہے کی زنجیروں کے ساتھ باندھ رکھا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا: کیا تم اس کا کچھ علاج کر سکتے ہو؟ چنانچہ میں نے 3 دِن صبح و شام سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دَم کیا تو اس کی برکت سے وہ پاگل شخص بالکل ٹھیک ہو گیا۔[2]

دَم کرنا جائِز ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ان 2 واقعات سے معلوم ہوا؛ قرآنِ کریم سے علاج کرنا، قرآنِ مجید کی آیات پڑھ کر دَم کرنا، انہیں لکھ کر تعویذ بنانا وغیرہ بالکل جائِز ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان بھی دَم کیا کرتے تھے بلکہ خُود ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی دَم کیا کرتے تھے اور دوسروں کو سکھایا بھی کرتے تھے۔ حبیبۂ حبیبِ خُدا، اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے حکم دیا کہ نظر لگنے کا دَم کیا کرو![3]

ایک حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اَہْلِ خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم قرآنِ مجید کی آخری 2

1 ...بخاری، کتابُ الاجارہ، صفحہ:585، حدیث:2276۔
2 ... معجم کبیر، جلد:7، صفحہ:89، حدیث:13944۔
3 ...بخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ العین، صفحہ:1451، حدیث:5738۔

سورتیں (سورۂ فلق اور سورۂ وَالنّاس) پڑھ کر دَم کیا کرتے تھے۔[1]

ایک مرتبہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں مرض حاضِر ہوا تو حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے چند کلمات پڑھ کر آپ کو دَم کیا۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ قرآنی آیات اور مُقدَّس کلمات پڑھ کر دَم کرنا ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک طریقہ تھا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سُنّت ہے اور فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام کی بھی سُنّت ہے۔ ہاں! بعض حدیثوں میں تعویذ پہننے سے منع کیا گیا ہے، اس سے مراد وہ تعویذ ہیں جو ناجائزِ الفاظ پر مشتمل ہوں جو زمانۂ جاہلیت میں کئے جاتے تھے۔ اس کے عِلاوہ قرآنی آیات، مُقدَّس الفاظ، اللہ پاک کے مبارک ناموں اور مختلف دُعاؤں کے ذریعے دَم کرنا، کاغذ پر لکھ کر یا لکھوا کر گلے میں ڈالنا بالکل جائِز ہے۔[3]

روحانی عِلاج کا ذِہن بنایئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ للہ! پُورے کا پُورا قرآن بالخصوص سورۂ فاتحہ میں ہر مرض کی شِفَا ہے۔ ہم ڈاکٹروں کے پاس جاتے ہیں، حکیموں، طبیبوں سے عِلاج کرواتے ہیں، اگر اس میں کوئی خِلافِ شرع بات نہ ہو تو یہ عِلاج کروانا بالکل جائِز ہے۔ البتہ ہمیں رُوحانی عِلاج کا بھی ذِہن بنانا چاہیے۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مخلوق کی حمد سے پہلے اللہ پاک نے خُود اپنی حمد فرمائی، اس حمد کے ذریعے عِلاج کیا کرو! صحابۂ

1 ... مسلم، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض، صفحہ:866، حدیث:2192۔

2 ... مسلم، کتاب السلام، باب الطب والمرض، صفحہ:864، حدیث:2185۔

3 ... بہارِ شریعت، جلد:3، صفحہ:419، 420، حصہ:16 بتقدم و تاخر۔

کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سی حمد ہے؟ فرمایا: سورۂ فاتحہ اور سورۂ اِخلاص۔ پھر فرمایا: فَمَنْ لَّمْ یَشْفِہِ الْقُرْآنُ فَلَا شَفَاہُ اللہُ یعنی جسے قرآن سے بھی شفا نہ ملے، اسے اللہ پاک شفا نہیں دیتا۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھئے! قرآنِ کریم بالخصوص سورۂ فاتحہ کے ذریعے علاج کروانے سے متعلق کیسی واضح حدیثِ پاک ہے۔ ہمیں ذِہن بنانا چاہئے۔ بُخار ہو ❁ سر درد ہو ❁ جسم میں کہیں درد ہو ❁ شوگر، کولیسٹرول ❁ دِل کے امراض، کینسر غرض کوئی بھی چھوٹی سے چھوٹی یا بڑی سے بڑی بیماری ہو، قرآنِ مجید کے ذریعے عِلاج کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کرم فرمائے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو شفا مل ہی جائے گی۔

دعوتِ اسلامی اور شُعبہ روحانی علاج

الحمدللہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت شعبہ روحانی علاج میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمَّت کی غمخواری کے لئے کثیر اسلامی بھائی مختلف مقامات پر بستے لگاتے اور روزانہ لاکھوں مریضوں کو تعویذات دیتے، استخارہ کرتے اور اوراد و وظائِف بتاتے ہیں۔ مدنی چینل پر **روحانی علاج** پروگرام بھی نشر کیا جاتا ہے۔ جس میں استخارہ بھی کیا جاتا ہے اور مریضوں، پریشان حالوں کو اوراد و وظائِف بھی بتائے جاتے ہیں۔

سورۂ فاتحہ میں ہر مسئلے کا حل ہے

اے عاشقانِ رسول! سورۂ فاتحہ میں صِرف جسمانی بیماریوں کے لئے ہی عِلاج نہیں

1 ... تفسیر در منثور، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:17۔

بلکہ اس میں ہر مسئلے کا حل ہے۔ حضرت عطاء رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جسے کوئی حاجت ہو، وہ سورۂ فاتحہ کی تِلاوت کرے، اس کی برکت سے حاجت پُوری ہو جائے گی۔[1] عُلما فرماتے ہیں: 100 مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر جو بھی دُعا کی جائے، قبول ہوتی ہے۔

دُعائیں قبول ہونے کا وظیفہ

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا آسان حل ہے...! کوئی مشکل ہو، پریشانی ہو، تنگ دستی ہو، کوئی پریشانی آجائے، کوئی حاجت درپیش ہو، سورۂ فاتحہ پڑھئے، دُعائیں مانگئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کرم فرمائے گا اور مشکل، پریشانی، تنگ دستی دور ہو گی۔

نظرِ بد سے حفاظت کا وظیفہ

صحابیٔ رسول حضرت عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس گھر میں سورۂ فاتحہ اور آیۃُ الکرسی پڑھی جائے، اس گھر میں اُس دِن کسی جِنّ یا کسی انسان کی بُری نظر نہیں آئے گی۔[2]

سورۂ فاتحہ 1 تہائی قرآن کے برابر ہے

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے، اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے سورۂ فاتحہ اور سورۂ اِخلاص پڑھی، اس نے گویا ایک تہائی قرآنِ مجید کی تلاوت کی۔[3] ایک حدیثِ پاک میں ہے: سورۂ فاتحہ 2 تہائی

1... تفسیر در منثور، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:17۔
2... جامع صغیر، صفحہ:360، حدیث:5830۔
3... معجم اوسط، جلد:3، صفحہ:281، حدیث:4594۔

قرآنِ مجید کے برابر ہے۔[1]

سونے سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھنے کی فضیلت

حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم بستر پر لیٹو تو سورۂ فاتحہ اور سورۂ اِخلاص پڑھ لیا کرو! اس کی برکت سے موت کے عِلاوہ ہر چیز سے محفوظ رہو گے۔[2] ایک حدیثِ پاک میں ہے، فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹ کر سورۂ فاتحہ پڑھ لے تو اللہ پاک اس کے ساتھ ایک محافظ فرشتہ مقرر فرمادے گا۔[3]

اے عاشقانِ رسول! سورۂ فاتحہ کی صِرف 7 آیتیں ہیں، ہم روزانہ نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں، پُوری سورۂ فاتحہ پڑھنے میں صرف چند سیکنڈ لگتے ہیں اور فضیلتیں کیسی؟ سُبْحٰنَ اللہ! ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھنے والے کو ہر حرف پر 10 نیکیاں ملتی ہیں، ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھنے والا ایسے ہے جیسے اس نے ایک تہائی قرآن کی تلاوت کی، سوتے وقت ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنے سے اللہ پاک ایک محافظ فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں سورۂ فاتحہ بلکہ پُورے قرآنِ مجید کی تلاوت کا شوق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت | رہوں باوُضو میں سَدا یاالٰہی[4]

1 ...جامع صغیر، صفحہ:360، حدیث:5828۔
2 ...مسند بزّار، جلد:14، صفحہ:11، حدیث:7393۔
3 ...تاریخ دمشق، جلد:22، صفحہ:413۔
4 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:102۔

سورۂ فاتحہ سورۂ مناجات ہے

عُلَما فرماتے ہیں: سورۂ فاتحہ سورۂ مُنَاجات ہے۔ مُنَاجَات کا معنی ہے: آہستہ سے باتیں کرنا، دُعا اور التجا کرنا۔ جب بندہ اللہ پاک کی بارگاہ میں اس طرح دُعا کرے جیسے وہ اللہ پاک سے باتیں کر رہا ہے، اسے مناجات کہا جاتا ہے۔

سورۂ فاتحہ سورۂ مُناجات ہے، اس سورتِ پاک کی ابتدائی آیات میں اللہ پاک کی حمد وثنا ہے، اس کے بعد بندوں کی طرف سے دُعا مانگی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: اس نماز (یعنی سورۂ فاتحہ) کو میرے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کیا گیا ہے، بندہ پڑھتا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَۙ(۱) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:1)	ترجمہ کنزُالعرفان: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے۔

اس کے جواب میں اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔ بندہ پڑھتا ہے:

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِۙ(۲) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:2)	ترجمہ کنزُالعرفان: بہت مہربان رحمت والا۔

اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ بندہ پڑھتا ہے:

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِؕ(۳) (پارہ:1، الفاتحہ:3)	ترجمہ کنزُالعرفان: جزا کے دن کا مالک۔

اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ بندہ پڑھتا ہے:

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُؕ(۴)	ترجمہ کنزُالعرفان: ہم تیری ہی عبادت کرتے

(پارہ:1، سورۂ فاتحہ:4) | ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

اللہ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان برابر ہے (کہ بندہ اللہ پاک کی عبادت کرتا ہے، اللہ پاک بندے کی مدد و نُصرت فرماتا ہے)۔ پھر بندہ پڑھتا ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَۙ(۵) صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ۠(۷) (پارہ:1، فاتحہ:5 تا 7) | ترجمہ کنزُ العرفان: ہمیں سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تونے احسان کیا نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

اللہ پاک فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہی ہے جس کا اس نے سُوال کیا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! یہ کیسی عظیم فضیلت ہے۔ سورۂ فاتحہ کی 7 آیات ہیں، بندہ ایک ایک آیت پڑھتا جاتا ہے، اللہ پاک اسے سنتا بھی ہے اور ہر آیت پر جواب بھی عطا فرماتا ہے۔ علّامہ اِبْنِ رجب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ (یعنی بندے کا سورۂ فاتحہ پڑھتے جانا اور اللہ پاک کا جواب عنایت فرماتے جانا، یہ) سورۂ فاتحہ کی خاص فضیلت ہے جو اس کے عِلاوہ کسی سُورت میں نہیں۔[2]

سورۃ الفاتحہ کے مضامین کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! سورۂ فاتحہ وہ عظیم سورت ہے کہ اس کی صرف 7 آیات میں پُورے قرآنِ کریم کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے بلکہ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے سورۂ فاتحہ کی تِلاوت کی وہ ایسے کہ جیسے اُس نے تورات، زبور، انجیل اور قرآنِ پاک (یعنی چاروں

---

1 ... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ، صفحہ:154، حدیث:395۔
2 ... تفسیر ابن رجب حنبلی، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:68۔

بڑی آسمانی کتابوں) کی تلاوت کی۔[1]

امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے: اللہ پاک نے 104 صحیفے نازِل فرمائے، ان 104 صحیفوں کے مضامین 4 بڑی آسمانی کتابوں تورات، زبور، انجیل اور قرآنِ کریم میں بیان فرما دیئے، پھر تورات، زبور اور انجیل کے سارے عُلُوم قرآنِ مجید میں بیان فرما دیئے اور پُورے قرآنِ مجید کے تمام عُلوم سورۂ فاتحہ میں جمع فرما دیئے، پَس جس نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر کو سمجھ لیا، اس نے گویا تمام آسمانی کتابوں کی تفسیر پڑھ لی۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے! سورۂ فاتحہ کیسی جامع سُورت ہے، ان 7 مختصر آیات میں کتنے عُلُوم کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے تَو مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے 70 اونٹ بھر دوں۔[3]

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک اونٹ کتنے مَن بوجھ اٹھاتا ہے اور ہر مَن میں کتنے ہزار اجزا ہوتے؟ اس کا حساب لگایا جائے تو یہ تقریباً 25 لاکھ جلدیں بنتی ہیں۔ یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے، پھر باقی کلامِ عظیم کی کیا گنتی...!![4]

سورۂ فاتحہ کا ایک مرکزی مضمون

اے عاشقانِ رسول! حق تو یہی ہے کہ سورۂ فاتحہ کے تمام عُلوم کو سمجھنا، انہیں بیان

1... تفسیر در منثور، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:16۔
2... شُعَبُ الایمان، باب فی تعظیم القرآن، جلد:2، صفحہ:451، حدیث:2371۔
3... قُوتُ القلوب، جلد:1، صفحہ:92۔
4... فتاوٰی رضویہ، جلد:22، صفحہ:619۔

کر سکنا ہم جیسوں کے بَس کی بات نہیں ہے۔ البتہ عُلَمائے کرام نے خُوب غور و فِکْر کر کے، قرآن و حدیث اور عِلْمِ دین کی بڑی بڑی کتابوں کو سامنے رکھتے ہوئے سورۂ فاتحہ کا ایک مرکزی مضمون بیان کیا ہے، وہ کیا ہے؟ وہ ہے: مُرَاقَبَۃُ الْعِبَادِ لِرَبِّهِمْ یعنی بندے کا اپنے رَبّ کے لئے مراقبہ کرنا۔[1] یہ سورۂ فاتحہ کا مرکزی مضمون ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ بنیادی طَور پر سورۂ فاتحہ میں جو چیز ہمیں سکھائی گئی، وہ یہی مُراقَبَہ ہے۔

مراقَبَہ کسے کہتے ہیں...؟

مُرَاقَبَہ ایک تعلق کا نام ہے، بندے کا اپنے رَبّ کے ساتھ مضبوط ترین تعلق، اتنا مضبوط کہ بندے کا دِل، دماغ، اس کی سوچیں، خیالات اور تمام تَرتَوجُّہات ہر وقت اللہ پاک کی طرف رہیں، بندے کو ہر وقت یہ یقین ہو کہ میرا رَبّ مجھے دیکھ رہا ہے، وہ میرے ظاہِر حال کو بھی جانتا ہے اور میرے باطن کو بھی جانتا ہے۔ اسے مُرَاقَبَۃُ اللہ کہا جاتا ہے۔

مراقبہ کی ایک مثال سے وضاحت

امام قُشَیْرِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مراقبہ کی ایک مثال کے ذریعے وضاحت فرمائی ہے، فرماتے ہیں: ایک بادشاہ تھا، اس کے چند غُلام تھے، بادشاہ اُن میں سے ایک غُلام کے ساتھ خصوصی محبت کیا کرتا تھا، بظاہِر اس میں کوئی ایسی خاص بات نہیں تھی، پھر بھی بادشاہ اسے بہت پسند کرتا تھا، دوسرے غُلاموں کو یہ بات کھٹکتی تھی، ایک مرتبہ اُن غُلاموں نے ہمت کی اور بادشاہ سلامت کی خِدمت عرض کر ہی دیا، بولے: بادشاہ سلامت! اس غُلام میں ایسی کونسی خاص بات ہے کہ آپ اس پر بہت مہربان ہیں؟ بادشاہ نے سوال کا جواب نہ دیا

---

[1] ...نَظْمُ الدُّرَر، جلد:1، صفحہ:21۔

بلکہ کہا: ہمیں ایک سَفَر درپیش ہے، تیاری کرو! ہم سفر پر جارہے ہیں۔ چنانچہ گھوڑے تیار کئے گئے اور بادشاہ سلامت اپنے غُلاموں کو ساتھ لے کر سفر پر روانہ ہو گئے، پہاڑی علاقے کا سَفَر تھا، کچھ دُور جا کر ایک پہاڑ نظر آیا، جو برف سے ڈھکا ہوا تھا، بادشاہ سلامت نے دُور سے اس پہاڑ کو دیکھا اور سَر جھکا لیا۔ جیسے ہی بادشاہ نے سَر جھکایا، وہ غلام جو بادشاہ کا منظورِ نظر تھا، اس نے گھوڑے کو ایڑ لگا دی (یعنی دوڑاتے ہوئے آگے گزر گیا)۔ سب حیران تھے کہ آخر اسے کیا ہوا؟ یہ کہاں جارہا ہے؟ تھوڑی دیر کے بعد غُلام واپس آیا، اس کے ہاتھ میں برف تھی۔ بادشاہ نے پوچھا: تم یہ برف کیوں لائے؟ کہا: بادشاہ سلامت! آپ نے اس برف والے پہاڑ کی طرف دیکھا، پھر سَر جھکا لیا، میں جانتا ہوں کہ آپ بِلاوجہ ایسے نہیں کیا کرتے، بَس میں سمجھ گیا کہ بادشاہ سلامت برف چاہتے ہیں۔

یہ سُن کر بادشاہ نے اپنے غُلاموں کو مخاطب کر کے فرمایا: دیکھ لو! تم سب اپنے اپنے کاموں میں مَصْرُوف رہتے ہو، تمہاری تَوَجُّہ اپنی جانِب رہتی ہے لیکن یہ میرا وہ غُلام ہے جس کی تَوَجُّہ ہر وقت میری طرف ہوتی ہے، میں کیا دیکھ رہا ہوں، میں کیا کر رہا ہوں، میری نظر کس طرف اُٹھ رہی ہے، یہ اس پر تَوَجُّہ رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ میں اس سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہی مُرَاقبہ ہے ❁ بندے کی تَوَجُّہ ہر وقت اپنے رَبّ کی طرف رہے ❁ بندہ دُکان پر ہے، تب بھی اس کی تَوَجُّہ رَبّ کی طرف ہو ❁ بندہ گھر میں ہے، تب بھی اس کی توجہ رَبّ کی طرف ہو ❁ بندہ مسجد میں ہو تب بھی اس کی تَوَجُّہ رَبّ کی طرف

1 ...رسالہ قشیریہ، باب المراقبۃ، صفحہ:225۔

ہو، غرض ہر وقت، ہر حال میں بندے کی تَوَجُّہ رَبّ کی طرف رہے، یہ مراقبہ ہے۔

سورۂ فاتحہ اور مُرَاقبہ کی تعلیم

مراقبہ کے لئے 2 چیزوں کی ضرورت ہے؛ (1): بندے کا اپنے رَبّ کو پہچاننا (2): بندے کا اپنے آپ کو پہچاننا۔

(1): رَبّ کی پہچان

جسے معلوم ہی نہ ہو کہ میرا رَبّ کون ہے؟ اس کی صِفَات کیا ہیں؟ اس کی شان کیا ہے؟ وہ بندہ بھٹک جاتا ہے۔ یمن کا ایک بادشاہ تھا، اسے اللہ پاک نے طاقت عطا فرمائی، قُوَّت بخشی، بڑی سلطنت عطا کی، اس پر نعمتوں کی برسات ہوئی، یہ اپنی فوج کے ساتھ علاقے فتح کرتا گیا، کرتا گیا، یہاں تک کہ اس کی سلطنت دُور دُور تک پھیل گئی۔ ایک دِن اسے خیال آیا؛ یہ کائنات کیسے چَل رہی ہے؟ اسے چلانے والا کون ہے؟ دِن کیسے آتا ہے؟ رات کیسے ہوتی ہے؟ ہمیں اتنی طاقت و قُوَّت کہاں سے ملتی ہے؟

عِلْمِ دِین تو جانتا نہیں تھا، بَس عقل کے گھوڑے ہی دوڑاتا رہا، کئی دِن سوچ بچار کے بعد اس نے فیصلہ کیا کہ کائنات سورج کے ذریعے چل رہی ہے، سورج ہی کے ذریعے دِن رات کی تبدیلی ہوتی ہے، سورج کے ذریعے فصلیں پکتی ہیں؟ سورج ہی کے ذریعے خوراک ملتی ہے، لہٰذا سورج ہی خُدا ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ!

اس بد بخت نے اپنی عقل کے گھوڑے دوڑائے، شیطان نے اسے شرک میں مبتلا کر دیا اور یہ سورج کی پُوجا کرنے لگا۔

دیکھئے! بادشاہ رَبّ کو پہچانتا نہیں تھا، اسے اللہ پاک کی صفات کا عِلْم نہیں تھا، خُدا کی

شان و عظمت سے واقف نہیں تھا، اپنے ہی طور پر سوچ بچار میں پڑا اور بھٹک گیا۔ معلوم ہوا؛ مُرَاقبہ کرنے (یعنی اللہ پاک کی طرف تَوَجُّہ رکھنے) کے لئے ضروری ہے کہ اللہ پاک کی پہچان بھی ہو، اس کی شان و عظمت بھی معلوم ہو۔

سورۂ فاتحہ اور اللہ پاک کی صفات

چنانچہ اللہ پاک نے سورۂ فاتحہ کی ابتدا میں اپنی صفات کو بیان فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَۙ(۱) الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِۙ(۲) مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِؕ(۳) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:1 تا3)	ترجمہ کنزُ العرفان: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے بہت مہربان رحمت والا جزا کے دن کا مالک۔

معلوم ہوا حقیقی رَبّ وہ ہے جو تمام تعریفوں کا مالِک ہے، وہ ہر نقص سے، ہر عیب سے پاک ہے، خوبیوں والا ہے، وہی ہے جو تمام جہانوں کو پالتا ہے، پتھر میں رینگنے والے بالکل چھوٹے سے کیڑے کو بھی وہی رزق دیتا ہے اور ہاتھی جیسے بڑے جانور کو بھی وہی رزق عطا فرماتا ہے، وہی تمام جہانوں کا رَبّ ہے، وہ رحمٰن بھی ہے، وہ رحیم بھی ہے اور وہ حقیقی رَبّ روزِ جزا کا مالِک بھی ہے۔ یہ ہے حقیقی رَبّ کی پہچان۔

(2): بندے کا خُود کو پہچاننا

دوسری چیز جو مراقبہ کے لیے ضروری ہے، وہ یہ کہ بندہ اپنے آپ کو پہچانتا ہو کیونکہ جو خُود کو نہ پہچانتا ہو، وہ اپنے مَن میں ہی مگن رہتا ہے۔ لِہٰذا بندہ جب تک خُود کو پہچانے گا نہیں، اس وقت تک وہ اللہ پاک کی طرف مُتَوَجِّہ نہیں ہو سکے گا۔

اب بندے کی پہچان کیا ہے؟ بندے کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ بندہ عاجِز ہے،

کمزور ہے، ناتواں، محتاج ہے۔ ہمیں بھوک لگتی ہے، لہٰذا ہم کھانے کے محتاج ہیں، ہمیں پیاس لگتی ہے، ہم پانی کے محتاج ہیں، ہم دیکھنے کے لئے آنکھوں کے محتاج ہیں، سننے کے لئے کانوں کے محتاج ہیں، پکڑنے کے لئے ہاتھوں کے محتاج ہیں، بولنے کے لئے زبان کے محتاج ہیں، سوچنا ہو تو دِل و دماغ کے محتاج ہیں، غرض ہم ہر ہر کام میں، ہر ہر معاملے میں محتاج ہیں۔

جب بندہ یہ پہچان لیتا ہے کہ میں ہر وقت محتاج ہوں اور یہ بھی جان لیتا ہے کہ اللہ ہی رَبُّ العالمین ہے، تب وہ اپنے رَبّ کے حُضُور جھکتا ہے اور عاجزی کے ساتھ عرض کرتا ہے:

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ﴿۴﴾ (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:4)	ترجمہ کنزُالعرفان: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

دیکھئے! بندہ اپنے رَبّ کی بارگاہ میں عرض گزار ہے: مولیٰ! میں تجھ سے مدد چاہتا ہوں۔ کس معاملے میں؟ ہر ہر معاملے میں ❁ بھوک لگی ہے ❁ اس کے لئے کھانا بھی چاہئے ❁ ہاتھ بھی چاہئے ❁ منہ بھی چاہئے ❁ دانت بھی چاہئیں ❁ یہ ساری نعمتیں کون دیتا ہے، اللہ پاک دیتا ہے ❁ آنکھ ❁ کان ❁ زبان ❁ منہ ❁ ہاتھ ❁ پیر ❁ یہ جسم ❁ یہ جان ❁ یہ سانسیں ❁ زِندگی ❁ یہ ساری نعمتیں کون عطا فرماتا ہے؟ اللہ پاک ہی عطا فرماتا ہے ❁ وہ کون سا لمحہ ہے جب بندے پر اللہ پاک کی نعمتوں کی برسات نہیں ہوتی؟ ہم ہر ہر لمحہ اللہ پاک کے محتاج ہیں ❁ لہٰذا ہر ہر لمحہ اللہ پاک کی مدد و نُصرت کی ضرورت ہے ❁ لہٰذا جب کھانا ملے گا تو تَوَجُّہ کس کی طرف ہوگی؟ اللہ پاک کی طرف ❁ جب کسی چیز کی جانِب ہاتھ بڑھے گا، ہم اسے پکڑ پائیں گے تو تَوَجُّہ کس کی طرف ہوگی؟ اللہ پاک کی طرف ❁ جب نگاہ اُٹھے گی، ہم رنگ برنگی دُنیا کا نظارہ کر پائیں گے تو تَوَجُّہ کس کی طرف جائے گی؟ اللہ پاک کی

طرف ﷺ لہٰذا بندہ ہر وقت، ہر لمحہ اللہ پاک کی طرف توَجُّہ رکھنے، اللہ پاک کی یادوں میں رہنے کا محتاج ہے اور یہی وہ کیفیت ہے جسے مُراقبہ کہا جاتا ہے۔

صراطِ مستقیم کی دُعا

اب جب بندہ اللہ پاک کو بھی پہچان لیتا ہے، اپنے آپ کو بھی پہچان لیتا ہے، اب عرض کرتا ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ﴿۷﴾ (پارہ:1، فاتحہ:5 تا 7)	ترجمہ کنزُالعرفان: ہمیں سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تونے احسان کیا نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

یعنی اے اللہ پاک! مجھے صراطِ مستقیم پر قائِم رکھ، میری پُوری زِندگی صراطِ مستقیم پر ہی گزرے، شیطان، نفسِ اَمّارہ کسی وقت مجھے صراطِ مستقیم سے بہکا نہ سکیں اور میں ہمیشہ تیرے انعام یافتہ بندوں کے رستے پر چلتا رہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! ترتیب کے اعتبار سے سورۂ فاتحہ قرآنِ کریم کی پہلی سُورت ہے، یہاں سے قرآنِ مجید کی ابتدا ہو رہی ہے اور ابتدا ہی میں ہمیں کیسا جامِع دَرْس دیا گیا، گویا یہ قرآنِ مجید کی پہلی تعلیم ہے کہ بندہ ہر وقت اپنے رَبّ کی طرف مُتَوَجِّہ رہے، اپنے رَبّ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کرے۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم زِندگی کا ایک ایک لمحہ اسی تَصَوُّر کے ساتھ گزاریں کہ میں بندہ ہوں، اللہ میرا رَبّ ہے، میں ہر لمحہ اپنے رَبّ کا محتاج ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تَوَجُّہ اِلَی اللہ کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْكَ تم اللہ کو نگاہ میں رکھو، اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَكَ اللہ پاک کو نگاہ میں رکھو، تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ (1)

حضرت علّامہ مُلّا علی قاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: یعنی جس چیز کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے، اس پر عَمَل کرو، جس سے منع کیا ہے، اس سے باز رہو تو اللہ پاک دُنیا میں مصیبتوں اور پریشانیوں سے، آخرت میں عذاب سے تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ مزید فرماتے ہیں: جو اللہ پاک کا ہو جاتا ہے، اللہ پاک اُس کا ہو جاتا ہے۔ (2)

اللہ پاک ہم سب کو نیکی کی توفیق نصیب فرمائے، کاش! ہمارا دِل ہر وقت اللہ پاک کی طرف مُتَوَجِّہ رہے، ہر وقت اللہ پاک کی یاد سے دِل آباد رہے اور ہم اسی طرح پیاری پیاری یاد کے ساتھ زِندگی گزارتے چلے جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

محبت میں اپنی گما یا اِلٰہی! | نہ پاؤں میں اپنا پتا یا اِلٰہی!
رہوں مست و بے خُود میں تیری وِلا میں | پِلا جام ایسا پِلا یا اِلٰہی!
مرے دِل سے دُنیا کی چاہت مٹا کر | کر اُلفت میں اپنی فنا یا اِلٰہی!

---

1 ...ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، صفحہ:594، حدیث:2516۔

2 ...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الرقاق، جلد:9، زیرِ حدیث:5302، صفحہ:490۔

تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے | مرے غوث کا واسطہ یااِلٰہی!
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ | گُناہوں سے ہر دَم بچا یااِلٰہی!
مِرا ہر عَمَل بس ترے واسطے ہو | کر اِخلاص ایسا عطا یااِلٰہی!
عبادت میں گزرے مری زندگانی | کرم ہو، کرم یاخُدا! یااِلٰہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

درست قرآن پڑھنے کی فضیلت

حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے مَرْوِی ہے کہ پیارے آقا، دوجہاں کے داتا صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّقْرَءَ الْقُرْآنُ کَمَا اُنْزِلَ بے شک اللہ پاک پسند فرماتا ہے کہ قرآن کو اسی طرح پڑھا جائے جیسے اسے نازل کیا گیا۔[1] ایک مقام پر ارشاد فرمایا: اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ قرآن کو عرب کے لب ولہجے میں پڑھو۔[2]

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدرسۃ المدینہ بالغان

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدرسۃ المدینہ بالغان بھی ہے۔ الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ مُلک سینکڑوں مدارسُ المدینہ بالغان لگتے ہیں، جن میں بڑی عُمر کے اسلامی بھائیوں کو دُرُست تجوید اور مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا جاتا ہے اور مختلف سنتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ آپ بھی مدرسۃ المدینہ بالغان میں اگر پڑھانے کی اہلیت رکھتے ہیں تو

1 ...جامع صغیر، صفحہ:117، حدیث:1897۔
2 ...نوادر الاصول، فی ان القرآن مثلہ، جلد:2، صفحہ:242۔

پڑھانے کی، ورنہ پڑھنے کی نیت کر لیجئے۔ آیئے ترغیب کے لئے مدنی بہار سنتے ہیں!

گھر میں مدنی انقلاب

دنیاپور (ضلع لودھراں، پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے میری عملی حالت انتہائی افسوسناک تھی، نماز روزے سے دور، فحاشی و بدنگاہی کا دلدادہ اور دینی معلومات سے نابلد تھا۔ ہمارا پورا گھرانا ہی فلموں، ڈراموں کا بے حد شوقین تھا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدرسۃُ المدینہ بالغان میں تجوید و قراٰت کے مطابق قرآنِ کریم پڑھنے کا ذہن دیا جو کہ جامع مسجد گلزارِ مدینہ لوکوشیڈ میں قائم تھا۔ ان کے سمجھانے پر میں نے مدرسۃُ المدینہ بالغان میں داخلہ لے لیا اور پابندی سے شرکت کرنے لگا۔ اس کی برکت سے نماز روزہ، وضو و غسل وغیرہ کے مسائل سیکھے اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے قریب تر ہوتا چلا گیا، اسی دوران امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل پڑھنے سے فکرِ آخرت کا ذہن ملا۔ جب میں مکمل طور پر دینی ماحول سے وابستہ ہوگیا تو گھر والوں پر بھی انفرادی کوشش شروع کر دی۔ اللہ پاک کے کرم اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دیے گئے گھر میں دینی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھولوں پر عمل کی برکت سے ان میں بھی انقلاب برپا ہوگیا (یعنی اپنے آپ کو بدلنے کی سوچ ملی)، گھر کے تمام افراد دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فلموں ڈراموں کا سلسلہ بھی بند ہو گیا۔ سبھی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر عطاری بن چکے ہیں۔

عطا ہو شوق مولیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا | خدایا ذوق دے قرآن پڑھنے کاپڑھانے کا
یِہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہوجائے | ہر اِک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

المدینہ آن لائن لائبریری

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ للہ! دعوتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ دِن بہ دِن ہمیں عِلْمِ دین سیکھنے کے آسان ذرائع فراہم کرنے میں مَصْرُوف ہے۔ سینکڑوں کتب ورسائل پر مشتمل **المدینہ آن لائن لائبری** جو پہلے صرف ڈیسک ٹاپ ورژن (Desktop version) میں تھی، اب ویب ورژن (Web version) میں لائیو (Live) کر دی گئی ہے۔ **المدینہ آن لائن لائبریری** میں مکتبۃ المدینہ کی مختلف موضوعات (مثلاً قرآن وسُنّت، عقائدِ اسلام، فقہ و فتاویٰ، اسلامی تعلیمات، اخلاق و آداب، سیرتِ رسولِ عربی، سیرتِ امہاتُ المؤمنین، سیرتِ صحابہ و صحابیات، سیرتِ اولیائے کرام، سیرتِ امیرِ اہلسنت، ملفوظاتِ امیرِ اہلسنت اور فیضانِ مدنی مذاکرہ، اوراد و وَظائف اور نعتیہ کلام وغیرہ) پر مبنی کتب ورسائل موجود ہیں۔ **المدینہ آن لائن لائبریری** سے فائدہ اُٹھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ

www.dawateislami.net/bookslibrary

وزٹ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ جس

نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

جنازے کے بارے میں سنتیں اور آداب

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم:(1): جسے کسی جنازے کی خبر ملے وہ میّت کے گھر والوں کے پاس جاکر ان سے تعزیت کرے اللہ پاک اس کے لئے 1 قیراط ثواب لکھے، پھر اگر جنازے کے ساتھ جائے تو اللہ پاک 2 قیراط اَجر لکھے، پھر اُس پر نماز پڑھے تو 3 قیراط، پھر دَفن میں حاضر ہو تو 4 اور ہر قیراط کوہِ اُحد (یعنی اُحد پہاڑ) کے برابر ہے۔[2] **(2):** جب کوئی جنتی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اللہ پاک حیا فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کو عذاب دے جو اِس کا جنازہ لے کر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنھوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔[3]

اے عاشقانِ رسول! حضرتِ سیّدُنا مالِک بن اَنس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ کہا: ایک کلمے کی وجہ سے بخش دیا جو حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جنازہ دیکھ کر کہا کرتے تھے۔ (وہ کلمہ یہ ہے:) سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْت لہٰذا میں بھی جنازہ دیکھ کر یہی کہا کرتا تھا، یہ کلمہ (کہنے) کے سبب اللہ پاک نے مجھے بخش دیا۞ جنازے میں اللہ پاک کو راضی کرنے، نمازِ

1 ... مشکوٰۃ، کتابُ: الْاِیمان، باب: الْاِعْتِصَام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

2 ... عمدۃ القاری، جلد: 1، صفحہ: 400، تحت الحدیث: 47۔

3 ... مسند فردوس، جلد: 1، صفحہ: 282، حدیث: 1108۔

جنازہ کے فرض کی ادائیگی، عبرت حاصل کرنے، میّت اور اس کے عزیزوں کی دلجوئی کرنے وغیرہ اچھی اچھی نیتوں سے شرکت کرنی چاہیے ❁ جنازے کو کندھا دینا ثواب کا کام ہے، نبیٔ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیہ واٰلہٖ وسَلَّم نے حضرتِ سعد بن معاذ رَضِیَ اللہُ عَنہ کا جنازہ اٹھایا تھا ❁ چھوٹے بچے کا جنازہ اگر ایک شخص ہاتھ پر اُٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے (یعنی ایک کے بعد دوسرے) لوگ ہاتھوں میں لیتے رہیں ❁ عورَتوں کو (بچہ ہو یا بڑا کسی کے بھی) جنازے کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے ❁ شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قَبْر میں بھی اُتار سکتا ہے اور منہ بھی دیکھ سکتا ہے صرف غسل دینے اور بلا حائل (مثلاً بغیر کپڑے کے) بدن کو چھونے کی ممانعت ہے ❁ جنازے کے ساتھ بلند آواز سے کلمۂ طیّبہ یا کلمۂ شہادت یا حمد و نعت وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔[1]

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو! | مرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

مختلف سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے، سنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

دردِ سر ہو اگر، دُکھ رہی ہو کمر | پاؤ گے صحّتیں قافِلے میں چلو
ہے طلب دید کی، دید کی عید کی | کیا عَجب وہ دِکھیں قافِلے میں چلو

اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! — صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... 550 سنّتیں اور آداب، صفحہ: 80 تا 83، ملتقطاً۔

سورۂ ماعُون

(ترجمہ و تشریح)

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...پیارے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یتیم کی مدد فرمائی
- ...سُوْرَۂ ماعُون کا مختصر تعارف
- ...دِل کی نرمی کا ایک نسخہ
- ...ماہِ رمضان کی ایک پیاری عِبَادت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی مسجد میں داخِل ہونے کی سَعادت پائیں، اعتکاف کی نیت ضرور فرمائیں، نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، دِل ہی میں نیت کر لیجئے کہ میں اعتکاف سے ہوں، آپ معتکف ہو گئے، دِل میں نیت حاضر ہوتے ہوئے زبان سے بھی دُہرا لینا زیادہ اچھا ہے، چاہے اپنی مادری زبان میں ہی کہہ لیجئے: میں نے سُنّت اعتکاف کی نیت کی۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری، افطار، آبِ زم زم شریف پینا، دم کیا ہوا پانی پینا، یہ سب اُسی صُورت میں جائِز ہوتے ہیں جب کہ اعتکاف کی نیت پہلے سے کی ہوئی ہو، اگر کھانا سامنے آگیا تو اب اعتکاف کی نیت نہیں ہو سکے گی۔ البتہ عبادت کی نیت سے اب بھی ہو سکتی ہے، لہٰذا عِبادت کے لئے اعتکاف کی نیت اب بھی کر لیں، کچھ ذِکْر و اَذْکار کر لیں، مثلاً 12 مرتبہ درود شریف پڑھ لیں، اب چاہیں تو کھا، پی یا سَو سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

درودِ پاک کی فضیلت

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: پانی جتنی جلدی آگ کو بجھا دیتا ہے، اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھنا اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ گُناہوں کو مٹا دیتا ہے اور نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

وَسَلَّم پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے اَفْضَل ہے۔[1]

پڑھتا رہوں کثرت سے درود ان پہ سدا میں
اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّةُ الْحَسَنَةُ تُدْخِلُ صَاحِبَهَا الْجَنَّةَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ بااَدَب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آہ! رمضان جارہا ہے...!!

پیارے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کا مُقَدَّس مہینا ہے، دوسرا عشرہ جسے عشرۂ مغفرت کہا جاتا ہے، جاری وساری ہے، ابھی کچھ ہی دِن پہلے کی بات ہے، ہم ماہِ رمضان کی آمد کا انتظار کررہے تھے، آمدِ رمضان کا سوچ کر عاشقانِ رمضان کے دِل جھوم رہے تھے،

1 ...تاریخِ بغداد، جلد:7، صفحہ:172۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:114۔
3 ...مسندِ فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

پھر ماہِ رمضان تشریف بھی لایا اور اب تیزی سے گزرتا جارہاہے، دوسرا عشرہ جاری ہے اور یہ بھی جلدی جلدی اِختتام کی طرف بڑھ رہاہے، رحمتوں، برکتوں، مغفرتوں والی مبارک گھڑیاں تیزی سے گزرتی جارہی ہیں۔

دِل کو رُلا رہا ہے، رمضان جا رہا ہے
حسرت بڑھا رہا ہے، رمضان جا رہا ہے
اس ہجر کو جو سوچا، آہیں نکل پڑی ہیں
دِل ڈگمگا رہا ہے، رمضان جا رہا ہے
روکو! کوئی تو روکو! ماہِ کرم کو روکو!
دامن چُھڑا رہا ہے، رمضان جا رہا ہے
اب تک وہیں ہے غفلت، کچھ نہ ہوئی عبادت
دِل خوف کھا رہا ہے، رمضان جا رہا ہے

اے عاشقانِ رسول! ابھی دِن باقی ہیں، اے کاش! دِل سے غفلت کے پردے ہٹ جائیں، شیطان تو پہلے ہی سے قید ہے، کاش! یہ نفسِ اَمّارہ بھی کسی طرح سُدھر جائے اور ہم ماہِ رمضان کی ان مبارک گھڑیوں کو غنیمت جان کر اپنے رَبِّ کریم کو کسی طرح راضی کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

ترے کرم سے مِلا مغفرت کا ہے عشرہ
رہائی نارِ جہنّم سے ہو عطا یارَبّ!
اِلٰہی رہ گئے رمضاں کے آخری روزے
رِہائی نارِ جہنّم سے ہو عطا یارَبّ!

اِلٰہی! رہ گئیں رمضاں کی آخری گھڑیاں
کرم سے بخش بھی دے ہم کو یاخُدا یارَبّ![1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سورۃ الْمَاعُون؛ ترجمہ و تشریح

پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ نزولِ قرآن کی ان بابرکت گھڑیوں میں آیئے! قرآنِ کریم کی ایک مختصر سُورت؛ سورۂ ماعُون کا ترجمہ اور اس کی مختصر وضاحت سننے کی سَعَادت حاصِل کرتے ہیں۔ اس سے پہلے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک سیرت کا ایک خُوبصُورت واقعہ سنیئے:

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یتیم کی مدد فرمائی

روایات میں ہے: مکۂ مکرمہ میں ایک یتیم بچہ تھا، اِس اُمّت کے فِرعون یعنی مکہ پاک کے بہت بڑے کافِر ابوجہل نے اس یتیم کی پرورش کی ذِمَّہ داری اپنے سَر لے لی اور وہ سارا مال جو اس بچے کو وراثت میں ملا تھا، وہ بھی اپنے قبضے میں کر لیا۔

اب چاہیئے تو یہ تھا کہ ابوجہل اس یتیم بچے کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کرتا مگر یہ بدبخت غیر مسلم تھا، اس کے دِل میں حرِص وہوَس بھری ہوئی تھی، اس نے یتیم کی پرورش کرنے کی بجائے، اُلٹا اس کے مال پر قبضہ جما لیا۔ ایک دِن وہ یتیم بچہ اس کے پاس آیا اور اپنا مال اس سے مانگا، اس پر ابوجہل بدبخت نے بے چارے یتیم کو دھکے دے کر نکال دیا۔

اس پر قریش کے دوسرے سرداروں نے اس یتیم سے کہا: تم مُحَمَّدِ (مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ

1 ...وسائلِ فردوس، صفحہ: 28 ملتقطاً۔

عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کے پاس جاؤ! وہ تمہاری مدد کر دیں گے۔ قریش کے سرداروں نے تو یہ بات بطورِ مذاق کہی تھی، ان کا مقصد تھا کہ یہ یتیم بچہ مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) سے مدد مانگے گا، وہ اس کی مدد کر نہیں پائیں گے۔ مگر انہیں کیا معلوم...!! وہ رَبِّ کائنات کے محبوب ہیں، وہ ایک اَبْرُو کا اِشارہ ہی فرما دیں تو دُنیا اِدھر سے اُدھر ہو سکتی ہے۔

غم و رَنج و اَلَم اور سب بلاؤں کا مداوا ہو
اگر وہ گیسوؤں والا مرا دِلدار ہو جائے
اشارہ پائے تو ڈوبا ہوا سورج برآمد ہو
اُٹھے انگلی تو مہ دو بلکہ دو دو چار ہو جائے[1]

جن کے اشارے سے ڈوبا سُورج پلٹ آئے، انگلی اُٹھائیں تو چاند 2 ٹکڑے ہو جائے، کیا ان کے چاہے سے ایک یتیم بچے کا دُکھ دُور نہیں ہو سکے گا مگر کافِر کیا جانیں حبیبِ خُدا کا مقام...!!

خیر! وہ یتیم بچہ دوجہاں کے تاجدار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہوا اور اپنی فریاد پیش کی۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس بچے کو ساتھ لیا اور فوراً ابوجہل کے گھر تشریف لے گئے۔ قریش کے سردار تو یہ خیال کر رہے تھے کہ ابوجہل اکڑ دِکھائے گا، مَعَاذَ اللہ! رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ گستاخانہ رَوِیّہ اختیار کرے گا مگر یہ کیا...!! ابوجہل نے جیسے سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا تو ادب سے مرحبا کہہ کر آپ کا استقبال کیا اور فوراً ہی یتیم کا مال لا کر اس کے حوالے کر دیا۔

1...سامانِ بخشش، صفحہ:172-174 ملتقطاً۔

یہ دیکھ کر قریش کے لوگ حیران رہ گئے، جب انہوں نے ابوجہل سے ماجرا پوچھا تو وہ بولا: خدا کی قسم! میں نے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دائیں اور بائیں ایک نیزہ دیکھا، مجھے یہ ڈر لگا کہ اگر میں نے ان کی بات نہ مانی تو یہ نیزہ مجھے پھاڑ ڈالے گا۔[1]

مُعطِی مطلب تمہارا ہر اِشارہ ہو گیا | جب اِشارہ ہو گیا، مطلب ہمارا ہو گیا
ڈوبتوں کا یانبی کہتے ہی بیڑا پار تھا | غم کِنارے ہو گئے، پیدا کِنارہ ہو گیا
نام تیرا، ذِکْر تیرا، تُو ترا پیارا خیال | ناتوانوں، بے سہاروں کا سہارا ہو گیا[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! تفسیر صراط الجنان میں ہے کہ جب ابوجہل اور اس یتیم بچے کا یہ واقعہ ہوا تو پارہ:30، سُوْرَۂ ماعُون کی پہلی چند آیات نازِل ہوئیں، اللہ پاک نے فرمایا:

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ﴿۲﴾ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۳﴾ (پارہ:30، سورۂ ماعون:1-3)

ترجمہ کَنْزُ الایمان: بھلا دیکھو تو جو دِین کو جھٹلاتا ہے۔ پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا۔

سُوْرَۂ ماعُون کا مختصر تعارف

اے عاشقانِ رسول! سُوْرَۂ ماعُون مکیہ (یعنی ہجرت سے پہلے نازِل ہونے والی سُورتوں میں سے) ہے، اس سورت میں 1 رکوع اور 7 آیتیں ہیں۔ ماعُون کا معنٰی ہے **استعمال کی معمولی چیز**۔ اس سورت کی آخری آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے **سُوْرَۂ مَاعُوْن** کہتے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ سُورت آدھی مکہ میں کفارِ مکہ مثلاً ابوجہل، عاص بن وائل

1 ...اَلسِّیرَۃُ الْحَلَبِیَّۃ، باب عرض قریش علیہ...الخ، جلد:1، صفحہ:445۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:74 ملتقطا۔

وغیرہ کے متعلق نازل ہوئی جبکہ اس کا باقی آدھا حِصّہ عبد اللہ بن ابی سلول منافق کے بارے میں مدینۂ منورہ میں نازِل ہوا۔[1]

سُوْرَۂ مَاعُوْن کا ایک بنیادی نکتہ

علّامہ بُقاعی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سورۂ ماعُون میں بنیادی طَور پر یہ نکتہ سمجھایا گیا ہے کہ قیامت کے دِن اُٹھنے اور بارگاہِ اِلٰہی میں پیش ہونے کا اِنْکار کرنا اَبُو الْخَبَائِث (یعنی بُرائیوں کی جڑ) ہے۔ اس انکار کے سبب انسان بُرے اَخْلاق اور گھٹیا کردار کا عادِی ہو جاتا ہے۔[2] ❁ قیامت کے دِن کا یہی اِنْکار آدمی کو ظالم بناتا ہے ❁ جو قیامت کا اِنْکار کرتا ہے، اس کے اندر سے انسانیت مٹ جاتی ہے ❁ وہ انسان نما حیوان بن کر یتیموں، مسکینوں اور بے سہاروں پر ظلم ڈھاتا اور انہیں دھکے دیتا ہے ❁ یہی قیامت کا اِنْکار آدمی کو ریاکار بناتا ہے ❁ یہی قیامت کا اِنْکار بندے کو اپنے رَبِّ کریم کا نافرمان بناتا ہے اور ❁ اسی اِنْکار کے سبب آدمی بخل یعنی کنجوسی اور حِرْص وہَوَس کی دلدل میں پھنس کر تباہ وبرباد ہو جاتا ہے۔

آخرت سے بے خوفی کا وبال

پیارے اسلامی بھائیو! ہم الحمد للہ! مسلمان ہیں، اللہ پاک کا بڑا فضل ہے کہ ہم قیامت پر ایمان رکھتے ہیں، ہمارا پختہ یقین ہے کہ مرنے کے بعد بھی ایک زِندگی ہے، اللہ پاک جب چاہے گا، مُردوں کو دوبارہ زِندہ فرمائے گا، حشر ہو گا، سب اگلے پچھلے میدانِ محشر میں جمع ہوں گے، اَعْمَال کا حِساب ہو گا، بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی ہو گی، ضرور ہو گی۔ الحمد للہ! ہم یہ سب مانتے بھی ہیں، اس پر پختہ یقین بھی رکھتے ہیں۔

---

1 ...حاشیۃ الصاوی علی تفسیر جلالین، پارہ:30، سورۂ ماعون، جلد:3، صفحہ:338۔

2 ...تفسیر نظم الدرر، پارہ:30، سورۂ ماعون، جلد:8، صفحہ:541۔

Go To Index

مگر افسوس! ہمارے اندر سے قیامت کا خوف نکلتا جا رہا ہے، بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی کا خوف دِن بہ دِن کم ہوتا چلا جا رہا ہے اور ہمارے معاشرے میں بگاڑ کی یہ بنیادی وجہ ہے۔ اگرچہ گُناہوں کے، جرائِم کے اور بہت سارے اسباب ہیں، ان میں ایک بہت اَہَم اور بنیادی سبب **خوفِ آخرت** کی کمی بھی ہے۔ غور کر لیجئے! ❁شراب کیوں پی جاتی ہے؟ **خوفِ آخرت** کی کمی کی وجہ سے ❁ آدمی بدکاری کی طرف کیوں بڑھتا ہے، **خوفِ آخرت** کی کمی کی وجہ سے ❁ سُود کیوں کھاتے ہیں؟ **خوفِ آخرت** کی کمی کی وجہ سے ❁ چوریاں کیوں ہوتی ہیں؟ **خوفِ آخرت** کی کمی کی وجہ سے ❁ ڈکیتیاں کیوں ہوتی ہیں؟ **خوفِ آخرت** کی کمی کی وجہ سے ❁ ناحق قتل کیوں ہوتے ہیں؟ **خوفِ آخرت** کی کمی کی وجہ سے ❁ جُوئے کے اڈّے کیوں چلتے ہیں؟ **خوفِ آخرت** کی کمی کی وجہ سے ❁ دوسروں کو ناحق تکلیف کیوں پہنچائی جاتی ہے؟ **خوفِ آخرت** کی کمی کی وجہ سے ❁ غیبت کیوں ہوتی ہے؟ **خوفِ آخرت** کی کمی کی وجہ سے ❁ چغلی، جھوٹ، وعدہ خلافی، گالی گلوچ، یہ سب کیوں ہے؟ **خوفِ آخرت** کی کمی کی وجہ سے ❁ گھر گھر میں جنگ کیوں ہے؟ **خوفِ آخرت** کی کمی کی وجہ سے ❁ ناپ تول میں کمی کیوں کی جاتی ہے؟ **خوفِ آخرت** کی کمی کی وجہ سے، غرض؛ گُناہوں کی جتنی بھی بڑی فہرست بنا لی جائے، اُن تمام گُناہوں کے اسباب میں جو بنیادی چیز ملے گی وہ **خوفِ آخرت** کی کمی ہو گی۔

یقین مانیئے! اگر ہمیں قبر و حشر اور بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی کا حقیقی خوف نصیب ہو جائے تو ہمارا معاشرہ واقعی مِثَالی معاشرہ بَن جائے، ہمارے مُعَاشرے سے تمام برائیاں ختم ہو جائیں گُناہوں کے اَڈّے وِیران ہو جائیں اور پُورا مُعَاشَرہ دُنیا میں جنّت کی تصویر بن جائے۔

اللہ پاک ہمیں ایسا حقیقی خوف نصیب فرمائے۔ اللہ پاک ہمیں حقیقی، باکردار و بااَخْلاق مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

تِرے خوف سے، تیرے ڈر سے ہمیشہ	میں تھر تھر رہوں کانپتا یااِلٰہی!
مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دَم	ترے خوف سے یاخُدا یااِلٰہی![1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُوْرَۂ ماعُون کے 4 مرکزی مضامین

پیارے اسلامی بھائیو! سُورۂ ماعُون میں بنیادی طور پر کُفّار اور منافقین کے 4 عیبوں کا ذِکْر ہے:(1):بخل یعنی کنجوسی (2):نَمازوں میں سُستی ولاپرواہی (3):ریاکاری اور (4):دوسروں کی خیر خواہی نہ کرنا۔

(1):بخل یعنی کنجوسی

غیر مسلم جو دِین کا، مرنے کے بعد اُٹھنے اور قِیامت قائِم ہونے کا انکار کرتے ہیں، ان کا پہلا عیب ہے:بخل یعنی کنجوسی۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ؕ﴿۳﴾ (پارہ:30، سورۂ ماعُون:2-3)	ترجمہ کَنْزُ الایمان: یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا۔

یعنی دین کو جھٹلانے والے شخص کا اخلاقی حال یہ ہے کہ وہ یتیم کو دھکے دیتا ہے اور وہ اپنے گھر والوں اور دیگر مالداروں کو اس بات کی ترغیب نہیں دیتا کہ وہ مسکین کو کھانا دیں۔[2]

اللہُ اکبر! یہ کنجوسی کا کتنا گھٹیا درجہ ہے...!! کوئی کتنا ہی کنجوس کیوں نہ ہو، روتے بلکتے، یتیم و بے سہارا کو دیکھ کر تو آدمی کو ترس آ ہی جاتا ہے، زیادہ نہیں تو ایک آدھ وقت کا کھانا تو اسے کھلا ہی دیتا ہے لیکن یہ قیامت کا انکار کرنے والا کس حد تک گھٹیا ہے کہ یہ یتیموں، بے

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:105 بتقدیم و تاخیر۔

2 ...تفسیر روح البیان، پارہ:30، سورۂ ماعون، زیرِ آیت:3، جلد:10، صفحہ:536۔

سہاروں کو دھکے دیتا ہے، جیسے ہم نے ابوجہل کا واقعہ سُنا، اس نے ایک یتیم کی پرورش کی ذِمَّہ داری لی، پِھر بجائے اس کے کہ اس کی کفالت کرتا، اس کی اچھی دیکھ بھال کرتا، اس بدبخت نے الٹا اس یتیم ہی کے مال پر قبضہ جمالیا اور اسے دھکے دے کر گھر سے نِکال دیا۔

اللہ پاک کی پناہ...!! اللہ پاک ہمیں یتیموں، بے سہاروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

یتیموں کا حق مت کھایئے!

بہت افسوس کی بات ہے کہ آج کل ہمارے معاشرے میں بھی یتیموں کو زیادہ قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا ❀ یتیم بچے کو اس کی یتیمی کا احساس دِلانا ❀ اس کے ساتھ بُرا سلوک کرنا ❀ اپنی اَوْلاد اور یتیم بچے کے درمیان فرق کر کے، اس کا دِل دُکھانا تو معمول کی باتیں ہیں، ایسے بھی نادان ہمارے معاشرے میں پائے جاتے ہیں جو جان بوجھ کر یا انجانے میں یتیموں کا مال ہڑپ کر جاتے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَت بَرَکَاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: عِلْمِ دین سے دُوری اور جہالت کے سبب عموماً خاندانوں میں تَرکہ تقسیم نہیں کیا جاتا اکثر وُرَثاء میں یتیم بچے بچیاں بھی شامل ہوتے ہیں اور لوگ بِلا جھجک ان یتیموں کا مال کھاتے پیتے اور ہر طرح سے اِستِعمال کرتے ہیں حالانکہ یہ سب ناجائز ہے اور اس کی طرف کسی کی توجُّہ ہی نہیں ہوتی۔ یاد رکھئے! مَیِّت کے وُرَثاء میں سے اگر کوئی یتیم ہو تو جب تک ترکہ تقسیم کر کے یتیم کا حصَّہ الگ نہ کیا جائے تب تک اس میں سے میت کے ایصالِ ثواب کے لئے صدقہ و خیرات وغیرہ بھی نہیں کر سکتے۔ پارہ:4 سُوْرَۂ نِساء کی آیت نمبر 10 میں خُدائے رحمٰن کا فرمانِ عالی شان ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ-وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۠(۱۰)

(پارہ:4، سورۂ نساء:10)

تَرجَمہ کَنْزُ الْعِرْفان: بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔

اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: جب یتیم کا مال اپنے مال سے ملا کر کھانا (متعدد صورتوں میں) حرام ہوا تو علیحدہ طور پر کھانا بھی ضرور حرام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یتیم کو ہبہ (یعنی تحفہ) دے سکتے ہیں مگر اس کا ہبہ لے نہیں سکتے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وارثوں میں جس کے یتیم بھی ہوں اس کے ترکہ سے نیاز، فاتحہ خیرات کرنا حرام ہے اور اس کھانے کا استعمال حرام۔ اوّلاً مال تقسیم کرو پھر بالغ وارث اپنے مال سے خیرات کرے۔

مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: جب میت کے یتیم یا غائب وارث ہوں تو مالِ مشترک میں سے اس کی فاتحہ تیجہ وغیرہ حرام ہے کہ اس میں یتیم کا حق شامل ہے بلکہ پہلے تقسیم کرو پھر کوئی بالغ وارث اپنے حصّہ سے یہ سارے کام کرے ورنہ جو بھی (جانتے بوجھتے) وہ کھائے گا دوزخ کی آگ کھائے گا۔ قیامت میں اس کے مُنہ سے دُھواں نکلے گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ یتیم کا مال ظلماً کھانے والے قیامت میں اس طرح اُٹھیں گے کہ ان کے مُنہ، کان اور ناک سے بلکہ ان کی قبروں سے دُھواں اُٹھتا ہو گا جس سے وہ پہچانے جائیں گے کہ یہ یتیموں کا مال ناحق کھانے والے ہیں۔[1]

1 ... تفسیر نورُ العرفان، پارہ:4، سورۂ نساء، زیرِ آیت:10، صفحہ:95۔

اللہ پاک ہمیں یتیموں بلکہ تمام مسلمانوں کے حقوق پُورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے! یتیم بچوں کے ساتھ بھلائی کرنے کے فضائل پر 3 احادیث سنیے:

یتیم اور مسکین کی کفالت کے فضائل

(1): اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مسلمانوں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا ہو۔[1] (2): حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مسکین لوگ جنت میں مالداروں سے 40 برس پہلے جائیں گے، اے عائشہ رَضِیَ اللہُ عنہا! مسکین کو خالی نہ پھیرو اگرچہ کھجور کی قاش ہی ہو اسے دے دو۔ اے عائشہ رَضِیَ اللہُ عنہا! مسکینوں سے محبت کرو، انہیں قریب رکھو تاکہ اللہ پاک قیامت میں تمہیں قریب کر دے۔[2] (3): اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یتیم کے سر پر محض اللہ پاک کی رِضا کے لئے ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اُس کا ہاتھ گزرا ہر بال کے بدلے میں اُس کے لئے نیکیاں ہیں اور جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر اِحسان کرے میں اور وہ جنّت میں (2 اُنگلیوں کو مِلا کر فرمایا کہ) اس طرح ہوں گے۔[3]

اِس حدیثِ پاک کے تحت مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے عزیز یا اَجنبی یتیم کے سر پر محبت و شفقت کا ہاتھ پھیرے

---

1 ...ابنِ ماجہ، کتاب الادب، باب حق الیتیم، صفحہ:593، حدیث:3679۔

2 ...ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء ان فقراء المہاجرین...الخ، صفحہ:562، حدیث:2352۔

3 ...مسندِ امام احمد، جلد:9، صفحہ:204، حدیث:22922۔

اور یہ محبت صرف اللہ و رسول (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی رضا کے لئے ہو تو ہر بال کے عوض اسے نیکی ملے گی۔ یہ ثواب تو خالی ہاتھ پھیرنے کا ہے جو اس پر مال خرچ کرے، اس کی خدمت کرے، اسے تعلیم و تربیت دے سوچ لو کہ اس کا ثواب کتنا ہو گا۔[1]

دِل کی نرمی کا ایک نسخہ

پیارے اسلامی بھائیو! یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے نیکیوں کے حصول کے ساتھ ساتھ دِل کی سختی دُور ہوتی اور حاجتیں بھی پوری ہوتی ہیں جیسا کہ حضرت ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دو عالَم کے مالک و مختار، مکی مدنی سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عظیم میں حاضِر ہو کر اپنے دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تُو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے اور تیری حاجتیں پوری ہوں؟ تو یتیم پر رحم کیا کر اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا کر اور اپنے کھانے میں سے اس کو کھلایا کر ایسا کرنے سے تیرا دل نرم ہو گا اور حاجتیں پوری ہوں گی۔[2]

جب بھی کسی یتیم بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا ہو تو سر کے پیچھے سے ہاتھ پھیرتے ہوئے آگے کی طرف لے آیئے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: لڑکا یتیم ہو تو اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے میں آگے کو لائے اور جب اس کا باپ ہو (یعنی بچہ یتیم نہ ہو) تو ہاتھ پھیرنے میں گردن کی طرف لے جائے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:562۔

2 ...مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الایتام...الخ، جلد:8، صفحہ:206، حدیث:13509۔

3 ...معجمِ اَوسط، جلد:1، صفحہ:351، حدیث:1279۔

(2): نَماز کو اہمیت نہ دینا

پیارے اسلامی بھائیو! سُوْرَۂ ماعُون میں قیامت کا اِنْکار کرنے والوں کا دوسرا عیب بیان ہوا کہ وہ نماز کو اہمیت نہیں دیتے، نمازوں میں سُستی ولاپرواہی کرتے ہیں، ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ﴿۵﴾ (پارہ:30، سورۂ ماعون:5)	ترجمہ کَنْزُالایمان: جو اپنی نَماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس سے مراد منافقین ہیں کہ جب وہ لوگ تنہا ہوتے ہیں تو نَماز نہیں پڑھتے کیونکہ وہ اس کے فرض ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتے اور جب وہ لوگوں کے سامنے ہوتے ہیں تو نَمازی بنتے، اپنے آپ کو نَمازی ظاہر کرتے اور انہیں دکھانے کے لئے اُٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں یہ لوگ نَماز سے غافِل ہیں۔[1]

نَماز سے غفلت کی چند صُورتیں

نَماز سے غفلت کی چند صورتیں یہ ہیں، مثلاً: ❀ نَماز پابندی سے نہ پڑھنا ❀ صحیح وقت پر نہ پڑھنا ❀ فرائض وواجبات کو صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا ❀ شرعی عذر کے بغیر باجماعت نہ پڑھنا ❀ نَماز کی پرواہ نہ کرنا ❀ تنہائی میں قضا کردینا اور لوگوں کے سامنے پڑھ لینا وغیرہ۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم غور کریں تو یہ صُورتیں بھی اب ہمارے معاشرے میں بہت پائی جارہی ہیں ❀ کتنے ایسے ہیں جو نَمازوں کی پابندی نہیں کرتے ❀ نَمازیں قضا کرتے ہیں ❀ نَماز کے فرائض و واجبات کی درست ادائیگی تو دُور کی بات، مسلمانوں کی ایک تعداد ایسی ہے جنہیں نَماز کے فرائض اور واجبات کی پُوری معلومات بھی نہیں

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، سورۂ ماعون، زیرِ آیت:5، جلد:10، صفحہ:840۔

ہوتی ❀ کتنے ایسے ہیں جو نَماز کی بالکل پرواہ ہی نہیں کرتے ❀ کبھی دِل کیا تو پڑھ لی، کبھی نہ پڑھی ❀ کوئی 2 پڑھتا ہے ❀ کوئی 4 پڑھ کر دِل کو منا لیتا ہے ❀ کوئی بِلا عذر جماعت چھوڑ تا ہے اور ❀ ایسوں کی بھی ایک تعداد ہے جو جمعہ یا صِرْف عید کے دِن ہی مسجد کا رُخ کرتے ہیں۔

نَماز سے غفلت کا وبال

یاد رکھئے! نماز دِین کا اَہَم ترین رُکن ہے، اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ (پارہ:16، سورۂ مریم:59)	ترجمہ کَنْزُ الایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غَیّ کا جنگل پائیں گے۔

اس آیتِ مقدسہ میں غَیّ کا تذکرہ ہے، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: غَیّ جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام ہَب ہَب ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ پاک اس کنوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور (یعنی پہلے کی طرح) بھڑکنے لگتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! خوفِ خداوندی سے لرز اٹھئے! اور گھبرا کر جلد اپنے گناہوں سے توبہ کر لیجئے! قرآنِ کریم میں بتایا گیا کہ جو نَمازوں کو ضائع کرتے ہیں وہ غَی نامی جہنم کے ہولناک کنویں کے حق دار ہیں۔ اس خوفناک کنویں کو سمجھنے کے لئے کبھی کسی دُنیوی

1 ...بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:434، حصہ:3۔

گہرے کنویں کے کنارے کھڑے ہو کر اُس کی گہرائی میں ذرا نظر ڈالئے اور سوچئے کہ اگر دُنیا کے اِس کنویں ہی میں قید کر دیا جائے تو کیا ہم اِس سزا کو بَرداشت کر سکیں گے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر جہنم کے خوفناک کنویں کا عذاب کیونکر برداشت ہو سکے گا!

بے نمازی کی نحوست ہے بڑی | مر کے پائے گا سزا بے حد کڑی

بے نَمازی کی 3 شامتیں

منقول ہے: بروزِ قیامت نَمازوں میں سُستی کرنے والا اِس حال میں آئے گا کہ اُس کے چہرے پر 3 سطریں لکھی ہوں گی: (1): اے اللہ کا حق برباد کرنے والے! (2): اے اللہ کے غضب کے ساتھ مخصوص! (3): جس طرح دُنیا میں تُو نے حقُّ اللہ یعنی اللہ پاک کا حق ضائع کیا اِسی طرح آج تُو بھی اللہ پاک کی رَحمت سے مایوس ہو جا۔[1]

پڑھتے رہو نَماز تو جنت کو پاؤ گے | چھوڑو گے گر نَماز جہنم میں جاؤ گے

اللہ پاک ہمیں سچّا، پکّا نَمازی بننے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(3): ریاکاری

پیارے اسلامی بھائیو! قیامت کا اِنکار کرنے والوں کا تیسرا وَصف یہ بیان ہوا کہ وہ ریاکاری کرتے ہیں، اللہ پاک فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَۙ(۶) (پارہ:30، الماعون:6) | ترجمہ کَنزُالایمان: وہ جو دِکھاوا کرتے ہیں۔

یعنی منافقین فرائض کی ادائیگی اللہ پاک کی رضا حاصِل کرنے کے لئے نہیں بلکہ

---

1 ...الزواجر، الکبیرۃ السابعۃ والسبعون، جلد:1، صفحہ:256۔

لوگوں کو دکھانے کے لئے کرتے ہیں۔[1]

ریاکاری کسے کہتے ہیں؟

اللہ پاک کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا ریاکاری ہے۔ گویا عبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی تعریف کریں یا اسے نیک آدَمی سمجھیں یا اسے عزّت وغیرہ دیں ایسا شخص ریاکار کہلاتا ہے۔[2]

ریاکاری کی تباہ کاریاں

پیارے اسلامی بھائیو! ریاکاری بہت ہی بُری بیماری ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ۝ (پارہ:12، سورۂ ہود:15)	ترجمہ کَنْزُالایمان: جو دُنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے۔

حضرت ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما اِس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رِیاکاروں کو دُنیا میں ہی ان کی نیکیوں کا بدلہ دے دیا جاتا ہے اور ان پر ذرَّہ بھر ظلم نہیں کیا جاتا۔[3]

رِیاکاریوں سے بچا یاالٰہی! | بنا مجھ کو مُخلِص بنا یاالٰہی!
مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو | کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی!

***

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، سورۂ ماعون، زیرِ آیت:5، جلد:10، صفحہ:841۔
2 ... الزواجر، الکبیرۃ الثانیۃ، جلد:1، صفحہ:76۔
3 ... تفسیرِ طبری، پارہ:12، سورۂ ہود، زیرِ آیت:15، جلد:7، صفحہ:13۔

عبادت میں گزرے مری زندگانی | کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ریاکاری کا دردناک عذاب

حدیثِ پاک میں ہے: بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم روزانہ 4 سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے، اللہ پاک نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی ہے جو قرآنِ کریم کے حافِظ، غیرُ اللہ مثلاً: دِکھلاوے اور اپنی واہ واہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، اللہ پاک کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا میں نکلنے والے ہوں گے۔ (1)

بچا لے رِیا سے بچا یاالٰہی! | تُو اِخلاص کر دے عطا یاالٰہی!

ریاکاری کی تباہ کاریوں سے متعلق تفصیلی معلومات اور اس کے عِلاج جاننے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُہم العالیہ کی کتاب **نیکی کی دعوت** صفحہ: 63 تا 106 پڑھ لیجئے! اللہ پاک ہمیں ریاکاری کی آفت سے بچنے، ہر نیک کام صِرف وصِرف اللہ پاک کی رضا کے لئے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیِّین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(4): خیر خواہی نہ کرنا

پیارے اسلامی بھائیو! قیامت کو جھٹلانے والوں کا چوتھا اور آخری وصف جو سُورۂ ماعُون میں بیان ہوا، وہ یہ کہ

وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۟ (پارہ:30، سورۂ ماعون:7)	ترجمہ کَنْزُ العرفان: اور برتنے کی معمولی چیزیں بھی نہیں دیتے۔

ماعُون کا معنیٰ ہے: عام استعمال کی معمولی چیز۔ مطلب یہ ہے کہ منافقین اتنے کنجوس،

(1) ... معجمِ کبیر، جلد:6، صفحہ:111، حدیث:12632۔

بے حِس اور بے پرواہ ہیں کہ اگر کوئی ان سے عام استعمال کی معمولی سی چیز بھی مانگ لے تو یہ دینے سے اِنکار کر دیتے ہیں۔[1]

ایک مستحب عَمَل

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم منافقوں والے اس عمل سے بچنے کی بھی پوری کوشش کریں اپنے اندر سے بخل اور کنجوسی نکالیں، دل کے سخی بنیں اور دوسروں کی خیر خواہی کی سعادت پایا کریں۔ علمائے کرام فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیز اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے اور انہیں عاریۃً دیا کرے۔[2]

ایک گھونٹ پانی پلانے کی فضیلت

مسلمانوں کی پیاری امی جان حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کون سی چیز ہے جس کا منع کرنا حلال نہیں؟ فرمایا: پانی، نمک اور آگ۔ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! پانی کو تو ہم سمجھ گئے، مگر نمک اور آگ کا یہ حکم کیوں ہے؟ فرمایا: اے حُمَیرا رَضِیَ اللہُ عنہا! جس نے کسی کو آگ دی اس نے گویا اس آگ سے پکا ہوا سارا کھانا خیرات کیا اور جس نے کسی کو نمک دیا اس نے گویا سارا وہ کھانا خیرات کیا جسے اس نمک نے لذیذ بنایا اور جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی وہاں پلایا جہاں پانی عام ملتا ہو اس نے گویا غلام آزاد کیا اور جس نے مسلمان کو وہاں ایک گھونٹ پانی پلایا جہاں پانی نہ ملتا ہو اس نے گویا اسے زندگی بخشی۔[3]

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، سورۂ ماعون، زیرِ آیت:7، جلد:10، صفحہ:843 خلاصۃً۔

2 ... تفسیرِ خازن، پارہ:30، سورۂ ماعون، زیرِ آیت:7، جلد:4، صفحہ:479۔

3 ... ابنِ ماجہ، کتاب الرہون، باب المسلمون شرکاء فی ثلاث، صفحہ:396، حدیث:2474۔

اللہ پاک ہمیں آخرت پر پختہ یقین رکھنے، دِل میں خوفِ خُدا بڑھانے، بارگاہِ اِلٰہی میں حاضِری کی فِکْر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم نے کُفّار اور منافقین کے 4 عیب سُنے:

(1): قیامت کو جھٹلانے والے کافِر اور منافق کنجوس ہیں، یتیموں، مسکینوں کو دھکے دیتے ہیں

(2): نَمازوں میں سُستی کرتے ہیں (3): نیک اَعْمَال کریں بھی تو اِخْلاص کے ساتھ، اللہ پاک کی رضا پانے کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کو دِکھانے، اپنی واہ واہ کروانے کے لئے کرتے ہیں اور

(4): اتنے کنجوس ہیں کہ عام استعمال کی معمولی چیزیں بھی مانگنے سے نہیں دیتے۔

اللہ پاک ہمیں ان چاروں عیبوں سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

کمر توڑی ہے عصیاں نے، دبایا نفس و شیطاں نے
نہ کرنا حشر میں رُسوا، مرا رکھنا بھرم مولیٰ!
نہ کرنا حشر میں پُرسش، مری ہو بے سبب بخشش
عطا کر باغِ فردوس از پئے شاہِ اُمَم مولیٰ!
مسلماں ہوں اگرچہ بد ہوں، سچّے دِل سے کرتا ہوں
ترے ہر حکم کے آگے سرِ تسلیم خم مولیٰ!
میں رحمت، مغفرت، دوزخ سے آزادی کا سائِل ہوں
مہِ رمضان کے صدقے میں فرما دے کرم مولیٰ! [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 97-98 ملتقطاً۔

ماہِ رمضان کی ایک پیاری عِبادت

پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان کا دوسرا عشرہ جاری ہے، عنقریب آخری عشرہ شروع ہو جائے گا۔ رمضانُ المبارک کے آخری عشرے کی ایک بہت ہی پیاری عِبادت ہے: اِعتکاف۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے پورے ماہِ رمضان کا اِعتکاف کرنا بھی ثابت ہے اور آخری عشرے کا اِعتکاف تو ہمارے آقا و مولیٰ، تاجدارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو بہت محبوب تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم آخری عشرے کے اِعتکاف کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ کسی سبب سے رمضانُ المبارک میں اِعتکاف نہ ہو سکا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے شَوَّال میں اِعتکاف فرمایا۔[1]

اِعتکاف کے فضائل

❀ اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اللہ پاک کی رضا وخوشنودی کے لئے ایک دِن کا اِعتکاف کرے گا اللہ پاک اس کے اور جہنّم کے درمیان 3 خندقیں حائِل کر دے گا، ہر خندق کی مَسَافت (یعنی دُوری) مشرق و مغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔[2] ❀ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا سے روایت ہے: مَنْ اِعْتَکَفَ اِیْمَاناً وَاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصِل کرنے کی نیت سے اعتکاف کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[3] ❀ ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: جس نے رمضانُ المباک میں 10 دِن کا اِعتکاف کر لیا وہ ایسا ہے

---

1 ...بخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی الشوال، صفحہ:533، حدیث:2041۔

2 ...شُعَبُ الْاِیْمَان، جلد:3، صفحہ:425، حدیث:3965۔

3 ...جَامِع صغیر، صفحہ:516، حدیث:8480۔

جیسے 2 حج اور 2 عمرے کئے۔[1]

اجتماعی سُنَّت اعتکاف کی ترغیب

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول میں **ملک و بیرونِ ملک** ہزاروں مساجد میں لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول **پوراماہِ رمضان** اور **آخری عشرے** کا اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، جو ایک مکمل شیڈول کے مطابق ذکر واذکار، فرائض ونوافل اور دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ روزانہ عِلْمِ دین حاصل کرتے اور سُنّتوں کی تربیت پاتے ہیں۔ کئی مُعْتَکِفِین رمضان المبارک کے اختتام پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تربیَّت کے مَدَنی قافلوں کے مسافِر بن جاتے ہیں، کئی ایک مختلف **مدنی کورسز** کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ آیئے! اجتماعی اعتکاف کی ایک بہار سنتے ہیں:

گناہوں بھری زِندگی میں بہار آگئی

ڈیرہ اللہ یار (صُوبہ بلوچستان، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں پہلے گُناہوں کی دلدل میں غرق تھا، فلمیں دیکھنا اور بدنگاہی وغیرہ میرے پسندیدہ مشغلے تھے، ایک مرتبہ ایک عاشِقِ رسول اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے بڑے پیار بھرے انداز میں مجھے اجتماعی سُنّت اعتکاف میں شرکت کی دعوت دی، ان کا حکمت بھرا اور پیارا انداز دیکھ کر میرا دِل چوٹ کھا گیا اور میں رمضان المبارک میں اجتماعی اعتکاف میں شرکت کے لئے فیضانِ مدینہ پہنچ گیا۔ دورانِ اعتکاف مبلغین اسلامی بھائیوں کے سُنّتوں بھرے بیانات، پُرسوز مناجات اور رِقَّت انگیز دُعاؤں سے میرے دِل کی دُنیا بدل گئی، میں

---

1 ... جامِع صغِیر، صفحہ:516، حدیث:8479۔

نے پچھلے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ دینی ماحول سے وابستہ ہو گیا، اس کی برکت سے میرے کردار اور گفتار میں مثبت تبدیلیاں (*Positive Changes*) آنے لگیں، میں نے عمامے شریف کا تاج بھی سجالیا، سُنّت کے مطابق داڑھی شریف بھی رکھ لی اور الحمدللہ! نمازوں کا پابند بھی بَن گیا۔

آئیں گی سُنّتیں، جائیں گی شامتیں | مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
تم سدھر جاؤ گے، پاؤ گے برکتیں | مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قاعِدہ (*Madani Qaida*) موبائِل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کا فیضان عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے *I.T* ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائِل ایپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: مدنی قاعِدہ (*Madani Qaida*)۔ اس ایپلی کیشن میں مکمل مدنی قاعِدہ اور اس کی آڈیو (*Audio*) شامِل کی گئی ہے یعنی اس ایپلی کیشن میں آپ مدنی قاعدے کے جس حرف یا جس لفظ پر کلک (*Click*) کریں گے، آڈیو (*Audio*) میں اس کا تَلَفُّظ چلے گا، یُوں اس ایپلی کیشن کی مدد سے آسانی کے ساتھ مدنی قاعِدہ پڑھ کر، اس کی مشق (*Practice*) کر کے دُرُست مخارج اور ضروری تجوید سیکھی جاسکتی ہے۔ یہ ایپلی کیشن اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند

آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عیادت سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1): جو مریض کی عیادت کرتا ہے وہ جَنَّت کے باغات میں بیٹھتا ہے، جب وہ کھڑا ہوتا ہے تو 70 ہزار فرشتے رات تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔[2] (2): جو ثواب کی اُمّید پر اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے، اسے جہنم سے 70 سال کے فاصلے تک دُور کر دیا جائے گا۔[3]

اے عاشقانِ رسول! مریض کی عیادت کرنا سُنّتِ مصطفےٰ بلکہ سُنتِ انبیا ہے ❁ نبیوں کے نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ کسی صحابی (رَضِیَ اللہُ عنہ) کے بیمار ہونے کی اطلاع ملتی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے ❁ اگر کوئی شخص 3 دن مسجد سے غائب رہتا تو آپ اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا کرتے، اگر وہ بیمار ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے[4] ❁ اور عِیَادت کے لئے اگر مدینۂ شریف

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ... شعب الایمان، مریض کی عیادت کا باب، جلد:6، صفحہ:531، حدیث:9171۔
3 ... ابو داوٗد، کتاب: جنائز، باب: وضو میں عیادت کی فضیلت، صفحہ:500، حدیث:3097۔
4 ... مسند ابی یعلی، جلد:3، صفحہ:141، حدیث:3429۔

کے آخری کنارے تک بھی جانا پڑتا تو تشریف لے جاتے اور اپنے صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہم) کی عیادت فرماتے۔[1] مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ میں سے ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہر امیر و غریب کے گھر بیمار پرسی کے لئے تشریف لے جاتے۔[2] حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عِیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے: لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہ (یعنی: کوئی حرج کی بات نہیں اللہ پاک نے چاہا تو یہ مرض (گناہوں) سے پاک کرنے والا ہے)[3]

عیادت اور بہت سارے روحانی علاج سے متعلق مزید معلومات کے لئے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **بیمار عابد** پڑھ لیجئے۔

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **بہار شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** اور رسالہ **بیمار عابد** خریدیئے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو	سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو	ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مسلم، کتاب: جنائز، مریض کی عیادت کا باب، صفحہ: 331، حدیث: 925 خلاصۃً۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 2، صفحہ: 407۔
3 ... بُخاری، کتاب: المناقب، صفحہ: 919، حدیث: 3616۔

باوُضُو رہنے کے فضائل

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...دِل و دِماغ کے گُناہ بھی جھڑ جاتے ہیں

✿...وُضُو کی اِبتدا کب اور کیسے ہوئی؟

✿...وُضُو کے 4 ہی فرائض کیوں؟

✿...باوُضُو رہنے کے دُنیوی فائدے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

پیرانِ پیر، پیر دستگیر حُضُور غوثِ اَعْظَم شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی زِندگی کا ایک لمبا عرصہ مجاہدات میں گزارا، جب آپ بغداد شریف میں عِلْمِ دِین پڑھتے تھے، آپ کا معمول تھا کہ مدرسے کے اَسْباق پڑھ کر جنگلوں کی طرف نکل جاتے، وہیں سبق یاد کرتے اور عبادت میں بھی مَصْرُوف رہا کرتے تھے، اسی زمانے کی بات ہے، ایک روز حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے کسی غار کے قریب ایک پتھر دیکھا، اس پر ایک درودِ پاک لکھا ہوا تھا، ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ یہ درودِ پاک (جو پتھر پر لکھا ہے)، اسے ایک مرتبہ پڑھنے سے 50 ہزار درود شریف کا ثواب ملتا ہے، حُضُور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے وہ درود شریف نوٹ فرما لیا اور اسے پڑھنے لگے، بعد میں ایک روز آپ کو خواب میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، آپ نے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے اُسی درود شریف کے متعلق پوچھا (کہ کیا واقع وہ درود شریف پڑھنے سے 50 ہزار درود شریف کا ثواب ملتا ہے؟) سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: نہیں، اس درود شریف کو پڑھنے سے 50 ہزار نہیں بلکہ

70 ہزار درود شریف کا ثواب ملتا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی اُمّتِ محبوب پر کرم نوازیاں دیکھئے! جو بندہ ایک مرتبہ درود شریف پڑھے، روایات کے مطابق اسے 10 نیکیاں ملتی ہیں، 10 گُناہ معاف ہوتے ہیں اور 10 درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ یہی کرم نوازی کتنی عظیم ہے کہ ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے اتنا ثواب ملے، پھر اس پر مزید کرم بالائے کرم یہ کہ کئی ایسے درود شریف ہیں، جنہیں صِرْف ایک مرتبہ پڑھنے سے صِرْف ایک درود شریف کا نہیں بلکہ کئی ہزار درود شریف کا ثواب ملتا ہے، کتابوں میں کئی ایسے درود شریف لکھے ہیں، ایک درودِ لکھی ہے، اسے پڑھنے سے ایک لاکھ درود شریف کا ثواب ملتا ہے اور حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے پتھر پر لکھا ہوا جو درود شریف دیکھا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں تشریف لاکر بتایا کہ اسے ایک مرتبہ پڑھنے سے 70 ہزار درود شریف کا ثواب ملتا ہے۔ سُبْحٰنَ اللہ!

کاش! ہم ان کرم نوازیوں کی قدر کر پائیں۔ ہمارے پیر حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: لوگو! مسجد کو لازِم پکڑ لو اور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر کَثْرت سے درود شریف پڑھا کرو![2]

پڑھتا رہوں کثرت سے درود ان پہ سدا میں | اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث ورضا دے[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...سعادۃ الدارین، الصلاۃ السابعۃ والعشرون، صفحہ:256۔

2 ...الفتح الربانی، المجلس الثانی، صفحہ:23-24 بتقدم وتاخر۔

3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:114۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ بااَدب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یادرکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا عشقِ رسول

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے ایک بار ایک مقام پر پہنچ کر پانی منگوایا اور وُضو کیا، پھر یکایک مسکرائے اور اپنے ساتھیوں سے فرمانے لگے: جانتے ہو میں کیوں مُسکرایا؟ پھر خُود ہی اس سُوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: میں نے دیکھا کہ ایک روز سرکارِ نامدار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے وُضو فرمایا تھا اور وضو کرنے کے بعد مسکرائے تھے اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان سے فرمایا تھا: جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ پھر مکی مدنی مصطفےٰ، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خُود ہی فرمایا: جب آدمی وُضو کرتا ہے تو چہرہ دھونے سے چہرے کے اور ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے اور سر کا مسح کرنے سے سر کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گُناہ جَھڑ جاتے ہیں۔[2]

وُضو کرکے خَنداں ہوئے شاہِ عثماں | کہا: کیوں تبسُّم بھلا کر رہا ہوں؟

---

1 ... مسند فردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

2 ... مسندِ امام احمد، جلد:1، صفحہ:190، حدیث:423۔

جوابِ سُوالِ مخاطب دیا پھر | کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَدائے مصطفٰے سے محبّت

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان سرکارِ ذی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ہر ادا اور ہر ہر سُنّت کو دیوانہ وار اپناتے تھے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی مبارک زِندگیوں کا یہ نِرالا اور عشق بھرا پہلو ہے، بَس انہیں پتا لگنے کی دَیر ہوتی تھی کہ یہ کام پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کِیا ہے، پھر وہ کام کرنا، ادائے مصطفٰے کو اپنانا گویا ان کی زِندگی کا نَصْبُ الْعَیْن (یعنی مقصد) بن جاتا تھا۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی سیرت پڑھ کر دیکھئے! یہ ادائے مصطفٰے (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کو اپنانے میں یہ نہیں سوچتے تھے کہ ہم یہ کریں گے تو ہمیں کیا ملے گا، ان کی یہ عشق بھری سوچ ہوتی تھی کہ یہ کام ہمارے محبوب (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے کِیا ہے، بَس ہم نے بھی کرنا ہے، کیوں کرنا ہے؟ کریں گے تو کیا ملے گا؟ نہیں کریں گے تو کیا نقصان ہو گا؟ ان چکروں میں یہ حضرات پڑتے ہی نہیں تھے۔ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: جس امر پر آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عمل کیا کرتے تھے میں اسے کئے بغیر نہیں چھوڑتا، اگر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حال سے کسی امر کو چھوڑ دوں تو مجھے ڈر ہے کہ میں سنّت سے منہ پھیرنے والا ہو جاؤں گا۔[1]

اللہ اللہ یہ شوقِ اتباع | کیوں نہ ہو صدیقِ اکبر تھے

1 ...بخاری، کتاب: فرض الخمس، باب فرض الخمس، صفحہ: 793، حدیث: 3093۔

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: جب سے میں نے سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو بغیر چھنے آٹے کی روٹی کھاتے دیکھا تو اس کے بعد کبھی بھی میرے لئے چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہیں بنائی گئی[1]

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے ایک دِن بکری کی دستی کا گوشت منگوایا اور مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر کھالیا، پھر تازہ وُضو کئے بغیر نماز ادا کی، پھر فرمایا: ایک دِن رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اسی مقام پر بیٹھ کر بکری کی دستی کا گوشت کھایا تھا، پھر اسی طرح کیا تھا، لہٰذا میں نے بھی آپ کی ادا کو ادا کیا۔[2] ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہ عنہما مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ جا رہے تھے، راستے میں ایک درخت آیا، آپ نے جان بوجھ کر اس کی شاخوں میں اپنا عمامہ شریف الجھایا، پھر رُک کر اسے چھڑایا اور آگے چل دیئے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: ایک بار رسولِ اکرم ،نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم یہاں سے گزرے تو اس درخت کی شاخوں نے آپ کا عمامہ شریف محبّت سے تھام لیا تھا (یعنی عمامہ مبارک شاخ سے اٹک گیا تھا) اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم رُک کر اپنا عمامہ شریف چھڑایا تھا (بس میں اسی ادا کو ادا کر رہا تھا)۔[3]

اسی طرح صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان کے ایک سے ایک واقعات ہے، اللہ پاک صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان کے صدقے ہمیں بھی سُنّتیں سیکھنے دِیوانہ وار سُنّتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

ہر صحابیِ نبی! | جنّتی! جنّتی! | سب صحابیات بھی! | جنّتی! جنّتی!

1 ... طبقات ابن سعد، ذکر طعام رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ... الخ، جلد:1، صفحہ:301۔
2 ... مسندِ امام احمد، جلد:1، صفحہ:198، حدیث:449۔
3 ... نور الایمان بزیارۃ آثار حبیب الرحمٰن، صفحہ:15۔

چار یارانِ نبی!	جنّتی!	جنّتی!	حضرت صدیق بھی!	جنّتی!	جنّتی!
اور عمر فاروق بھی!	جنّتی!	جنّتی!	عثمان غنی!	جنّتی!	جنّتی!
فاطمہ اور علی!	جنّتی!	جنّتی!	ہیں حسن حسین بھی!	جنّتی!	جنّتی!
والدین نبی!	جنّتی!	جنّتی!	ہر زوجۂ نبی!	جنّتی!	جنّتی!
اور ابو سفیان بھی!	جنّتی!	جنّتی!	ہیں معاویہ بھی!	جنّتی!	جنّتی! (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِل و دِماغ کے گُناہ بھی جھڑ جاتے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا واقعہ سُنا، آپ نے وُضُو فرمایا، پھر مسکرائے اور ایک حدیثِ پاک بیان کی کہ جب آدمی وُضُو کرتا ہے تو چہرہ دھونے سے چہرے کے اور ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے اور سر کا مسح کرنے سے سر کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گُناہ جَھڑ جاتے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ وُضُو گُناہ دھونے کا نسخہ ہے۔ مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ اسی مفہوم کی ایک حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے! یہاں صِرف اِنْ اَعْضا (یعنی چہرہ، ہاتھ، سَر اور پاؤں) کے گُناہوں کی ہی معافی مراد نہیں بلکہ وُضُو کی برکت سے سارے یہاں تک کہ دِل و دِماغ کے گُناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔(2) مفتی صاحِب رَحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں: یہاں گُناہ سے گُنَاہِ صغیرہ مراد ہیں کیونکہ گُنَاہِ کبیرہ توبہ کے بغیر اور بندوں کے حقوق صاحِبِ حق کی معافی کے بغیر

1 ...وسائلِ فِردَوس، صفحہ:53۔

2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:1، صفحہ:297 بتغیر قلیل۔

معاف نہیں ہوتے۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص اچھا وُضو کیا کرے، اس کے سارے اَعضا کے (صغیرہ) گُناہ اس پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔[1]

امامِ اعظم کی نِگاہ کا کمال

اَلْحَمْدُ لله! وُضو کرنے والے کے گناہ جھڑتے ہیں، اِس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سنیئے! چنانچہ حضرتِ علّامہ عبد الوہّاب شعرانی رَحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحمۃُ اللهِ علیہ جامِع مسجِد کوفہ کے وُضو خانے میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وُضو بناتے ہوئے دیکھا، اس سے وُضو (میں استعمال شدہ پانی) کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے بیٹے! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کر لے۔ اُس نے فوراً عرض کی: میں نے توبہ کی۔ ایک اور شخص کے وُضو (میں اِستِعمال ہونے والے پانی) کے قطرے ٹپکتے دیکھے، آپ رَضِیَ اللهُ عنہ نے اُس شخص سے فرمایا: اے میرے بھائی! تُو زِنا سے توبہ کر لے۔ اس نے عرض کی: میں نے توبہ کی۔ ایک اور شخص کے وُضو کے قطرات ٹپکتے دیکھے تو اسے فرمایا: شراب نوشی اور گانے باجے سننے سے توبہ کر لے۔ اس نے عرض کی: میں نے توبہ کی۔ حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللهُ عنہ پر کَشف کے باعِث چُونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہِر ہو جاتے تھے لہٰذا آپ رَضِیَ اللهُ عنہ نے بارگاہِ خداوندی میں اِس کشف کے ختم ہو جانے کی دُعا مانگی: اللہ پاک نے دُعا قبول فرمالی جس سے آپ رَضِیَ اللهُ عنہ کو وُضو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہو گئے۔[2]

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 1، صفحہ: 234 بتغیر قلیل۔

2 ...میزان الکبریٰ، کتاب الطہارۃ، جزء: 1، صفحہ: 130۔

عیب مت ڈھونڈیئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز واقعہ سے ہمیں 2 مدنی پھول سیکھنے کو ملے (1): ایک تو یہی کہ وُضو کی برکت سے گُناہ جھڑتے ہیں (2): دوسرا مدنی پھول یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندے دوسروں کے عیب دیکھنا پسند نہیں فرماتے تھے، دیکھئے! امامِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کو بطورِ کرامت دوسروں کے عیب نظر آجاتے تھے تو آپ نے دُعا کی کہ یہ کرامت آپ سے واپس لے لی جائے۔

آہ! اب ہمارا حال بالکل الٹ ہے، اللہ والے کوشش کرتے تھے کہ انہیں عیب نظر نہ آئیں، اب لوگ دوسروں کے عیب ڈھونڈتے ہیں، کوشش کی جاتی ہے کہ کسی طرح فُلاں کا عیب نظر آجائے اور میں اس کا چرچا کرکے اسے بدنام کردوں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ کاش! دوسروں کے عیب ڈھونڈنے والے نہیں بلکہ عیبوں پر پردہ ڈالنے والے بن جائیں۔

عیبوں کو ڈھونڈتی ہے فقط عیب جُو کی نظر | جو خوش مزاج ہیں حسن و کمال دیکھتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

وُضو کی اِبْتدا کب اور کیسے ہوئی؟

ایک مرتبہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ طواف کررہے تھے، اس دوران کسی نے آپ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور عرض کیا: عالی جاہ! ایک سُوال پوچھنا ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ نے خاموشی اختیار فرمائی اور طواف جاری رکھا، طواف کے 7 چکر مکمل کئے، پھر حطیمِ کعبہ میں طواف کی 2

رکعتیں ادا فرمائیں، پھر فرمایا: اَیْنَ السَّائِل؟ وہ سوال پوچھنے والا کہاں ہے؟ وہ شخص حاضِر ہوا۔ فرمایا: اب پوچھو! اس نے عرض کیا: اَسْاَلُكَ عَنْ بَدْءِ الْوُضُوْءِ كَيْفَ كَانَ وَ اَيْنَ كَان؟ یعنی یہ فرمایئے! کہ وُضُو کی ابتدا کب اور کیسے ہوئی؟

اب سُنیئے! بابِ مَدِیْنَۃُ الْعِلْم کا جواب...!! مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: جب اللہ پاک نے فرشتوں کو فرمایا تھا:

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:30)	ترجمہ کَنْزُ الایمان: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

اس پر فرشتوں نے عرض کیا:

اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:30)	ترجمہ کَنْزُ الایمان: کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے اور خونریزیاں کرے۔

(فرشتوں نے یہ بات بطورِ اعتراض نہیں کہی تھی، وہ محض حکمت جاننا چاہتے تھے اور یہ عرض کر رہے تھے کہ مولیٰ! ہم تیری پاکی بولتے ہیں، تیری حمد و ثنا کرتے ہیں، ہمیں ہی خلیفہ مقرر کر لیا جائے انسان کو خلیفہ بنانے میں کیا حکمت ہے؟)۔ اس پر اللہ پاک نے فرمایا:

اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۰ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:30)	ترجمہ کَنْزُ الایمان: مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔

رَبِّ کائنات کا یہ جواب سُن کر فرشتوں کو خوف ہوا، انہیں لگا کہ ہم نے اللہ پاک کی بارگاہ میں بڑی جُراءَت کر لی ہے، لہٰذا یہ خوفِ خُدا کے سبب عرشِ اِلٰہی کا طواف کرنے لگے۔ اس پر اللہ پاک نے فرمایا: اے فرشتو! کیا تم میری مغفرت و رضا چاہتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں مولیٰ! ہمیں تیری مغفرت و رضا ملنے سے بڑھ کر کسی چیز کا شوق نہیں۔ اس پر

اللہ پاک نے فرمایا: عرش کے نیچے ایک نہر ہے، جسے نَھْرُ الْحَیَوَان کہا جاتا ہے، وہاں چلے جاؤ! فرشتے وہاں پہنچ گئے۔ اللہ پاک نے فرمایا: پہنچوں تک ہاتھ دھو لو! فرشتوں نے ہاتھ دھو لئے۔ اللہ پاک نے فرمایا: تَمَضْمَضُوا ثَلَاثًا 3 مرتبہ کلی کرو! فرشتوں نے کلی کر لی۔ اللہ پاک نے فرمایا: اِسْتَنْشِقُوْا ثَلَاثًا 3 بار ناک میں پانی چڑھاؤ! فرشتوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر فرمایا: چہرے دھو لو! فرشتوں نے چہرے دھو لئے۔ اب حکم ہوا: کہنیوں سمیت ہاتھ دھو لو! فرشتوں نے بازو بھی دھو لئے۔ پھر حکم ہوا: سر کا مسح کرو! سر کا مسح بھی کر لیا۔ آخر میں حکم ہوا: اب اپنے پاؤں بھی دھو لو! فرشتوں نے پاؤں بھی دھو لئے۔

(یہ سب اعضا فرشتوں کے بھی ہیں مگر کیسے ہیں، یہ اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے) بہر حال! جیسے جیسے حکم ہوا، فرشتوں نے ویسے ویسے کر لیا، پھر اللہ پاک نے فرمایا: اب یُوں کہو!

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ

فرشتوں نے ایسے ہی کہا۔ جب سب کچھ کر چکے تو فرشتوں نے عرض کیا: اے رَبُّ العالمین! یہ جو ہم نے کیا یہ کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: اے فرشتو! جو بھی صاحِبِ ایمان یہ کرے گا جیسے تم نے کیا، میں اسے اپنی مغفرت و رضا سے نوازوں گا، جب وہ ہاتھ دھوئے تو اس کے ہاتھوں کے، کلی کرے تو مُنہ کے اندر کے، ناک میں پانی ڈالے تو ناک کے، چہرہ دھوئے تو چہرے کے، پاؤں دھوئے تو پاؤں کے گُناہ جھڑ جاتے ہیں اگرچہ زمین سے آسمان تک ہی کیوں نہ ہو اور جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو میری رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا: اے اللہ پاک! کیا یہ ہمارے لئے خاص ہے؟ فرمایا: یہ تمہارے لئے بھی ہے اور وہ جسے میں خلیفہ بناؤں گا (یعنی حضرت آدم علیہ السّلام) اور ان کی

اَوْلاد کے لئے بھی یہی فضیلت ہے۔[1]

سُبْحٰنَ الله ! پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی کیسی کرم نوازیاں ہیں۔ کاش! ہمیں گُناہوں کی معافی، مغفرت و بخشش اور اللہ پاک کی رضا کی دولت نصیب ہو جائے۔

تُو بس رہنا سدا راضی نہیں ہے تابِ ناراضی	تُو نا خوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ!
عطا کر عافیت تُو نَزْع و قَبْر و حَشْر میں یاربّ	وسیلہ فاطِمہ زَہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آلِ صِدّیق کے صدقے اُمّت پر کرم

بخاری و مسلم کی روایت ہے، ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان سمیت سَفَر پر تھے، مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا بھی شریکِ سَفَر تھیں، راستے میں کسی جگہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کے گلے کا مبارک ہار کھو گیا، چنانچہ ہار کی تلاش کے سلسلے میں قافلہ روک دیا گیا، رات ہو چکی تھی، اندھیرا چھا گیا تھا، لہٰذا یہ رات اسی مقام پر بسر کی گئی، صبح جب نمازِ فجر کا وقت ہوا تو وُضُو کرنا تھا مگر یہاں پانی تو تھا ہی نہیں۔ اس موقع پر پارہ:6، سُورۂ مائدہ کی آیت نمبر6 نازِل ہوئی، اللہ پاک نے فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ	ترجمہ کَنْزُالایمان: اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک

1 ...سلوۃ العارفین، باب فضیلۃ الوضوء، صفحہ:170 ملتقطاً۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:98 ملتقطاً۔

وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ اِلَى الۡكَعۡبَيۡنِ ؕ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا ؕ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤى اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَاَيۡدِيۡكُمۡ مِّنۡهُ ؕ مَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيَجۡعَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ حَرَجٍ وَّلٰـكِنۡ يُّرِيۡدُ لِيُطَهِّرَكُمۡ وَلِيُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۞

(پارہ:6، سورۂ مائدہ:6)

ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم احسان مانو۔

اس آیتِ کریمہ میں پانی نہ ملنے کی صُورت میں تَیَمُّم کی اجازت دی گئی، اس پر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے فرمایا: مَا هِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ اَبِي بَكْرٍ یعنی اے اولادِ ابو بکر رضی اللہُ عنہ! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے (مطلب یہ کہ مسلمانوں کو تمہاری بہت سی برکتیں پہنچی ہیں)۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ویسے تو اس آیتِ کریمہ میں بہت سارے مدنی پھول ہیں، بطورِ خاص اس میں 2 باتیں بیان ہوئیں؛ (1): وُضُو کے 4 فرائض بیان ہوئے (2): پانی سے وُضُو کرنے اور پانی نہ ملے تو مٹی سے تیمم کرنے کا حکم دیا گیا۔

ان دونوں باتوں سے متعلق حُجَّۃُ الاِسلام امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہِ علیہ نے بہت خوبصُورت مدنی پھول دیئے ہیں، آیئے سنتے ہیں:

1 ... بخاری، کتاب التیمم، باب التیمم، صفحہ:155، حدیث:334 خلاصۃً۔

جہنّم کی آگ بجھ جاتی ہے

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: شریعت نے طہارت (یعنی وُضُو و غسل) کے لئے 2 چیزیں مقرر فرمائی ہیں: (1): پانی (2): مٹی۔ پانی سے ہم وُضُو و غسل کرتے ہیں، مٹی سے تیمم کرتے ہیں۔ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ذرا غور کرو! دُنیا میں یہ دونوں چیزیں آگ بجھانے کے کام آتی ہیں، آگ پر پانی ڈال دو تو آگ بجھ جائے گی، پانی نہ ہو تو مٹی ڈال دو، اس سے بھی آگ بجھ جائے گی۔ **معلوم ہوا؛ پانی اور مٹی دونوں ہی آگ بجھانے کے کام آتے ہیں، لہٰذا جب مومن آدمی ان کے ذریعے وُضُو و غسل کرتا ہے تو اس (کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!)** جہنّم کی آگ بجھ جائے گی۔[1]

یہاں اللہ پاک کی ایک اور کرم نوازی دیکھئے! **آگ کا کام ہے: جلانا۔ پانی کا کام ہے: بجھانا۔** یہ دُنیوی آگ جو جہنّم کی آگ سے کئی درجہ ہلکی اور کم آنچ والی ہے، اس آگ کو اگر بجھانا ہو تو پانی زیادہ چاہئے، اگر آگ زیادہ ہو، پانی کم ہو تو پانی جل جائے گا، آگ نہیں بجھے گی مگر اللہ پاک کے لُطف و کرم کے قربان جائیے! جہنّم کی آگ اس دُنیوی آگ سے کہیں درجے طاقت والی ہے، وُضُو میں جو پانی استعمال ہوتا ہے وہ بہت کم ہوتا ہے لیکن اللہ پاک اپنے لطف و کرم سے اس کم پانی سے جہنّم کی زیادہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔

وُضُو کے 4 ہی فرائض کیوں؟

پیارے اسلامی بھائیو! وُضُو کے 4 فرائض ہیں؛ (1): کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا (2): چہرہ دھونا (3): چوتھائی سَر کا مسح کرنا (4): اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا۔ وُضُو میں یہ 4 ہی فرائض

1 ... سلوۃ العارفین، باب الطہارۃ، صفحہ: 164۔

کیوں رکھے گئے؟ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ اس کی ایک حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: روزِ قیامت (بنیادی) عذاب 4 ہی ہیں: (1): چہرہ سیاہ ہو جانا، اللہ پاک فرماتا ہے:

یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:106)	ترجمہ کَنْزُ الایمان: جس دن کچھ منہ اونجالے (چمکتے) ہوں گے اور کچھ منہ کالے۔

(2): اَعمال نامہ اُلٹے ہاتھ میں ملنا، اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ۬ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ۚ﴿۲۵﴾ (پارہ:29، سورۂ الحاقۃ:25)	ترجمہ کَنْزُ الایمان: اور وہ جو اپنے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا ہائے کسی طرح مجھے اپنانَوِشْتَہ (نامۂ اعمال) نہ دیا جاتا۔

(3-4): سَر اور پاؤں سے پکڑ کر جہنّم میں ڈال دیا جانا، سورۂ رحمٰن میں ہے:

یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ ۚ﴿۴۱﴾ (پارہ:27، سورۂ رحمٰن:41)	ترجمہ کَنْزُ الایمان: مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

گویا اللہ پاک فرماتا ہے: اے میرے بندو! وُضو میں چہرہ دھویا کرو تا کہ روزِ قیامت تمہارہ چہرہ سیاہ نہ پڑے بلکہ تمہارا چہرہ چمکا دیا جائے ❁ اپنے ہاتھ دھویا کرو تا کہ روزِ قیامت تمہیں اعمال نامہ الٹے ہاتھ میں نہیں بلکہ سیدھے ہاتھ میں دیا جائے ❁ اپنے سر کا مسح کیا کرو تا کہ تمہیں پیشانی سے پکڑ کر جہنّم میں نہ ڈالا جائے بلکہ تمہارے سر پر جنّتی تاج سجا دیا جائے ❁ اے میرے بندو! پاؤں دھویا کرو تا کہ تمہارے پاؤں میں جہنّم کی بیڑیاں نہ پڑیں، نہ پُل صراط پر تمہارے قدم ڈگمگائیں بلکہ تم آرام سے پُل صراط پار کر کے جنّت میں

داخِل ہو جاؤ![1]

اے عاشقانِ رسول! ہم نے سُنا وُضو کی کیسی عظیم برکتیں ہیں، وُضو کرنے سے گُناہ جھڑتے ہیں، ❁ اس کی برکت سے **اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم!** روزِ قیامت اعمال نامہ سیدھے ہاتھ میں ملے گا ❁ چہرہ سیاہ نہیں ہو گا بلکہ نُور سے چمکتا رہے گا ❁ پُل صراط پر ثابت قدمی نصیب ہو گی اور **اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم!** جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم باوُضُو رہنے کی عادَت بنائیں۔ ہم سُستی کر جاتے ہیں، کاش! ہم یہ سُستی مٹائیں، وُضُو کرنے میں چستی دِکھائیں، جب وُضُو ٹوٹے، جلد ہی دوبارہ وُضُو بنا لینے کی عادت اپنائیں **اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم!** یہ عارضی مشقت روزِ قیامت آسانیاں ملنے کا ذریعہ بن جائے گی۔ آیئے! مزید ترغیب کے لئے وُضُو کے فضائل پر اَحادیث سنتے ہیں:

وُضُو کے فضائل پر 3 احادیث

(1): حضرت ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سیدھے رہو مگر تم یہ کر نہ سکو گے اور جان رکھو کہ تمہارا بہترین عمل نماز ہے اور وُضُو کی حفاظت مؤمن ہی کرتا ہے۔[2] (یعنی ہمیشہ باوضو رہنا یا ہمیشہ صحیح وضو کرنا کامل مؤمن کی پہچان ہے۔) **(2):** مدینے کے تاجدار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے فرمایا: **بیٹا!** اگر تم ہمیشہ باوُضو رہنے کی اِستِطاعت رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلام جس بندے کی روح حالتِ وُضو میں قبض کرتے ہیں، اُس کے لئے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔[3] **(3):** ایک حدیث شریف میں ہے: باوُضُو سونے والا روزہ

---

1 ... سلوۃ العارفین، باب فضیلۃ الوضوء، صفحہ:171۔
2 ... ابنِ ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننھا، باب المحافظۃ علی الوضوء، صفحہ:58، حدیث:277۔
3 ... شُعَبُ الْاِیمان، جلد:3، صفحہ:29، حدیث:2783۔

رکھ کر عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں ہمیشہ باوضو رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم۔

باوُضو سونے کی فضیلت

قُوْتُ الْقُلُوب میں ہے: مصطفےٰ جانِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب بندہ باوُضو سوتا ہے اس کی روح عرش کی طرف لے جائی جاتی ہے تو اس کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ اگر باوُضو نہ سوئے تو اس کی روح پہنچنے سے قاصِر رہتی ہے اور اسے پریشان کن خواب آتے ہیں جو سچے نہیں ہوتے۔[2]

مصیبتوں سے حفاظت کا نسخہ

اللہ پاک نے حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: اے موسیٰ! اگر بے وُضو ہونے کی صورت میں تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو خود اپنے آپ کو ملامت کرنا۔[3]

اللہ! اللہ! معلوم ہوا؛ باوُضو رہنے کی برکت سے مصیبتوں سے حفاظت ہوتی ہے۔ کاش! ہم ہمیشہ باوُضو رہنے والے بن جائیں۔

ہمیشہ باوُضو رہنا اسلام کی سُنّت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! باوُضو رہنا مستحب (یعنی ثواب کا کام ہے)۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: ہمیشہ باوُضو رہنا اسلام کی سُنَّت ہے۔[4]

---

1 ... کنز العمال، کتاب الطہارۃ، باب الاول فی فضل ... الخ، جلد:5، جز:9، صفحہ:123، حدیث:25994۔

2 ... قُوْتُ الْقُلُوب، الفصل الثالث عشر، جلد:1، صفحہ:67۔

3 ... شُعَبُ الْاِیمان، جلد:3، صفحہ:29، حدیث:2782۔

4 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:1، صفحہ:944 ملتقطاً۔

باوُضو رہنے کے 7 دِینی فوائد

امامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بعض عارِفین (رحمۃُ اللہِ علیہم) نے فرمایا: جو ہمیشہ باوُضو رہے اللہ پاک اُس کو 7 فضیلتوں سے مُشرّف فرمائے گا (1): ملائکہ اس کی صحبت میں رَغبت کریں (2): قَلَم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے (3): اُس کے اَعضا تسبیح کریں (4): اُس سے تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہو (5): جب سوئے اللہ پاک کچھ فرشتے بھیجے کہ جِنّ وانس کے شَر سے اُس کی حِفاظت کریں (6): موت کی سختیاں اس پر آسان ہوں (7): جب تک باوُضو ہو امانِ الٰہی میں رہے۔[1]

دے شوقِ تلاوت دے ذَوقِ عبادت | رہوں باوضو میں سدا یاالٰہی[2]

باوُضُو رہنے کے دُنیوی فائدے

اے عاشقانِ رسول! باوُضُو رہنے کے جہاں دینی فائدے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ بہت سارے دُنیوی فائدے بھی ہیں مثلاً ❁ باوُضُو رہنے کی برکت سے بہت ساری بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے ❁ وُضو کرکے جس کام کے لئے گھر سے نکلیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! وہ کام پُورا ہوگا۔[3] ❁ باوُضُو رہنے کی برکت سے خُود اعتمادی بھی ملتی ہے ❁ اور باوُضُو رہنے کی برکت سے رزق میں بھی اِضَافہ ہوتا ہے۔ جی ہاں! حدیثِ پاک میں ہے: ہمیشہ باوُضُو رہو، تمہارے رِزْق میں فراخی آئے گی۔[4]

---

1 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:1، صفحہ:945۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:102۔

3 ...بہشت کی کنجیاں، صفحہ:60بتغیر قلیل۔

4 ...جامع الاحادیث، جلد:19، صفحہ:406، حدیث:14922۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے...!! گویا وُضو میں دُنیا و آخرت کی بھلائیاں رکھ دی گئی ہیں ❁ رزق میں اضافہ چاہیے، باوُضو رہو ❁ مصیبتوں سے حفاظت چاہیے، باوُضو رہو، ❁ اچھے اچھے خواب دیکھنے ہیں، باوُضو سویا کرو! ❁ نیکیاں چاہئے، باوُضو رہو ❁ نمازی بننے کی خواہش ہے، تکبیرِ اُولیٰ چاہتے ہیں، باوُضو رہو ❁ روزِ قیامت اعمال نامہ سیدھے ہاتھ میں چاہئے، باوُضو رہو! ❁ روزِ قیامت چمکتے چہرے کی خواہش ہے، باوُضو رہو! ❁ پُل صراط پر ثابت قدمی چاہئے، باوُضو رہو...!! غور کریں وہ کونسی نعمت ہے، جو اس آسان نیکی میں نہیں ہے۔ الحمد للہ! وُضو انمول نعمت ہے۔ اللہ پاک ہمیں باوُضو رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

وُضو اور سائنس

الحمد للہ! اسلام نے ہمیں صدیوں پہلے وُضو کی تعلیم دی ہے، اب سائنس کا دَور ہے تو سائنس بھی وُضو کے فوائد مان چکی ہے۔ ایک صاحِب کا بیان ہے: میں نے بیلجیئم (***Belgium***) میں یونیورسٹی کے ایک غیر مسلم ***Student*** (طالبِ علم) کو اِسلام کی دعوت دی۔ اُس نے سُوال کیا، وُضو میں کیا کیا سائِنسی حِکمتیں ہیں؟ میں لاجواب ہو گیا۔ اُس کو ایک عالِم کے پاس لے گیا لیکن اُن کو بھی اِس کی معلومات نہ تھیں۔ یہاں تک کہ سائِنسی معلومات رکھنے والے ایک شخص نے اُس کو وُضو کی کافی خوبیاں بتائیں مگر گردن کے مَسْح کی حکمت بتانے سے وہ بھی قاصِر رہا۔ وہ غیر مسلم نوجوان چلا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد آیا اور کہنے لگا: ہمارے پروفیسر نے دَورانِ لیکچر بتایا: **اگر گردن کی پُشت اور اَطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگا دیئے جائیں تو رِیڑھ کی ہڈّی اور حرام مَغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمراض سے تَحَفُّظ حاصِل ہو جاتا ہے۔** یہ سن کر وُضو میں گردن کے مَسْح کی حکمت میری

سمجھ میں آگئی لہٰذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور وہ مسلمان ہوگیا۔[1]

غیر مسلم سائنسدان کا حیرت انگیز انکشاف

مغرِبی ممالِک میں مایوسی یعنی (**Depression**) کا مَرَض ترقّی پر ہے، دِماغ فیل ہو رہے ہیں، پاگل خانوں کی تعداد میں اِضافہ ہوتا جارہا ہے۔ نفسیاتی اَمراض کے ماہِرِین کے یہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ مغرِبی جرمنی کے ڈِپلومہ ہَولڈر ایک پاکستانی فِزیو تھراپِسٹ کا کہنا ہے: مغرِبی جرمنی میں ایک سَیمینار ہوا جس کا موضُوع تھا مایوسی (**Depression**) کا علاج اَدوِیات کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے ممکن ہے۔ ایک ڈاکٹر نے اپنے مَقالے میں یہ حیرت اَنگیز اِنکِشاف کیا کہ میں نے ڈِپریشن کے چند مریضوں کے روزانہ 5 بار مُنہ دُھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہوگئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ کے روزانہ 5 بار ہاتھ، منہ اور پاؤں دھلوائے تو مرض میں بَہُت اِفاقہ ہوگیا (یعنی کمی آگئی)۔ یِہی ڈاکٹر اپنے مَقالے کے آخِر میں اِعتِراف کرتا ہے: مسلمانوں میں مایوسی کا مَرَض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وُضُو کرتے) ہیں۔[2]

وُضُو کی سائنسی برکتیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! باوُضُو رہنے کی برکت سے کئی بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے مثلاً: ❀ باوُضُو رہنے کی برکت سے ہائی بلڈ پریشر کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے ❀ وُضُو میں ہاتھ دھونے کی برکت سے؛ ❀ ہاتھوں میں گرمی دانوں ❀ جلدی سوزش ❀ ایگزیما وغیرہ بیماریوں سے

---

1 ...وضو اور سائنس، صفحہ: 1۔

2 ...وضو اور سائنس، صفحہ: 2۔

حفاظت ممکن ہے ❀وُضو میں کلی اور مسواک کرنے کی برکت سے؛ ❀ایڈز جیسی تکلیف دہ بیماری ❀منہ کے کِناروں کے پھٹنے ❀معدے کے امراض ❀اور بلغمی امراض سے حفاظت ہوتی ہے ❀اور غرغرہ کرنے کی برکت سے گلے کے امراض سے کافی حد تک بچاؤ رہتا ہے ❀اسی طرح ناک میں پانی چڑھانے کی برکت سے ❀ناک کے بے شمار پوشیدہ امراض ❀دائمی نزلہ ❀ناک کے زخم وغیرہ سے حفاظت ہو سکتی ہے ❀وُضو میں چہرہ دھونے کی برکت سے ❀الرجی سے چہرے کی حفاظت ہوتی ❀اِس کا مَساج ہو جاتا ہے ❀خون کا بہاؤ چہرے کی طرف رَواں ہو جاتا ہے اور ❀مَیل کُچیل بھی اُتر جاتا جس سے چہرے کا حُسن دوبالا ہو جاتا ہے ❀کُہنی پر تین بڑی رَگیں ہیں جن کا تعلق دل، جگر اور دماغ سے ہے اور جسم کا یہ حصّہ عُموماً ڈھکا رہتا ہے اگر اس کو پانی اور ہوا نہ لگے تو مُتعدد دِماغی اور اَعْصابی اَمراض پیدا ہوسکتے ہیں۔ وُضو میں کہنیوں سَمیت ہاتھ دھونے سے دل، جگر اور دِماغ کو تقویت پہنچتی ہے ❀سر اور گردن کے درمیان حَبْلُ الْوَرِید یعنی شہ رگ واقع ہے اس کا تعلّق رِیڑھ کی ہڈّی اور حرام مَغْز اور جسم کے تمام تَرجوڑوں سے ہے۔ جب وُضو کرنے والا گردن کا مَسْح کرتا ہے تو ہاتھوں کے ذَرِیعے برقی رَو نکل کر شہ رگ میں ذخیرہ ہو جاتی ہے اور رِیڑھ کی ہڈّی سے ہوتی ہوئی جسم کے تمام اَعصابی نظام میں پھیل جاتی ہے اور اس سے اَعصابی نظام کو توانائی حاصِل ہوتی ہے ❀وُضو میں سنّت کے مطابِق پاؤں دھونے سے نیند کی کمی، دِماغی خشکی، گھبراہٹ اور مایوسی (***Depression***) جیسے پریشان کُن اَمراض دُور ہوتے ہیں۔[1]

---

1 ...وضو اور سائنس، صفحہ:10 تا 16 ملتقطاً۔

پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ لگایئے! وُضُو کی کیسی کیسی برکتیں ہیں۔ اللہ پاک ہمیں ہمیشہ باوُضُو رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

آیئے! آخر میں وُضُو کے چند آداب سیکھ لیتے ہیں:

وُضُو کے چند آداب کا بیان

وُضُو کے فرائض: وُضُو میں 4 فرائض ہیں؛ (1): کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا (2): چہرہ دھونا (3): چوتھائی سر کا مسح کرنا (4): اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا۔ ان اعضا کا مکمل دُھلنا فرض ہے۔ اگر ایک بال کے برابر جگہ بھی سوکھی رہ گئی تو وُضُو نہیں ہوگا اور وُضُو نہ ہوا تو نماز بھی نہیں ہوگی۔ لہٰذا وُضُو نہایت احتیاط سے کرنا چاہئے ❁ بلکہ مستحب (یعنی ثواب کا کام ہے) کہ خصوصاً سردیوں میں وُضُو سے پہلے اعضائے وُضُو پر تیل کی طرح پانی چُپڑ لیں، اس سے خشک جلد تَر ہو جائے گی اور پانی آسانی سے تمام جگہوں پر پہنچ سکے گا ❁ مگر یاد رہے! پانی چُپڑ لینے سے وُضُو نہیں ہوگا۔ وُضُو میں اَعضا کو دھونا فرض ہے اور دھونے کا مطلب ہے: پانی کے کم از کم 2 قطرے بہہ جائیں ❁ وُضُو میں 14 سنّتیں ہیں، جو شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَت بَرکَاتُہم العالیہ کے رسالے وُضُو کا طریقہ میں لکھی ہیں، وہاں سے دیکھ کر یاد کر لیجئے! اور ان پر عَمَل کر کے ثواب کمایئے! ❁ جب بھی وُضُو کریں، اس سے پہلے نیّت کر لیجئے کہ پاکی حاصِل کرنے اور ثواب کمانے کے لئے وُضُو کرتا ہوں۔ یاد رکھئے! نِیّت کئے بغیر بھی اگرچہ وُضُو ہو جائے گا مگر ثواب نہیں ملے گا ❁ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وُضُو کے لئے نِیّت کرنا سُنّتِ مؤکّدہ ہے، لہٰذا نِیّت نہ کرنے کی عادت بنا لی تو گُناہ ہو گا۔[1] ❁ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے بسم اللہ کہہ کر وُضُو کیا اس کا سر سے پاؤں تک

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:1، صفحہ:914، بتغیر قلیل۔

سارا جسم پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ کہے وُضو کیا اُس کا اُتنا ہی بدن پاک ہو گا جتنے پر پانی گزرا۔[1] ❁ ایک حدیثِ پاک میں ہے: جب تم وُضو کرو تو بِسۡمِ اللہِ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہ کہہ لیا کرو جب تک تمہارا وُضو باقی رہے گا اُس وَقت تک تمہارے فِرِشتے (یعنی کِراماً کاتِبین) تمہارے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔[2] لہٰذا جب بھی وُضو کریں، ابتدا میں بِسۡمِ اللہِ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہ پڑھنا ہرگز مت بھولیں۔ وُضو کے بعد کی دُعائیں بھی یاد کر لیجئے! اِنۡ شَآءَ اللہُ الۡکَرِیۡم! اس کا بھی ثواب ملے گا۔ ❁ حدیث پاک میں ہے: جس نے اچّھی طرح وُضو کیا اور پھر آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور کَلِمۂ شہادت پڑھا اُس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے اندر داخِل ہو۔[3] ❁ ایک حدیث شریف میں ہے: جو وُضو کے بعد ایک مرتبہ سُوۡرَۃُ الۡقَدۡر پڑھے تو وہ صِدّیقین میں سے ہے اور جو 2 مرتبہ پڑھے تو شُہدا میں شمار کیا جائے اور جو 3 مرتبہ پڑھے گا تو اللہ پاک میدانِ محشر میں اسے اپنے انبیا کے ساتھ رکھے گا۔[4] لوٹے وغیرہ سے وضو کرنے کے بعد بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینے میں شفا ہے۔[5] ایک حدیث میں روایت کیا گیا کہ مؤمن کے وضو سے بچا ہوا پانی پینا 70 بیماریوں سے شفا ہے اور ان بیماریوں کا کم سے کم درجہ غم ہے۔[6]

حُجَّۃُ الاسلام امام محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ❁ بندۂ مؤمن کو چاہئے کہ جب

---

1 ... سنن دار قطنی، کتاب الطہارۃ، باب التسمیۃ علی الوضوء، جلد:1، صفحہ:52، حدیث:229۔

2 ... معجم صغیر، صفحہ:168، حدیث:196۔

3 ... دارمی، کتاب الوضوء، باب القول بعد الوضوء، صفحہ:208، حدیث:720۔

4 ... کنز العمال، کتاب الطہارۃ، الفصل الثانی، جز:9، جلد:5، صفحہ:132، حدیث:26085۔

5 ... جنتی زیور، صفحہ:216 ماخوذاً۔

6 ... مسند فردوس، جلد:2، صفحہ:362، حدیث:3617۔

چہرہ دھوئے تو نِیّت کرے کہ دُنیا سے مُنہ پھیر کر ہمیشہ رَبِّ کریم کی جانِب مُتَوَجّہ رہوں گا[1] ❁ جب ہاتھ دھوئے تو نِیّت کرے کہ گُنَاہوں سے بچوں گا تاکہ اعمال نامہ سیدھے ہاتھ میں ملے ❁ سَر کا مسح کرے تو نِیّت کرے کہ ہمیشہ عاجزی سے سَر جھکائے رکھوں گا، کبھی تکبر نہ کروں گا کہ آخرت خاص ان کے لئے ہے، جو دُنیا میں بڑائی نہیں چاہتے ❁ اسی طرح جب پاؤں دھوئے تو نِیّت کرے کہ کبھی گُناہ کی طرف نہ چلوں گا اور اس دِن کو یاد کرے کہ جب انہی قدموں پر چل کر اللہ کریم کے حُضُور پیش ہونا ہے۔ یونہی پُل صراط پر چلنا بھی یاد کرے۔[2] ❁ وُضُو کر چکے، اب اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو 2 رکعت تَحِیَّۃُ الْوُضُوْء بھی پڑھ لیجئے کہ حدیثِ پاک میں ہے: دوعالَم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایسا کوئی مسلمان نہیں جو وُضُو کرے تو اچھا کرے پھر کھڑے ہو کر خشوع و خضوع سے 2 نفل پڑھے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ اس حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں: حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ صرف وُضُو کرلینے اور تَحِیَّۃُ الْوُضُوْء کے 2 نفل پڑھ لینے سے جنتی ہو گیا اب کسی عمل کی ضرورت نہ رہی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اچھی طرح وُضُو کرنے اور تَحِیَّۃُ الْوُضُوْء کے نوافل ادا کرنے کی برکت سے دنیا میں نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے، مرتے وقت ایمان پر قائم رہتا ہے، قبر و حشر میں آسانی سے پاس ہو تا ہے۔ اس قسم کی احادیث کا یہی مطلب ہو تا ہے۔[4]

---

1 ...احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الطہارۃ، کیفیۃ الوضوء، جلد:1، صفحہ:179۔

2 ...سلوۃ العارفین، باب الطہارۃ، صفحہ:165۔

3 ...مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، صفحہ:109، حدیث:234۔

4 ...مرآۃ المناجیح، جلد:1، صفحہ:237بتقدم و تاخر۔

بلا حساب ہو جنت میں داخلہ یا رب! | پڑوس خلد میں سرور کا ہو عطا یاربّ!

آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک کام: ہفتہ وار رسالہ مطالعہ

الحمدللہ! آج کے اس پُر فتن دور میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی دِلوں میں عشقِ رسول جگانے، نیکی کی دعوت دینے اور اُمّت کو نیک نمازی بنانے کی کوشش میں مَصرُوفِ عَمَل ہے، لہٰذا دِل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے، باوُضُو رہنے کی عادَت پانے اور نیکیوں کا حریص بننے کے لئے آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہفتہ **وار رسالہ مطالعہ** بھی ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک بہار سنتے ہیں:

غیر مسلم مسلمان ہو گیا...!!

ہند کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں کفر کے اندھیروں میں بھٹک رہا تھا، ایک دن کسی نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **احترامِ مسلم** تحفے میں دیا میں نے پڑھا تو حیران رہ گیا کہ جن مسلمانوں کو میں نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے ان کا مذہبِ **اسلام** اس قدر امن کا پیام دیتا ہے! رسالے کی تحریر تاثیر کا تیر بن کر میرے دل میں اتری اور دِل میں اسلام کی محبت گھر کر گئی۔ ایک دن میں بس میں سفر کر رہا تھا کہ چند داڑھی اور عمامے والے اسلامی بھائیوں کا قافلہ بھی بس میں سوار ہوا، مَیں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ مسلمان ہیں، میرے دل میں اسلام کی محبت تو پیدا ہو ہی چکی تھی لہٰذا میں احترام کی نظر سے انہیں

دیکھنے لگا، اتنے میں ایک اسلامی بھائی نے نبیٔ مکرم، نورِ مُجسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شان میں نعت شریف پڑھنی شروع کر دی، مجھے اس کا انداز بہت اچھا لگا، میری دلچسپی دیکھ کر ان میں سے ایک نے مجھ سے گفتگو شروع کر دی۔ وہ تاڑ گیا کہ میں مسلمان نہیں ہوں، اس نے مسکراتے ہوئے بڑے دلنشین انداز میں مجھ سے کہا، میں آپ سے اسلام قبول کرنے کی درخواست کرتا ہوں، میں رسالہ **احترامِ مسلم** پڑھ کر پہلے ہی دلی طور پر اسلام کا شیدائی ہو چکا تھا، اس کے محبت بھرے انداز نے دل پر مزید اثر ڈالا اور الحمد للہ میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (1)

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو | اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دار الافتاء اہلسنت اپیلی کیشن

دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل اپیلی کیشن جاری کی گئی ہے، جس کا نام ہے: (***Dar-ul-Ifta Ahlesunnat*** (دار الافتاء اہلسنت)۔ یہ اپیلی کیشن ***Android*** اور ***IOS*** دونوں طرح کی ڈیوائسز سے بآسانی ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے، اس موبائل اپیلی کیشن میں ❁ مختلف موضوعات پر پوچھے گئے سوالات کے جوابات آڈیو، ویڈیو اور ٹیکسٹ کی صورت میں موجود ہیں ❁ احکامِ تجارت ❁ فرض علوم کورس ❁ اور تجارت کورس بھی اس اپیلی کیشن میں شامِل ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند

---

1 ...غافل درزی، صفحہ:25۔

آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

زُلفوں اور سر کے بالوں کی سنّتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس کے بال ہوں وہ ان کا اِکرام کرے۔[2] یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھا کرے۔

پیارے اسلامی بھائیو! رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک زُلفیں کبھی نِصف (یعنی آدھے) کان مُبارک تک ❁ کبھی کان مُبارک کی لَو تک اور ❁ بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مُبارک شانوں یعنی کندھوں کو جُھوم جُھوم کر چومنے لگتیں ❁ ہمیں چاہئے موقع بہ موقع تینوں سُنّتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زُلفیں رکھیں ❁ بعض لوگ سیدھی یا اُلٹی جانب مانگ نکالتے ہیں یہ سُنّت کے خِلاف ہے ❁ سُنّت یہ ہے کہ اگر سَر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے ❁ مَرد کو اِختیار ہے کہ سَر کے بال مُنڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے ❁ حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سرِ اقدس میں اکثر تیل لگاتے اور داڑھی مُبارک میں اکثر کنگھی کرتے اور اکثر سَر مُبارک پر کپڑا (یعنی سَر بند شریف) رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا

1 ...تاریخِ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ...ابو داوٗد، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، صفحہ:653، حدیث:4163۔

تیل سے تَر ہو جاتا تھا۔[1]

تیل کی بُوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا | صبحِ عارِض پہ لُٹاتے ہیں ستارے گیسو

وضاحت: اے رضا! سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی سرکار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زُلفوں سے جو تیل کی بُوندیں ٹپک رہی ہیں، مجھے تو یہ منظر یُوں لگ رہا ہے جیسے ستاروں بھری رات چہرۂ مصطفےٰ پر، رُخِ وَالضُّحٰی پر ستارے نچھاور کر رہی ہے۔

مختلف سنتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ: 16 اور امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 100 صفحات کی کتاب **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے! سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

غم کے بادَل چھٹیں قافلے میں چلو
خوب خوشیاں ملیں قافلے میں چلو
رب کے در جھکیں، اِلتجائیں کریں
بابِ رحمت کھلیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں سنتوں پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... 550 سنتیں اور آداب، صفحہ:41 تا 43 ملتقطاً۔

بہتر کون؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... اچھائی بُرائی کا مِعْیار شریعت ہے

✿... روٹی کھلانے کا ثواب گناہوں پر غالِب آگیا

✿... سلامتی کے ساتھ جنّت میں جانے کا نسخہ

✿... قرض واپس کرنے کی دلچسپ حکایت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه　　وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه　　وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف　　(ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت حَفْص بن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اِمامُ الْمُحَدِّثِین حضرت اَبُوزُرْعَہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ان کی وَفات کے بعد خَواب میں دیکھا کہ وہ پہلے آسمان پر فِرِشتوں کو نَماز پڑھا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: اے امام! آپ کو یہ اِعْزاز و اِکرام کیسے مِلا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں نے اپنے ہاتھ سے 10 لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور ہر حدیث میں عَنِ النَّبِیِّ کے بعد درودِ پاک پڑھتا تھا (یہ سب درودِ پاک ہی کی برکت ہے)۔[1]

بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے　|　ہو الٰہی مرا شعار درود
شہرِ یارِ رُسُل کی نذر کروں　|　سب درودوں کی تاجدار درود[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّيَّةُ الْحَسَنَةُ تُدْخِلُ صَاحِبَهَا الْجَنَّةَ اچھی نیت بندے کو جنت

1 ...تاریخِ بغداد، جلد:10، صفحہ:334 ملتقطاً۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:124۔

میں داخل کروادیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں، نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ بااَدَب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یادرکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عزّت کا معیار تقویٰ ہے

صحابی اِبْنِ صحابی حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: فتحِ مکہ کے دِن اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُؤَذِّن حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ کو حکم دیا کہ وہ کعبہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر اَذان کہیں، چنانچہ حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ نے حکم پر عَمَل کیا (حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عنہ حبشہ سے تعلق رکھنے والے تھے، آپ مکہ مکرمہ ہی میں کافِی عرصہ غُلامی کی زندگی بھی بسر کر چکے تھے)، لہٰذا آپ کو کعبہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر اَذان دیتے دیکھ کر مکہ مکرمہ کے بعض سرداروں نے آپ کے متعلق سخت نازیبا گفتگو کی۔ ادھر یہ مکّے کے بعض سردار نازیبا باتیں کر رہے تھے، اُدھر حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے اور اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی خبر دی، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان سب کو بُلالیا اور پوچھا: کیا تم نے بِلال کے متعلق ایسی ایسی باتیں کہی ہیں؟ ان سب نے اِقْرار کیا کہ جی ہاں! ہم نے یہ باتیں کہی ہیں۔ اس موقع پر پارہ:26، سورۂ حُجُرَات کی یہ آیت کریمہ

[1] ...مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

نازِل ہوئی، اللہ پاک فرماتا ہے:[1]

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ(۱۳) (پارہ:26، سورۂ حجرات:13)	ترجمہ کنزُالایمان: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبر دار ہے۔

علّامہ قرطبی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے اَہْلِ مکہ کو نسب پر فخر کرنے، مال کی کثرت چاہنے اور غریبوں کا مذاق اُڑانے پر ڈانٹا اور بتا دیا کہ سب انسان حضرت آدم و حضرت حوا علیہما السَّلَام کی اَوْلا د ہیں، فضیلت کا مِعْیار (رنگ، رُوپ، نسب اور مال نہیں بلکہ) تقویٰ ہے۔[2]

دے حُسنِ اَخلاق کی دولت کر دے عطا اِخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا یااللہ! مری جھولی بھر دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

اچھائی بُرائی کا مِعْیار شریعت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ اور اس کے شانِ نزول سے معلوم ہوا کہ اچھائی، بُرائی، کامیابی وناکامی، بہتری وبدتَری کا مِعْیار رنگ رُوپ، نسل ونسب اور مال ودولت وغیرہ نہیں بلکہ اس کا معیار تقویٰ ہے، **یہ ایک اُصُول ہمیشہ یادر کھئے!** حُسن و قُبح عقلی نہیں

1 ...تفسیرِ قرطبی، پارہ:26، سورۂ حجرات، زیر آیت:13، جز:10، جلد:8، صفحہ:211۔
2 ...تفسیرِ قرطبی، پارہ:26، سورۂ حجرات، زیر آیت:13، جز:10، جلد:8، صفحہ:211۔

بلکہ شرعی ہیں، یعنی اچھائی کیا ہے؟ بُرائی کیا ہے؟ یہ بات ہم عقل سے طے نہیں کر سکتے، اچھائی بُرائی کا مِعْیار شریعت ہے، جس کو اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اچھا فرمائیں، وہ اچھا، جسے اللہ اور اس کا رسول بُرا کہیں وہ یقیناً بُرا ہے۔

آج کل ہمارے ہاں اچھائی بُرائی کے مِعْیار بدل گئے ہیں ❁ آدمی کماتا کتنا ہے؟ ❁ کام کیا کرتا ہے؟ ❁ اس کا نسب کیسا ہے؟ ❁ کتنا پڑھا لکھا ہے؟ ❁ انگلش کیسی بول لیتا ہے؟ ❁ گاڑی کیسی رکھی ہوئی ہے؟ وغیرہ اس طرح کی چیزوں سے آدمی کے اچھا یا بُرا ہونے کی پہچان کی جاتی ہے۔

حالانکہ اچھائی بُرائی کا مِعْیار یہ چیزیں نہیں بلکہ اچھائی بُرائی کا مِعْیار انسان کا کردار ہے، میں اچھا ہوں یا بُرا ہوں، اس کا فیصلہ اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے، اس کے لئے مجھے اپنے آپ کو شریعت کے آئینے میں دیکھنا ہو گا، قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنے کردار، اپنی گفتار، اپنے اَفْعال و اَخْلاق کا جائزہ لینا ہو گا۔

ہم میں سے کون اچھا ہے؟ کون بہتر ہے؟ کائنات کے سب سے بہترین، سب سے بلند رُتبہ، سب سے افضل و اعلیٰ یعنی ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جو اللہ پاک کے بھی محبوب ہیں، آپ کی نگاہِ نبوت میں کون سب سے بہتر ہے؟ آیئے! اس بارے میں چند احادیثِ کریمہ سُنتے ہیں، ان احادیث کی روشنی میں ہم نے اپنے آپ کا جائزہ لینا ہے، اگر تو ہم اِن فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مطابق بہترین مسلمان ہیں تو اس پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنا ہے اور اگر خدانخواستہ ایسا نہیں ہے، ہم بہترین نہیں ہیں تو ہم نے ان احادیث کو اپنا کر بہترین بننے کی کوشش کرنی ہے۔ آیئے! احادیثِ کریمہ سنتے ہیں:

(1): کھانا کھلانا، سلام کا جواب دینا

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خِیَارُکُمْ مَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَرَدَّ السَّلَامَ یعنی تم سب میں بہتر وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے۔[1]

اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا؛ جو مسلمان لوگوں کو کھانا کھلاتا اور سلام کا جواب دیتا ہے، وہ سب سے بہتر ہے۔ اب ہم میں سے ہر ایک غور کرلے کہ کیا میں لوگوں کو کھانا کھلاتا ہوں؟ کیا میں سلام کا جواب دیا کرتا ہوں؟ اگر اندر سے ضمیر ہاں میں جواب دے تو اللہ پاک کا شکر ادا کیجئے! اور اگر نہ میں جواب آئے تو آج سے یہ 2 کام اپنانے کی نیت کر لیجئے! (1): دوسروں کو کھانا کھلانا ہے (2): سلام کا جواب دینا ہے۔

کھانا کھلانا جنتیوں والا عمل ہے

اللہ پاک نے سُورَۂ دَھْرکی آیت نمبر 8 میں اَہْلِ جنّت کے اَوْصاف میں سے ایک وَصْف یہ بھی بیان فرمایا:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۝۸ (پارہ:29، سورۂ دھر:8)

ترجمہ کَنْزُ الایمان: اورکھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر (قیدی) کو۔

صدرُ الافاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی ایسی حالت میں جب کہ خود انہیں کھانے کی حاجت و خواہش ہو اور بعض مفسّرین نے اس کے یہ معنیٰ لئے ہیں کہ اللہ پاک کی محبت میں کھلاتے ہیں۔[2]

1 ...مسندِ امام احمد، جلد:9، صفحہ:702، حدیث:24652۔

2 ...تفسیر خزاین العرفان، پارہ:29، سورۂ دھر، زیرِ آیت:8، صفحہ:1073۔

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا! اپنی واہ واہ کے لئے نہیں، لوگوں کو دکھانے، اخبارات، پوسٹرز پر تصویریں لگوانے اور سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے لئے نہیں بلکہ جو بندہ صرف و صرف اللہ پاک کی محبّت میں، اُس کی رضا حاصِل کرنے کے لئے دوسروں کو کھانا کھلاتا ہے، وہ اَہْلِ جنّت کا وَصْف اپنانے والا ہے۔

جنتی بالاخانہ

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا بالاخانہ ہے کہ جس کا باہَر اندر سے اور اندر باہَر سے دکھائی دیتا ہے، یہ بالاخانہ اللہ پاک نے ان کے لئے تیار کیا ہے جو کھانا کھلاتے ہیں۔[1]

سلامتی کے ساتھ جنّت میں جانے کا نسخہ

حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان سے سب سے پہلا جو کلام سُنا وہ یہ تھا: **يَا اَيُّهَا النَّاسُ!** اے لوگو! **اَفْشُوا السَّلَامَ** سلام کو عام کرو! **وَ اَطْعِمُوا الطَّعَامَ** کھانا کھلاؤ! **وَ صَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ** اور رات کو جس وقت لوگ سو رہے ہوں، اس وقت نماز پڑھو **تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ** (تم یہ تین کام کروگے تو) سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخِل ہو جاؤ گے۔[2]

روٹی کھلانے کا ثواب گناہوں پر غالِب آگیا

اے عاشقانِ رسول! ❁ بھوکوں کو کھانا کھلانا ❁ پیاسوں کو پانی پِلانا ❁ غریبوں کے کام

1 ...مسندِ امام احمد، جلد:9، صفحہ:389، حدیث:23553۔

2 ...اِبنِ ماجہ، کتابُ اِقامۃِ الصلوٰۃ، جلد:1، صفحہ:423، حدیث:1334۔

آنا بہت ثواب کا کام ہے، **شُعَبُ الْاِیْمَان** میں ہے: پچھلی امتوں میں ایک عبادت گزار تھا، وہ 60 سال تک اللہ پاک کی عبادت کرتا رہا، پھر اُس پر نفس و شیطان غالِب آئے اور بدکاری کی تباہ کاری میں گرفتار ہو گیا، اس نے 6 راتیں غیر عورت کے ساتھ گزاریں۔

اُس کی سابقہ عِبَادت اسے کام آئی، اللہ پاک کا پھر کرم ہوا اور اسے اس گُنَاہ پر ندامت نصیب ہو گئی، جب اسے اِحْسَاس ہوا کہ میں اللہ پاک کی نافرمانی میں مبتلا ہو گیا ہوں تو خوفِ خُدا کے سبب دوڑتا ہوا مسجد کی طرف آیا، وہاں اس نے دیکھا کہ 3 بھوکے شخص بیٹھے ہیں، چنانچہ اس نے ان تینوں کو کھانا کھلانے کی سَعَادت حاصِل کی۔ روایت میں ہے: انتقال کے بعد جب اس کے اَعْمَال کا حساب ہوا تو 60 سال کی عِبَادت ایک پلڑے میں اور 6 دِن کا گُنَاہ دوسرے پلڑے میں رکھا گیا، آہ! وہ 6 دِن کا بدکاری والا گُنَاہ 60 سال کی عِبَادت پر غالِب آگیا مگر اللہ پاک کا کرم ہوا، وہ ایک روٹی جو اس نے 3 بھوکے آدمیوں کو کھلائی تھی، جب وہ روٹی نیکیوں والے پلڑے میں رکھی گئی تو اس کا نیکیوں والا پلڑا بھاری ہو گیا۔[1]

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! 6 دِن کا گھناؤنا جُرم جو 60 سال کی عِبَادت پر بھاری ہو گیا تھا، ایک روٹی جو بھوکے کا پیٹ بھرنے کے لئے صدقہ کی گئی، اس جُرم پر غالِب آئی اور اس عبادت گزار کی بخشش کا ذریعہ بن گیا۔ سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں بھی خوب دِل کھول کر راہِ خُدا میں خرچ کرنے، بھوکوں کو کھانا کھلانے، غریبوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ...شُعَبُ الْاِیمان، جلد:3، صفحہ:262، حدیث:3488 بتغیر قلیل۔

گنہگار ہوں میں لائِق جہنّم ہوں
کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارَبّ!
بُرائیوں پہ پشیماں ہوں رحم فرما دے
ہے تیرے قہر پر حاوِی تِری عطا یارَبّ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جوابِ سلام کے مَدَنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! کھانا کھلانے کی طرح سلام کا جواب دینا بھی بہترین آدمی کی علامت ہے۔ افسوس! آج کل اس معاملے میں بہت سُستی اور لاپرواہی برتی جاتی ہے، اَوَّل تو اب سلام کرتے ہی کب ہیں؟ ❁ ہیلو ❁ ہائے ❁ گُڈ مارننگ وغیرہ بول دیتے ہیں، حالانکہ یہ اسلامی سلام نہیں، اسلامی سلام اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ کہنا ہے۔ جب بھی کسی سے ملاقات ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ کہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ثواب ملے گا۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اسلامی سلام سکھایا

صحابیٔ رسول حضرت ابو راشِد عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: میں چھوٹا تھا، ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہوا تو میں نے کہا: اَنْعِمْ صَبَاحاً (یہ عربی ہے، اس کا انگلش ترجمہ بنے گا: **Good Morning**) یعنی صبح بخیر۔ رسولِ اَکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ تو مسلمانوں کا سلام نہیں ہے، جب تم کسی کے پاس جاؤ تو کہو: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔[1]

1 ...الکنیٰ والاسماء، جلد:1، صفحہ:56، حدیث:217 ملتقطًا۔

سلام محبت پیدا کرتا ہے

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے اسلامی سلام...!! جب بھی کسی سے ملاقات ہو تو اسی طرح سلام کرنا چاہئے۔ "سلام" ایک انمول نعمت ہے، اللہ پاک نے سلام میں ایسی کمال تاثیر رکھی ہے کہ ہم سلام کرتے ہیں زبان سے مگر اس کا اَثر سیدھا دِل پر ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَاتَدْخُلُوا الجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا تم اس وقت تک جنّت میں داخِل نہیں ہو سکتے، جب تک ایمان نہ لے آؤ! وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اور تم اس وقت تک (کامِل) مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو! پھر فرمایا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں، جس پر عمل کرکے تمہاری آپس میں محبت بڑھ جائے؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ آپس میں سلام کو عام کرو![1]

محبت بھرا اِسْلامی تیر

حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! جب بھی کسی قوم کے پاس سے گزرو تو انہیں اِسْلامی تیر مارا کرو!

یہ اسلامی تیر کیا ہے؟ حضرت عَوْف بن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے مراد سلام ہے۔[2] یعنی جب سلام کرو گے تو تمہارا سلام محبت سے بھرا ہوا تیر بَن کر سامنے والے کے دِل پر لگے گا اور محبت بڑھائے گا۔ اللہ پاک ہمیں سلام کو عام کرنے اور آپس میں محبتیں بانٹنے کی توفیق عطا کرے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ...ابوداوٗد، کتاب الادب، باب اِفْشَاءُ السلام، صفحہ:809، حدیث:5193۔

2 ...زُہد لِابْنِ مبارک، صفحہ:332، حدیث:950۔

ہَوَس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوعِ انساں کو
اَخُوَّت کا بیاں ہو جا! محبت کی زباں ہو جا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سلام کا جواب دینا واجِب ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بھی ہمیشہ یاد رکھئے کہ جب کوئی سلام کرے تو اس کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔ اگر سلام کا جواب نہ دیا تو واجِب چھوٹ جانے کے سبب گُناہ ہو گا۔

سلام کیسے کرنا ہے؟ اس کا جواب کیسے دینا ہے؟ اس کی سنتیں اور آداب کیا ہیں؟ اس بارے میں مزید معلومات حاصِل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب 550 سنتیں اور آداب پڑھ لیجئے!۔ آیئے! بارگاہِ رسالت میں التجا کرتے ہیں:

مری عادتیں ہوں بہتر، بنوں سنّتوں کا پیکر
مجھے متقی بنانا مدنی مدینے والے
شہا! ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں
تری سنتیں سکھانا مدنی مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): بہترین شخص وہ جو قرآن سیکھے اور سکھائے

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ

عَلَّمَہٗ یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے بہترین آدمی جو قرآن سیکھتا بھی ہے، دوسروں کو سکھاتا بھی ہے۔ اب ہم میں سے ہر ایک غور کرے ❁ کیا میں قرآنِ کریم دُرست تجوید کے ساتھ، دُرُست مخارج کے ساتھ، عربی لہجے میں پڑھنا سیکھ چکا ہوں؟ ❁ قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے مجھے کیا اَحْکام دیئے ہیں؟ ❁ کن کاموں سے بچنے کا حکم دیا ہے؟ ❁ کیا میں یہ سب کچھ سیکھ چکا ہوں؟ ❁ اگر سیکھ لیا ہے یا سیکھنے کی کوشش میں ہوں تو کیا یہ سیکھا ہوا، دوسروں کو سکھا بھی رہا ہوں؟ اگر ضمیر ہاں میں جواب دے تو اللہ پاک کا شکر ادا کیجئے! اگر جواب نہ میں آئے تو آج ہی سے قرآنِ کریم سیکھنا اور دوسروں کو سکھانا شروع کر دیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قرآنِ پاک کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے ہزارہا مدارِسُ الْمَدِینہ بالغان کی ترکیب ہوتی ہے۔ جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مخارِج سے حُرُوف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے، نَمازیں وغیرہ درست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مُفْت حاصِل کرتے ہیں۔ آپ بھی ان مدارِسُ الْمَدِینہ (بالغان) میں پڑھنے یا پڑھانے کی نیت کرکے دنیاو آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل کیجئے۔

جو سیکھ سکتا ہو وہ ضرور سیکھے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: بلا شبہ یہ قرآنِ کریم اللہ پاک کی طرف سے ضِیافت ہے لہٰذا جو اس سے کچھ سیکھنے کی طاقت رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اسے

---

1 ...بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ، صفحہ:1299، حدیث:5027۔

سیکھے کیونکہ بھلائی سے سب سے زیادہ خالی وہ گھر ہے جس میں کتابُ اللہ میں سے کچھ نہ ہو اور جس گھر میں کتابُ اللہ میں سے کچھ نہ ہو وہ اُس ویران گھر کی طرح ہے جسے کوئی آباد کرنے والا نہ ہو۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! جس گھر میں قرآنِ کریم سکھانے والوں، قرآنِ کریم سیکھنے والوں، اس کی تلاوت کرنے والوں میں سے کوئی بھی نہ ہو، وہ گھر وِیران ہے، لہٰذا اپنے گھروں کو وِیْران ہونے سے بچائیے، دِل میں قرآنِ کریم سیکھنے، دوسروں کو سکھانے اور اس کی خُوب تِلاوت کرنے کا شوق بڑھایئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

اللہ پاک اُس دِل کو عذاب نہیں دیتا

حضرت ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قرآن پڑھا کرو! بے شک جو دِل قرآنِ کریم کا جُزْدان ہو، اللہ پاک اُس دِل کو عذاب نہیں دیتا۔[2]

فلموں سے ڈراموں سے عطا کر دے تُو نفرت
بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خُدا دے

روزِ قیامت تِلاوت کرنے والے پر کرم

ایک روایت میں ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

---

1 ...مصنف عبد الرزاق، باب تعلیم القران وفضلہ، جلد:3، صفحہ:225، حدیث:6018۔

2 ...جامع صغیر، صفحہ:83، حدیث:1340۔

جو بندہ دِن اور رات میں قرآنِ کریم کی تِلاوت کرتا ہے، قرآنِ کریم کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتا ہے، اللہ پاک فرشتوں کو اس کا رفیق (یعنی ساتھی) بنا دیتا ہے۔ جب قیامت کا دِن ہو گا، قرآنِ کریم اس بندے کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دلائل دے گا، قرآن کہے گا: اے رَبِّ کریم! ہر شخص دُنیا میں اپنے کام کی اُجرت لیتا تھا مگر فُلاں شخص، وہ دِن اور رات میں میری تِلاوت کرتا تھا، میرے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتا تھا، یَا رَبّ! آج اسے اجر عطا فرمائے۔ قرآنِ کریم کی عرض پر اس بندے کو تاجِ شاہی اور کرامت کا لباس پہنایا جائے گا۔ پھر اللہ پاک قرآنِ کریم سے فرمائے گا: هَلْ رَضِيْتَ؟ (اے قرآن!) کیا تُو راضی ہے؟ قرآنِ کریم کہے گا: یَارَبّ! اس سے بھی اَفْضَل اَجْر عطا فرما۔ اب اس بندے کو بادشاہت اور جنّت عطا کر دی جائے گی۔ پھر قرآنِ کریم سے کہا جائے گا: هَلْ رَضِيْتَ (اے قرآن!) کیا اب تُو راضی ہے؟ قرآنِ کریم کہے گا: ہاں، یَارَبّ (اب میں راضی ہوں)۔[1]

یہ خوشبوئیں کیسی ہیں؟

حضرت امام ابنِ ابی الدُّنیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت مُغِیرہ بن حَبیب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے رِوَایَت کی کہ ایک قَبْر سے خوشبوئیں آتی تھیں۔ کسی نے صاحِبِ قبر کو خواب میں دیکھ کر اُن سے پوچھا: یہ خوشبوئیں کیسی ہیں؟ جواب دیا: تلاوتِ قرآن اور روزے کی۔[2]

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی! | گناہوں کی ہو دُور دل سے سیاہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...شُعَبُ الایمان، جلد:2، صفحہ:345، حدیث:1991۔

2 ...موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، جلد:1، صفحہ:305 ملتقطاً۔

(3): سچی زبان اور پاکیزہ دِل والے بہتر ہیں

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، نور والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پاک بارگاہ میں عَرض کیا گیا: اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں اَفْضَل کون ہے؟ فرمایا: کُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ، صُدُوقُ اللِّسَانِ ہر وہ بندہ جو مَخْمُوْمُ الْقَلْب ہے اور سچّی زبان والا ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! صُدُوقُ اللِّسَان (یعنی سچّی زبان والا) کسے کہتے ہیں، یہ تو ہم جانتے ہیں، مَخْمُوْمُ الْقَلْب کون ہے؟ فرمایا: وہ متقی شخص جس پر کوئی گُناہ نہ ہو، اس کے دِل میں نہ سرکشی ہو، نہ کینہ ہو، نہ ہی حسد ہو۔ (1)

معلوم ہوا جس کی زبان سچّی ہو، جھوٹ نہ بولے اور جس کے دِل میں نہ سرکشی ہو، نہ کینہ ہو، نہ بغض ہو، نہ حَسَد جلن ہو، وہ بندہ بڑی فضیلت والا ہے۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ بارگاہِ رسالت میں اِستغاثہ پیش کرتے ہیں:

جھوٹ سے بغض و حسد سے ہم بچیں | کیجئے رحمت اے نانائے حُسین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قلبِ سلیم کی فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک کے پیشِ نظر اب ہم غور کرلیں، کیا ہمارے پاس سچّی زبان اور پاکیزہ دِل ہے؟ اگر ہم سچ بولنے کے عادِی ہیں، جھوٹ سے کوسوں دُور رہتے ہیں، دِل میں حَسَد، بغض، کینہ وغیرہ نہیں رکھتے تب تو اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے،

1 ...ابنِ ماجہ، کتابُ الزُّہد، جلد:4، صفحہ:475، حدیث:4216۔

اللہ نہ کرے اگر ایسا نہیں ہے، جھوٹ بولنے کی بھی عادَت ہے، دِل میں بُغض و کینہ یا حَسَد وغیرہ بھی رکھتے ہیں تو ہمیں ڈر جانا چاہئے کہ جھوٹ گُنَاہوں کا سرچشمہ ہے، جھوٹ گُنَاہ ہے اور گُنَاہ آدمی کو جہنّم میں پہنچا دیتا ہے۔ اسی طرح جس دِل میں بغض ہو، کینہ ہو، حسد کی بیماری ہو، وہ دِل بھی بہت ناپاک ہے اور ایسے دِل والا جنّت سے محروم بھی ہو سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قلبِ سلیم کسے کہتے ہیں؟

اللہ پاک قُرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے:

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۹﴾ (پارہ:19، سورۂ شُعَرَاء:88-89)	ترجَمۂ کنزُالایمان: جس دِن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حُضُور حاضِر ہوا سلامت دِل لے کر۔

معلوم ہوا قیامت کے دِن نہ مال کام آئے گا، نہ اَوْلاد کام آئے گی، قیامت کے دِن قلبِ سلیم کام آئے گا۔ قلبِ سلیم کیا ہے؟ ❁ وہ دِل جو کفر و شرک سے پاک ہو ❁ جس دِل میں بدعقیدگی نہ ہو ❁ وہ دِل جو باطنی بیماریوں سے پاک ہو ❁ جس میں حسد نہ ہو ❁ بغض نہ ہو ❁ کینہ نہ ہو ❁ دُنیا کی مَحبّت نہ ہو، ایسے پاکیزہ دِل والا روزِ قیامت کامیاب ہو گا اور جس کے پاس ایسا دِل نہ ہوا، عین ممکن ہے کہ اللہ پاک اس پر نظرِ رحمت نہ فرمائے اور جس پر اللہ پاک کی نظرِ رحمت نہ ہو، وہ جہنّم کا حقدار ہے۔

قلب سختی میں حد سے بڑھا ہے
بندہ طالِب ترے خوف کا ہے

اِلتجائے غمِ مصطفٰے ہے
یاخدا! تجھ سے میری دُعا ہے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(5): بہتر وہ جو نَماز میں نرم کندھے والا ہو

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: خِیَارُکُمْ اَلْیَنُکُمْ مَنَاکِبَ فِی الصَّلَاۃِ یعنی تم میں سے بہتر وہ ہے جو نَماز میں نرم کندھے والا ہو۔[2]

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ضرورۃً ایک نَمازی کو آگے پیچھے ہٹائے تو بے تأمُّل ہٹ جائے یا اگر کوئی اسے نَماز میں سیدھا کرے تو سیدھا ہو جائے یا اگر کوئی صف کی کشادگی بند کرنے کے لئے درمیان میں آکر کھڑا ہونا چاہے تو یہ کھڑا ہو جانے دے، بعض شارِحین نے فرمایا کہ نرم کندھے سے عِجز و اِنکسار، خشوع و خضوع مراد ہے۔[3]

اپنی صفیں سیدھی رکھو

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک کے پیشِ نظر ہمیں چاہئے کہ ہم صَف میں نَرم کندھے والے بنیں، ساتھ والے نمازی کے ساتھ خوب کندھے سے کندھا مِلا کر کھڑے ہوں اور صَف بالکل سیدھی رکھا کریں۔ رسول اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

1 ...وسائل بخشش، صفحہ: 134۔
2 ...ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف، صفحہ: 118، حدیث: 672۔
3 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 2، صفحہ: 187۔

وَسَلَّم نے فرمایا: اپنی صفیں سیدھی کرو کہ صفیں سیدھی کرنا نماز قائم کرنے سے ہے۔[1]

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ربّ کریم نے جو فرمایا:

یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:3) | ترجَمۂ کنزالایمان: نماز قائم رکھیں۔

یا فرمایا:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ (پارہ:1، بقرہ:43) | ترجَمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو۔

اس سے مراد ہے نماز صحیح پڑھنا اور نماز صحیح پڑھنے میں صف کا سیدھا کرنا بھی داخِل ہے کہ اس کے بغیر نماز ناقِص ہوتی ہے۔[2]

شیطان صفوں میں گھس جاتا ہے

نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنی صفیں سیدھی کرو، ان میں نزدیکی کرو، اپنی گردنیں مُقابِل رکھو، اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں شیطان کو صفوں کی کشادگی میں بکری کے بچے کی طرح گھستا دیکھتا ہوں۔[3]

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: معنی یہ ہوئے کہ نماز کی صفیں سیدھی بھی رکھو اور ان میں مل کر کھڑے ہو کہ ایک دوسرے کے آپس میں کندھے ملے ہوں۔ صفیں قریب قریب

---

1 ...بخاری، کتاب الاذان، باب اثم من لم یتم الصفوف، صفحہ:239، حدیث:723۔

2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:183۔

3 ...ابو داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف، صفحہ:117، حدیث:667۔

رکھو اس طرح کہ 2 صفوں کے درمیان اور صف نہ بن سکے یعنی صرف سجدہ کا فاصلہ رکھو، نَمازِ جنازہ میں چونکہ سجدہ نہیں ہوتا اس لئے وہاں صفوں میں اس سے بھی کم فاصلہ چاہئے۔

صفوں میں گھسنے والا شیطان

مفتی صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ حدیثِ پاک کے اس حصّے **شیطان کو صفوں کی کشادگی میں بکری کے بچے کی طرح گھستا دیکھتا ہوں** کے تحت فرماتے ہیں: خِنْزَب شیطان جو نَماز میں وسوسہ ڈالتا ہے وہ صف کی کشادگی میں بکری کے بچے کی شکل میں داخِل ہو کر نَمازیوں کو وسوسہ ڈالتا ہے۔ اس سے 2 مسئلے معلوم ہوئے: **ایک یہ** کہ شیطان مختلف شکلیں اختیار کر سکتا ہے، دیکھو اس شیطان کی شکل اپنی تو کچھ اور ہے مگر اس وقت بکری کی شکل میں بن جاتا ہے۔ **دوسرے یہ** کہ جب شیطان جیسی غیبی مخلوق آپ کی نگاہ سے غائب نہیں تو انسان آپ سے کیسے چھپ سکتے ہیں![1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

(6): بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلد چلا جائے

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ، وَمِنْهُمْ سَرِيْعَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ، فَتِلْكَ بِتِلْكَ، اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ اَلَا وَ خَيْرُهُمْ بَطِيْءُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ اَلَا وَ شَرُّهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِيْءُ الْفَيْءِ یعنی آگاہ رہو کہ (لوگوں میں) بعض وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آتا ہے جلدی ختم ہو جاتا ہے اور بعض کو جلدی غصہ آتا ہے جلدی ختم ہو جاتا ہے تو یہ اس

[1]... مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:185 ملتقطاً۔

کا بدلہ ہے، سن لو! ان میں سے بعض کو جلدی غصہ آتا ہے دیر سے اُترتا ہے، سن لو! ان میں سے بہتر وہ ہے جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلدی ختم ہو جائے اور بُرے وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آئے دیر سے زائل ہو۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ انسانوں کی 3 قسمیں ہیں: (1): وہ آدمی جسے غصّہ دیر سے آتا ہے، جلدی اُتر جاتا ہے (2): وہ کہ جسے غُصّہ آتا بھی جلدی ہے، اُتر بھی جلدی جاتا ہے (3): وہ آدمی جسے غُصّہ آتا جلدی ہے مگر اُترتا دیر سے ہے۔ ان تینوں میں سے بہتر کون ہے؟ وہ بندہ جسے غُصّہ آتا دَیر سے ہے اور اُتر جلدی جاتا ہے۔ اور سب سے بُرا آدمی کون ہے؟ جسے غُصّہ آتا جلدی ہے مگر جلدی اُترتا نہیں ہے۔ اب ہم غور کر لیں! ہم کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟ ہمیں غُصّہ جلدی آتا ہے یا دَیر سے، اور جب غُصّہ آجائے تو جلدی جلدی اُتر جاتا ہے یا کافِی دَیر کے بعد، کافِی نقصانات کرنے کے بعد اُترتا ہے؟ اگر خُدانخواستہ ہمیں غُصّہ جلدی آتا اور دَیر سے، نقصان کرنے کے بعد اُترتا ہے تو اس عادَت کو جلد از جلد مٹانا بہت ضروری ہے، ورنہ بہت نقصان ہو سکتا ہے۔

جہنّم کا مخصوص دروازہ

بڑی شان والے مولیٰ، سبز گنبد والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جہنّم کا ایک دروازہ ہے، جس سے وہی لوگ داخِل ہوں گے جن کا غُصّہ اللہ پاک کی نافرمانی کے بعد ہی ٹھنڈا ہوتا ہے۔[2]

1 …ترمذی، کتاب الفتن، باب ما اخبر النبی…الخ، صفحہ:528، حدیث:2191۔
2 …شعب الایمان، جلد:6، صفحہ:320، حدیث:8331۔

ٹھنڈا ہو جس کا غصہ ہمیشہ گناہ سے | دوزخ میں جا پڑے گا وہ مخصوص راہ سے

غصہ نکالنے کا کلب

پیارے اسلامی بھائیو! بے عملی کا دَور دَورہ ہے، دِینی معلومات کی کمی ہے، آہ! جیسے جیسے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہِری زمانے سے دُوری ہوتی جا رہی ہے، انسانوں کی حماقتیں بڑھتی ہی چلی جارہی ہیں۔ آپ اندازہ کیجئے! ایک ترقی یافتہ کہلائے جانے والے ملک میں ایسے ڈسٹرکشن کلب کا آغاز کر دیا گیا ہے جس کے رکن بن کر آپ مہنگی اور قیمتی اَشیا توڑ سکتے ہیں اور اپنا غصہ شاہانہ انداز میں نکال سکتے ہیں۔ اس انوکھی سروس کے تحت آپ مہنگی گاڑیوں، قیمتی کراکری اور فرنیچر سے لے کر جدید ٹیکنالوجی کی اَشیا جیسے لیپ ٹاپ اور کمپیوٹر پر بھی اپنا غصہ نِکال سکتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ کس ہتھیار سے انہیں توڑنا چاہتے ہیں، اس کا بھی خصوصی انتظام ہے اور یہاں آپ کو کلہاڑی سے لے کر ہتھوڑی تک فراہم کی جاسکتی ہے۔ بس آپ کو کیا توڑنا ہے اور کس سے توڑنا ہے؟ اس کے لئے مطلوبہ رقم فراہم کیجیے اور اپنا غصّہ انہیں تباہ کرکے نِکال دیں۔[1]

غُصّے کے نقصانات

اللہ پاک ہمیں ایسے حماقتوں سے محفوظ فرمائے۔ جب غُصّہ آئے تو اپنے آپ پر قابُو رکھنا چاہئے۔ غُصّے کو پی جانے کی عادت بنالینی چاہئے۔ ورنہ اس کے بہت سارے نقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ لکھتے ہیں: غصہ کے سبب بہت ساری برائیاں جنم لیتی ہیں جو آخرت کے لئے تباہ کن ہیں مثلاً: ❁ حسد ❁ غیبت

1 ...جنگ آن لائن 4 جنوری 2013ء۔

❁ چغلی ❁ کینہ ❁ قطعِ تعلُّق (یعنی تعلُّق توڑنا) ❁ جھوٹ ❁ آبروریزی (یعنی بے عزتی) کرنا ❁ دوسرے کو حقیر جاننا ❁ گالی گلوچ ❁ تکبُّر ❁ بے جامار دھاڑ ❁ تَمَسْخُر (یعنی مذاق اُڑانا) ❁ قَطعِ رِحمی (یعنی رشتہ توڑ ڈالنا) ❁ شماتت (یعنی کسی کے نقصان پر راضی ہونا) ❁ اِحسان فراموشی وغیرہ۔ یہ اتنی ساری باطنی بیماریاں جو دِل کو گندا کرڈالتی ہیں، غصّے کے سبب جنم لیتی ہیں۔[1]

نہ رہ غافل کبھی غصے کے شر سے، اگر انجام کا تجھ کو دھیاں ہے
حسد، غیبت، عداوت، بُغض و نفرت، یہ سب بچے ہیں، غصّہ ان کی ماں ہے

غصہ کے وقت کی دعا

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی غُصّہ آئے تو خُود پر قابُو رکھنے اور اس کے شَر سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مسلمانوں کی پیاری امی جان حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کو جب غصہ آتا تو آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کو فرماتے: یوں کہو: اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ، اِغۡفِرۡلِی ذَنۡبِی، وَاَذۡھِبۡ غَیۡظَ قَلۡبِی، وَاَجِرۡنِی مِنۡ مُضِلَّاتِ الۡفِتَنِ اے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ربّ! میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کے غصے کو ختم فرما اور مجھے گمراہ کرنے والے ظاہری و باطنی فتنوں سے محفوظ فرما۔[2]

غصے کی عادت نکالنے کے 2 وظیفے

جسے زیادہ غُصّہ آتا ہو اسے چاہیے کہ (1): چلتے پھرتے کبھی کبھی یَا اَللہُ، یَا رَحۡمٰنُ، یَا

1 ... غصے کا علاج، صفحہ: 18۔
2 ... عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب مایقول اذا غضب، صفحہ: 203، حدیث: 456 ملتقطاً۔

رَحِیۡمٌ کہہ لیا کرے (2): چلتے پھرتے یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِین پڑھتا رہے۔

غُصے کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ غُصّے کا عِلاج پڑھ لیجئے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(7): بہترین شخص وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ خِیَارَ النَّاسِ اَحْسَنُھُمْ قَضَاءً بہترین شخص وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے۔[1]

خوش دلی سے قرض ادا کریں

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اگر مقروض بغیر شرط لگائے قرض سے کچھ زیادہ دے دے خواہ، وہ سود نہیں۔ دوسرا یہ کہ (مقروض) قرض خواہ کو خوش دلی سے قرض ادا کرے۔[2]

قرض اچھی نیت سے لیجئے

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو لوگوں کے مال قرض لے جس کے ادا کر دینے کا پختہ ارادہ رکھے تو اللہ پاک اس سے ادا کرا ہی دیتا ہے اور جو ان کے برباد کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ پاک اس پر بربادی ڈالتا ہے۔[3]

1 ... مسلم، کتاب المساقاۃ، باب من استسلف شیئا...الخ، صفحہ:622، حدیث:1600۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:294۔
3 ... بخاری، کتاب فی الاستقراض...الخ، باب من اخذ اموال الناس...الخ، صفحہ:615، حدیث:2387۔

نیک آدمی کا قرض ادا ہو ہی جاتا ہے

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جس کی نیت قرض لیتے وقت ہی ادا کرنے کی نہ ہو، پہلے ہی سے مال مارنے کا اِرادہ ہو، ایسا آدمی بے ضرورت بھی قرض لے لیتا ہے اور ناجائز طور پر بھی۔ یہ حدیث بہت سی ہدایتوں پر مشتمل ہے اور تجربہ سے ثابت ہے کہ نیک آدمی کا قرض ادا ہو ہی جاتا ہے خواہ زندگی میں خود ادا کرے یا بعد موت اس کے وارِث ادا کریں، اگر یہ بھی نہ ہو تو بروزِ قیامت ربِ کریم ایسے مقروض کا قرض اس کے قرض خواہ سے معاف کرا دے گا یا قرض خواہ کو قرض کے عِوض جنت کی نعمتیں بخش دے گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُنیا میں انسان کو قرض لینے کی ضرورت پڑتی ہی رہتی ہے، پکّی نیت بنائیں کہ جب بھی قرض لیں گے، سچّے دِل سے، واپس ادا کر دینے کی نِیّت سے قرض لیں گے، جس کی نِیّت سچّی ہو، اللہ پاک اس کے لئے راہیں آسان فرما ہی دیتا ہے۔

قرض واپس کرنے کی دلچسپ حکایت

مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے شخص سے ایک ہزار دینار (سونے کے سِکّے) بطور قرض مانگے۔ اس نے کہا: تم کسی گواہ کو لے کر آؤ تاکہ وہ اس قرض پر گواہ بنے۔ قرض مانگنے والے نے کہا کہ اللہ کا گواہ ہونا کافی ہے۔ دوسرے شخص نے کہا: پھر تم کسی کفیل کو لے کر آؤ، اس نے جواب دیا: اللہ پاک کا کفیل ہونا بہت ہے۔ اس پر دوسرے شخص نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو،

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:297۔

پھر اس نے ایک مُعَیَّنَہ مدّت کے وعدے پر اسے ہزار دینار بطورِ قرض دیدیئے۔ قرض لینے والا شخص اپنے کام کے سلسلے میں دریائی سفر پر گیا اور اپنا کام مکمل کیا۔ اس کے بعد اس نے کشتی کی تلاش شروع کی تاکہ وعدے کے مطابق وقت پر قرض ادا کر سکے لیکن کوئی کشتی نہ ملی۔ تب اس نے ایک لکڑی کو کھوکھلا کیا اور اس کے اندر ایک ہزار دینار اور قرض خواہ کے نام ایک پرچہ لکھ کر رکھ دیا اور پھر کسی چیز سے لکڑی کا منہ بند کر دیا۔ پھر وہ اس لکڑی کو لے کر دریا پر آیا اور یہ دعا کی: اے اللہ پاک! تجھے خوب علم ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار قرض لئے تھے۔ اس نے مجھ سے کفیل کا مطالبہ کیا تو میں نے کہا: اللہ پاک کا کفیل ہونا کافی ہے، وہ تیری کفالت پر راضی ہو گیا اور اس نے مجھ سے گواہ لانے کا مطالبہ کیا تو میں نے کہا: اللہ پاک کا گواہ ہونا کافی ہے تو وہ تیری گواہی پر راضی ہو گیا۔ میں نے کشتی تلاش کرنے کی پوری کوشش کی تاکہ میں اس کی طرف اس کی رقم بھیج دوں لیکن میں اس پر قادر نہیں ہوا اور اب میں یہ رقم والی لکڑی تیری اَمان میں دیتا ہوں ۔ پھر اس شخص نے وہ لکڑی دریا میں ڈال دی۔ وہ شخص وہاں سے واپس آ گیا اور اس عرصے میں کشتی تلاش کرتا رہا تاکہ اپنے شہر کی طرف واپس جاسکے۔ دوسری طرف قرض خواہ بھی دریا کے پاس آیا کہ شاید کوئی کشتی نظر آئے جو اس کا مال لیکر آ رہی ہو۔ اتنے میں اسے دریا کے کنارے وہ لکڑی نظر آئی جس میں ایک ہزار دینار موجود تھے۔ اس نے ایندھن کے طور پر استعمال کیلئے وہ لکڑی اٹھالی، جب اسے چیرا تو اس میں ایک ہزار دینار اور پیغام پر مشتمل پرچہ ملا۔ چند دن بعد قرض لینے والا شخص دریا پار کر کے آیا اور ایک ہزار دینار لا کر کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں مسلسل کشتی تلاش کرتا رہا تاکہ تمہاری رقم وقت پر پہنچا سکوں لیکن اس سے پہلے مجھے کشتی نہیں ملی۔ قرض خواہ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے

میری طرف کوئی چیز بھیجی تھی؟ مقروض نے جواب دیا: میں جس کشتی پر آیا ہوں اس سے پہلے مجھے کوئی کشتی نہیں ملی جس پر میں تمہارے پاس آتا۔ قرض خواہ نے کہا: بے شک اللہ پاک نے تمہاری وہ رقم مجھے پہنچادی ہے جو تم نے لکڑی میں رکھ کر میرے پاس بھیجی تھی، چنانچہ وہ شخص ایک ہزار دینار لے کر خوشی سے واپس چلا گیا۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں بھی پاک دِل والا، سچّی نیّت والا بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

بیان کا خُلاصہ

ہم نے اَحادِیث ِ کریمہ کی روشنی میں سُنا کہ ❁ بہتر وہ جو دوسروں کو کھانا کھلائے ❁ بہتر وہ ہے جو سلام کا جواب دیا کرے ❁ بہتر وہ ہے جو قرآنِ کریم سیکھتا ہے، دوسروں کو سکھاتا ہے ❁ بہتر وہ ہے جو پاک دِل والا، سچّی زبان والا ہے ❁ بہتر وہ ہے جو نماز میں نرم کندھے والا ہے ❁ بہتر وہ ہے جو غُصّے پر قابُو رکھتا ہے، جسے غُصّہ دیر سے آتا ہے اور جلدی اُتر جاتا ہے ❁ بہتر وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرتا ہے۔

اس مضمون کی اور بہت ساری احادیثِ کریمہ ہیں جن میں بتایا گیا کہ بہترین آدمی کون ہے۔ ایسی احادیثِ کریمہ اور ان سے حاصِل ہونے والے اَسباق جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مختصر کِتاب **بہتر کون؟** پڑھ لیجئے! اللہ پاک ہم سب کو بہترین، با اخلاق، باکردار مسلمان بننے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...بخاری، کتاب الکفالۃ، باب الکفالۃ فی القرض...الخ، صفحہ:589، حدیث:2291۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: فجر کے لئے جگائیں

پیارے اسلامی بھائیو! نیک نمازی بننے، خوفِ خدا پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اور 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دنیا اور آخرت کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: فجر کے لئے جگائیں (یعنی مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا)۔

مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ مصطفےٰ ہے، آپ بھی اس مبارک سُنّت کو اپنائیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بڑی برکتیں ملیں گی۔

حاضریٔ مدینہ کی سَعادت مل گئی

پنجاب کے علاقے اِلٰہ آباد (ضلع قصور) کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! میں دَعْوَتِ اِسْلَامی کے دینی مَاحول سے وَابستہ تو تھا لیکن دینی کاموں کے سلسلے میں سُستی (*Laziness*) کا شِکار تھا، ایک روز ایک ذِمَّہ دار اسلامی بھائی نے مجھے سمجھاتے ہوئے دینی کام کرنے اور بطورِ خاص **فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانے والے** دینی کام کی خوب پابندی کرنے کی ترغیب دلائی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! میرا ذِہن بن گیا اور میں نے اگلے ہی دن اس پر عَمَل شروع کر دیا۔ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا تو کیا شروع کیا، اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا کرم ہو گیا، قسمت کا سِتارا یوں چمکا کہ اسی سال مجھے حاضریِ مدینہ کی سَعَادت نصیب ہو گئی، اس پر مزید کرم یہ بھی ہوا کہ میرے بڑے بھائی کو بھی حج کی سَعادَت نصیب ہو گئی۔

عطائے حبیبِ خُدا مدنی ماحول | ہے فیضانِ غوث و رضا مدنی ماحول
سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللّٰہُ! | تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج و عمرہ موبائل ایپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی جدید ٹیکنالوجی(*Latest Technology*)کے ذریعے بھی عِلْمِ دین عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس حوالے سے دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل ایپلی کیشنز جاری کی جاچکی ہیں، اِن میں سے ایک ایپلی کیشن ہے:*hajj & umrah*(حج وعمرہ) بھی ہے۔

اس ایپلی کیشن کی مدد سے آپ حج و عمرہ کا مختصر طریقہ ❁ حج و عمرہ کے ضروری مسائل وغیرہ جان سکتے ہیں ❁ اس کے عِلاوہ اس موبائل ایپلی کیشن میں حج و عمرہ کی دُعائیں ❁ حرمین شریفین مُقَدَّس کے مقامات کی معلومات وغیرہ بھی شامِل ہیں ❁ اس موبائل ایپلی کیشن کا ایک بہت اَہَم فیچر یہ ہے کہ اس میں تھری ڈِی ویڈیوز(*3D Videos*)کے ذریعے حج وعمرہ کا عملی طریقہ بھی سکھایا گیا ہے۔ اس ایپلی کیشن کو اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، اس سے فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہ

عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعا کرنا سُنَّتِ مصطفٰے ہے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! دعا مانگنا سُنَّتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے ۞ ہمارے پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے دعائیں مانگا کرتے تھے ۞ بعض مُحَدِّثین نے سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک دُعاؤں کے متعلق پُوری پُوری کتابیں بھی لکھی ہیں، مثلاً کھانا کھانے کی دُعا، پانی پینے کی دُعا، سوتے وقت کی دُعا، نیند سے اُٹھ کر پڑھنے کی دُعا، دُودھ پینے کی دُعا، کپڑا پہننے کی دُعا۔ غرض ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم روزمرّہ کے کاموں سے پہلے بھی دُعائیں پڑھا کرتے تھے ۞ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا کَثْرت سے مانگا کرتے تھے:[3]

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً (پارہ:2، سورۂ بقرۃ:201) | ترجمہ کنزُ الایمان: اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے۔

---

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

2 ... مسند ابی یعلی، جلد:2، صفحہ:123، حدیث:1812۔

3 ... بخاری، کتاب: الدعوات، صفحہ:1574، حدیث:6389۔

روزمَرَّہ کی دُعائیں سیکھنے کے لئے **مدنی پنج سورہ**، صفحہ:182 تا 227۔ پڑھ لیجئے، سنتیں سیکھنے کے لئے **بہارِ شریعت**، حصہ:16، اور امیرِ اہلسنت کی بہت ہی پیاری کتاب **550 سُنّتیں اور آداب** کا مطالعہ فرمائیں۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

مختلف سنتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 100 صفحات کی کتاب **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفےٰ اور خوفِ خُدا
چاہیئے گر تمہیں قافلے میں چلو
عِلم حاصِل کرو، جَہل زائِل کرو
پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو[1]

اللہ پاک ہمیں سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:669 ملتقطاً۔

کلمہ طیبہ کی برکات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿... آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کلمہ طیبہ کا وِرْد کروایا
- ✿... کلمۂ طیبہ کے مختلف نام
- ✿... کلمۂ طیبہ جنّت کی چابی ہے
- ✿... کلمۂ طیبہ کا ثواب بخشنے کی برکت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت علّامہ مفتی محمد امین صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جنہوں نے درودِ پاک کی فضیلت پر مشہورِ زمانہ کتاب آبِ کوثر لکھی ہے، آپ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ پیپلز کالونی (پنجاب، فیصل آباد) سے ایک سَیِّد صاحِب جن کا نام سید ریاض تھا، وہ میرے پاس تشریف لائے اور کہا: میرا کاروبار تھا مگر سارا ٹھپ ہو گیا، اب مجھ پر لاکھوں روپے کا قرضہ ہے، بہت پریشان ہوں، کچھ حل بتائیے! مفتی امین صاحِب رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے شاہ صاحِب کو درودِ پاک کی فضیلت پر لکھی گئی کتاب آبِ کوثر پیش کی اور کہا: شاہ صاحِب! آپ یہ کتاب پڑھیئے! اور اس کے مُطَابق عَمَل کیجئے! اس کی برکت سے آپ کے کئی مسئلے حل ہو جائیں گے۔

شاہ صاحِب نے کتاب لی اور چلے گئے پھر تقریباً 6 ماہ بعد دوبارہ تشریف لائے، اس بار بہت خوش تھے، چہرے پر رونق تھی، شاہ صاحِب نے بڑی خوشی سے بتایا کہ میرے ذِمّے 7 لاکھ قرض تھا، الحمدللہ! اب صِرْف ڈیڑھ لاکھ رہ گیا ہے۔

یہ قرض کیسے اُترا؟ اس کی تفصیل بتاتے ہوئے فرمایا: ہوا یُوں کہ میں نے آبِ کوثر پڑھی، اس میں درودِ پاک کے فضائِل پڑھ کر مجھے شوق پیدا ہوا اور میں نے خوب محبّت و

شوق کے ساتھ کثرت سے درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ اِدھر وہ لوگ جن کا میں نے قرضہ دینا تھا، وہ مجھے تنگ کر رہے تھے، ایک دِن میں درودِ پاک پڑھ کر دُعا کے لئے بیٹھا، جیسے ہی بارگاہِ اِلٰہی میں ہاتھ اُٹھائے، پریشانی کی وجہ سے مجھ پر رِقَّت طاری ہوگئی، میں نے رو رو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی۔ الحمد للہ! درودِ پاک کی برکت یُوں ظاہِر ہوئی کہ میں نے ایک روز ایمان افروز خواب دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ کہیں جارہا ہوں اور ایک شخص سائے کی طرح میرے ساتھ ساتھ چل رہا ہے، چلتے چلتے میں ایک جگہ پہنچا، بہت کھلی اور پُر فضا جگہ تھی، وہاں ایک بہت حَسِین و جمیل، نُورانی چہرے والے بزرگ تشریف فرما تھے، سامنے قرآنِ پاک کھلا ہوا تھا اور وہ قرآنِ کریم کی تلاوت فرما رہے تھے۔ جیسے ہی میں وہاں پہنچا، اُن بزرگ نے آنکھ مبارک اُٹھا کر نہایت شفقت سے ایک نظر مجھے دیکھا اور پھر تلاوت شروع فرما دی۔ وہ شخص جو سائے کی طرح میرے ساتھ ساتھ تھا، میں نے اس سے پوچھا: یہ بزرگ کون ہیں؟ اس نے کہا: شاہ صاحِب! یہی تو وہ حبیبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں جن پر آپ درودِ پاک پڑھتے رہتے ہیں۔ اتنا ہی کرم ہوا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔

بَس مالِک و مُختار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اُس ایک ہی نَظَرِ عنایت کی برکت ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے میرا تقریباً ساڑھے 5 لاکھ قرض اُتر گیا۔

مفتی امین صاحِب رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: وہ شاہ صاحِب 2 ہفتے بعد دوبارہ تشریف لائے اور بتایا کہ الحمد للہ! اب مجھے بہترین ملازمت بھی مِل گئی ہے۔[1]

کیا خُدا داد آپ کی اِمداد ہے | اِک نظر میں شاد ہر ناشاد ہے[2]

---

1 ...البرہان، صفحہ:321-323بتغیر۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:222۔

اور سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی کیا خُوب کہا:

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں، سَو بَل، ہزار کَج
یہ ساری گتھی اِک تری سیدھی نظر کی ہے (1)

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! درودِ پاک انمول نعمت ہے، اس کی برکت سے مشکلیں حل ہوتی ہیں، تنگ دستی خوشحالی میں بدلتی ہے، گُناہ دُھلتے ہیں، رحمتیں چھما چھم برستی ہیں اور ایک اَہَم ترین فائدہ یہ کہ درودِ پاک پڑھنے والے کا درود سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی شان میں پہنچتا ہے اور مالِک و مختار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نَظَرِ عنایت بھی نصیب ہوتی ہے۔

اللہ پاک ہمیں کثرت سے درودِ پاک پڑھنے کی توفیق عنایت فرمائے اور کاش! کاش! صد کروڑ کاش! کہ درودِ پاک کی برکت سے ہمیں محبوبِ خُدا، سردارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ کرم نصیب ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دو جہاں میں بیڑا پار ہو جائے۔

پڑ گئی جس پہ محشر میں بخشا گیا
دیکھا جس سمت ابرِ کرم چھا گیا
رُخ جدھر ہو گیا، زندگی پا گیا
جس طرف اُٹھ گئی، دَم میں دَم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:227۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروا دیتی ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کلمہ طیبہ کا وِرد کروایا

صحابیٔ رسول حضرت شَدّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ہم صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں حاضِر تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے پوچھا: ھَلْ فِیْکُمْ غَرِیْبٌ یعنی تم میں کوئی اجنبی تو نہیں ہے (یعنی یہاں سب صحابہ ہی بیٹھے ہیں، کوئی غیر مسلم تو نہیں بیٹھا ہوا)؟ ہم نے عرض کیا: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہم سب مسلمان ہی ہیں، کوئی غیر نہیں ہے۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پھر دروازے بند کر دو (چنانچہ دروازے بند کر دیئے گئے)، اب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِرْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ وَقُوْلُوْا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہاتھ اُوپر اُٹھا لو اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھنا شروع کر دو۔ حضرت شدّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ہم سب نے ہاتھ اُوپر اُٹھا لئے اور کلمہ طیّبہ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا وِرد شروع کر دیا۔ کچھ دَیر اسی طرح ذِکْرُ اللہ

---

1 ...مسند فِرْدَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

کروانے کے بعد مالکِ جنّت، قاسِمِ نعمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خوشخبری سُناتے ہوئے فرمایا: اَبْشِرُوْا فَاِنَّ اللہَ قَدْ غَفَرَ لَکُمْ تمہیں بِشارت ہو کہ بے شک اللہ پاک نے تمہیں بخش دیا ہے۔ مزید آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی فرمایا: الحمد للہ! اے اللہ پاک! تُو نے مجھے یہ پاکیزہ کلمہ دے کر بھیجا، اسے پڑھنے کا حکم دیا اور اس پر جنّت کا وَعدہ بھی فرمایا، بے شک تُو وعدے کے خِلاف نہیں کرتا۔[1]

حَسْبِیْ رَبِّیْ جس نے کہا، فیض کے دریا کو پایا
گوہرِ مقصد ہاتھ آیا، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
کُھل جائیں دَر جنّت کے، دوزخ کی سب آگ بجھے
دِل سے کوئی اک بار کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کلمۂ طیبہ مضبوط قلعہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! کلمہ طیبہ کے بہت فضائل ہیں ❁ یہ اَفْضَل ترین ذِکْر بھی ہے ❁ بہترین وظیفہ بھی ہے ❁ یہی کلمہ پڑھ کر غیر مسلم مسلمان ہوتا ہے ❁ یہی مبارک کلمہ سچے دِل سے پڑھ لینے کی برکت سے غیر مسلم کے سب گُناہ دُھل جاتے ہیں اور وہ جنّت کا حق دار بن جاتا ہے ❁ حِلْیَةُ الْاَوْلِیاء میں ہے: دوعالَم کے مالِک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: بے شک میں ہی **اللہ** ہوں، میرے سِوا کوئی عِبَادت کے لائق نہیں، پس (اے لوگو!) میری ہی عِبَادت کرو! تم میں سے جو کوئی

---

1 ... مسندِ امام احمد، جلد:7، صفحہ:128، حدیث:17586۔

میری بارگاہ میں سچّے دِل سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ کی گواہی کے ساتھ آئے گا، وہ میری پناہ میں داخِل ہو گا اور جو میری پناہ میں داخِل ہوا، وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو گیا۔[1]

میں ہوں بندہ، وہ مولیٰ، کون ہے اپنا اس کے سوا
میں ہوں اس کا، وہ ہے مِرا، جس نے بنایا اور پالا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

کلمۂ طیبہ کے مختلف نام

پیارے اسلامی بھائیو! کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کے بہت سارے مبارک نام ہیں؛ ❀ اس کا ایک نام: کلمۂ توحید بھی ہے ❀ کلمۂ اِخْلاص بھی ہے ❀ اسے کلمۂ اِحْسَان بھی کہتے ہیں ❀ اسے کَلِمَةُ التَّقْوٰى بھی کہتے ہیں ❀ اس مبارک کلمے کا ایک نام: کلمۂ ثابِتہ (یعنی ثابت شُدہ کلمہ، پکّا کلمہ، نہ مٹنے والا کلمہ، ہمیشہ رہنے والا کلمہ) بھی ہے۔

کلمۂ طیبہ شجرۂ طیبہ ہے

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِيْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ

(پارہ:13، سورۂ ابراھیم:24-25)

ترجمہ کَنْزُ الایمان: اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں۔ ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اپنے رب کے حکم سے۔

---

1 ...حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء، جلد:3، صفحہ:224، حدیث:3780۔

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اس آیتِ مبارکہ میں پاکیزہ بات سے مراد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہے۔[1] یعنی ❁ کلمۂ طیبہ وہ پاکیزہ درخت ہے جس کی جڑیں مسلمان کے دِل میں ہیں ❁ اس کی شاخیں (یعنی مسلمان کی نیکیاں) آسمان تک پہنچتی ہیں ❁ دوسرے درخت تو ایسے ہیں جو سال میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ پھل دیتے ہیں مگر کلمۂ طیبہ وہ پاکیزہ کلمہ ہے جو اپنے پڑھنے والے کو ہر لمحے تازہ پھل دیتا ہے ❁ کلمۂ طیبہ کی برکت سے ہر لمحے مسلمان کو تازگی ملتی ہے ❁ ہر لمحے اس کا ایمان برقرار رہتا ہے ❁ اس کی برکت سے ہر لمحے آدمی اللہ پاک کی رحمتوں کا مستحق بنا رہتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شفاعت کا مستحق کون...؟

پارہ:16، سورۂ مریم، آیت:87 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

لَا یَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًاۘ﴿۸۷﴾ (پارہ:16، سورۂ مریم:87)

ترجمہ کنزُالایمان: لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنہوں نے رحمٰن کے پاس قرار کر رکھا ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں فرمایا گیا: کوئی بھی شَفَاعت کا مالِک نہیں، نہ کوئی روزِ قیامت شفاعت کرے گا، نہ کسی کی شَفَاعت کی جائے گی، ہاں! کوئی ہے جو شَفَاعت کرے گا اور اس کی شَفَاعت کی بھی جائے گی اور وہ کون ہے؟ یہ وہ خوش نصیب ہے جس کا رَبِّ رحمٰن کے ہاں عَہْد ہے۔ صحابیٔ رسول، سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِین حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں عَہْد سے مراد کلمۂ طیبہ (یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ)

[1] ... تفسیر درِّ منثور، پارہ 13، سورۂ ابراہیم، زیرِ آیت:24، جلد:5، صفحہ:20۔

کی گواہی دیناہے۔[1]

معلوم ہوا؛جو بھی خوش نصیب اس دُنیا میں سچّے دِل سے کلمہ پڑھتاہے، اس پر ایمان رکھتاہے، اس کی گواہی دیتاہے، اگر وہ اسی گواہی کے ساتھ، اس مبارک کلمے کو دِل میں سجائے ہوئے، اپنا ایمان سلامت لے کر قبر میں اُترے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اسے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی شَفَاعت نصیب بھی ہو گی اور اللہ پاک نے اجازت عطا فرمائی تو وہ دوسرے مسلمانوں کی شفاعت بھی کرے گا۔

صحابیٔ رسول حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! قیامت کے دن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے حِصّہ پانے والے خوش نصیب لوگ کون ہونگے؟ فرمایا: اے ابو ہریرہ! میرا گمان یہی تھا کہ تم سے پہلے مجھ سے یہ بات کوئی نہ پوچھے گا کیونکہ میں حدیث سننے کے معاملہ میں تمہاری حِرْص کو جانتاہوں، (پھر فرمایا: اے ابوہریرہ!) قیامت کے دن میری شفاعت پانے والا خوش نصیب وہ ہو گا جو سچّے دِل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہے گا۔[2]

پیشِ حق مُژدہ شفاعت کا سُناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے
ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دِن آج ہے
تھی خبر جس کی کہ وہ جلوہ دِکھاتے جائیں گے

[1]... تفسیر درِّ منثور، پارہ 13، سورۂ ابراہیم، زیرِ آیت:24، جلد:5، صفحہ:20۔

[2]... بخاری، کتاب العلم، باب الحرص علی الحدیث، صفحہ:100، حدیث:99۔

وُسْعَتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب کو
جُرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے
لو وہ آئے مسکراتے ہم اَسیروں کی طرف
خرمنِ عصیاں پر اب بجلی گراتے جائیں گے[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جہنّم حرام ہو جاتی ہے

حضرت عثمان بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے رِوَایَت ہے، رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ صِرف وصِرف اللہ پاک کی رضا کی خاطِر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے، بے شک اللہ پاک اس پر دوزخ حرام فرما دیتا ہے۔[2]

کلمہ طیبہ جنّت کی چابی ہے

❁ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ مَاتَ وَ ھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی جو اس حال میں مرا کہ وہ جانتا ہے اللہ پاک کے سِوا کوئی عِبَادت کے لائق نہیں تو وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔[3] ❁ ایک حدیث شریف میں ہے: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ثَمَنُ الْجَنَّۃِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی جنّت کی قیمت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے۔[4] ❁ ایک اور رِوَایَت میں ہے: رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 155-156 ملتقطاً۔
2 ...بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الخزیرۃ، صفحہ: 1383، حدیث: 5401۔
3 ...مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات...الخ، صفحہ: 35، حدیث: 26۔
4 ...مسندِ فردوس، جلد: 2، صفحہ: 103، حدیث: 2548۔

عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَفَاتِیْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ لَااِلٰهَ اِلَّا الله یعنی جنّت کی چابیاں لَااِلٰهَ اِلَّا الله کی گواہی دینا ہے۔[1] (یعنی جنّت میں مختلف مقامات اور مختلف درجات ہیں، ان سب درجات کی چابی کلمۂ طیبہ لَااِلٰهَ اِلَّا الله ہے۔[2])

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

آسمانوں اور جنّت کی چابی

مشہور ولیٔ کامل حضرت بایزید بَسطامی رَحمۃُ اللهِ علیہ ایک مرتبہ سَفَر میں تھے، آپ کو غیب سے آواز آئی: اے بایزید! سَمْعان نامی شہر میں جاؤ! وہاں کے غیر مسلموں کے ساتھ ان کی عید کے اجتماع میں شرکت کرو! حضرت بایزید رَحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے یہ آواز سُنی تو اَعُوْذُ بِالله پڑھا، اللہ پاک سے پناہ طلب کی اور اس طرف سے دھیان ہٹا لیا مگر رات کو جب سویا تو خواب میں پھر وہی آواز آئی، میں یہ آواز سُن کر ہانپتے کانپتے اُٹھ بیٹھا، ابھی اسی آواز سے متعلق سوچ رہا تھا کہ مجھے جاگتے میں پھر آواز آئی: اے بایزید! تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں، تمہارا نام فرمانبردار بندوں کی فہرست میں ہے، تم غیر مسلموں والا لباس پہنو اور ان کے اجتماع میں جاؤ! اس میں ایک راز ہے۔

حضرت بایزید بَسطامی رَحمۃُ اللهِ علیہ اب سمجھ چکے تھے کہ یہ آواز شیطان کی طرف سے نہیں بلکہ رَبِّ رحمٰن کی طرف سے ہے، چنانچہ آپ صبح سویرے اُٹھے غیر مسلموں جیسا لباس پہنا اور سَمْعان نامی شہر میں پہنچ گئے، وہاں اس وقت بہت سارے غیر مسلم جمع تھے

1 ...مسندِ امام احمد، جلد:9، صفحہ:151، حدیث:22736۔

2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:1، صفحہ:62 ماخوذاً۔

اور اپنے سب سے بڑے عالِم کا انتظار کر رہے تھے۔ کچھ ہی دَیر میں ان کا بڑا عالِم آ پہنچا، سب اس کے گرد جمع ہو گئے، اس بڑے عالِم نے تقریر کرنی تھی، سب ہمہ تَن گوش ہو گئے (یعنی سب نے اپنے کان اس بڑے عالِم کی طرف لگا دیئے) مگر یہ کیا...!! اس بڑے عالِم پر کپکپی طاری ہے، اس کے پاؤں لڑکھڑا رہے ہیں، اس کے مُنہ میں گویا لگام دے دی گئی ہے۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر لوگ بولے: اے سردار! آپ تقریر شروع کیوں نہیں فرماتے؟ ہم آپ کی باتیں سننے کو بے تاب ہیں۔ بولا: آج تمہارے اس اجتماع میں ایک محمدی (یعنی آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا غلام) بھی موجود ہے، وہ تمہارے دِین کا امتحان لینے آیا ہے۔

پھر اس بڑے عالِم نے بلند آواز سے کہا: اے محمدی! میں تمہیں مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ دیتا ہوں، جہاں بھی ہو کھڑے ہو جاؤ! حضرت بایزید بَسْطامی رَحمۃُ اللہِ علیہ کھڑے ہو گئے۔ اب وہ بڑا عالِم بولا: میں تم سے کچھ سوالات کروں گا، اگر تم نے جواب دے دیئے تو ہم سب تمہاری بات مانیں گے، اگر تم جواب نہ دے پائے تو ہم تجھے یہیں قتل کر دیں گے۔

حضرت بایزید بَسْطامی رَحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے ولیُ اللہ تھے، بہت بڑے عالِمِ دِین بھی تھے، آپ نے فرمایا: جو چاہتے ہو پوچھو! میں جواب دُوں گا۔ اب اس غیر مسلم عالِم نے آپ سے 61 سوالات پوچھے، حضرت بایزید بَسْطامی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے وہیں کھڑے کھڑے 61 کے 61 سوالات کے ٹھیک ٹھیک جواب ارشاد فرما دیئے۔ سب سوالوں کے جواب دینے کے بعد آپ نے فرمایا: اب تم میرے ایک سوال کا جواب دو! یہ بتاؤ! آسمانوں اور جنّت کی چابی کیا ہے؟ غیر مسلموں کا بڑا عالِم بولا: آسمانوں اور جنّت کی چابی کلمۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ہے۔ بس! اپنے سب سے بڑے عالِم کی زبانی یہ سننا تھا کہ وہاں

جتنے غیر مسلم موجود تھے، سب کے سب کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے، اپنی جس عِبَادت گاہ میں وہ جمع تھے، اسے بھی مسجد میں تبدیل کر دیا۔[1]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

کلمۂ طیبہ کے تقاضے پُورے کرنا بھی ضروری ہے

سُبْحٰنَ الله! پیارے اسلامی بھائیو! کلمۂ طیبہ کتنا عظیم کلمہ ہے، یہ پاکیزہ کلمہ جنّت کے دروازے اور جنّت کے تمام درجات کی چابی ہے۔ اللہ پاک ہمیں اس پاکیزہ کلمے پر استقامت نصیب فرمائے۔ یہ بات خوب اچھی طرح یاد رہے کہ جنّت میں جانے کے لئے صِرْف کلمۂ طیبہ پڑھ لینا کافِی نہیں، اس کے تقاضے پُورے کرنا بھی ضروری ہے، چنانچہ حضرت زید بن اَرْقَم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے رِوَایَت ہے، رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے اِخْلاص کے ساتھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا، وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یارسولَ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کلمۂ طیبہ کا اِخْلاص کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ بندہ اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں سے بچتا رہے۔[2]

ایک مرتبہ حضرت وَہب بن مُنَبِّہ رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ کی خِدْمت میں عرض کیا گیا: کیا کلمۂ طیبہ جنّت کی چابی نہیں ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں (بالکل ہے) لیکن ہر چابی کے دندانے ہوتے ہیں، اگر تم ان دندانوں کے بغیر تالا کھولنا چاہو گے تو تالا نہیں کھلے گا۔[3]

---

1 ... الروض الفائق، المجلس السابع والاربعون: فی مناقب الصالحین، صفحہ: 270-273۔

2 ... معجمِ اوسط، جلد: 1، صفحہ: 340، حدیث: 1235۔

3 ... بخاری، کتاب الجنائز، باب فی الجنائز و من کان...الخ، صفحہ: 354۔

سُبْحٰنَ اللہ! کتنی پیاری مثال ہے یعنی کلمۂ طیبہ چابی ہے اور نَماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ عبادات اس چابی کے دندانے ہیں، لہٰذا اس چابی کے ذریعے جنّت کا تالا کھولنا ہے تو ❁ نمازیں بھی پڑھنی ہوں گی ❁ روزے بھی رکھنے ہوں گے ❁ حج فرض ہو تو وہ بھی ادا کرنا ہو گا ❁ زکوٰۃ کی شرائط پائی جائیں تو زکوٰۃ بھی دینی ہو گی ❁ باقی فرائض و واجبات بھی پورے کرنے ہوں گے ❁ گُناہوں سے بھی بچنا ہو گا۔ تب جنّت نصیب ہو گی۔

اللہ پاک ہمیں اِخلاص کے ساتھ کلمۂ طیبہ پڑھنے، اسے دِل میں سجائے رکھنے، اس کے تقاضوں کو پورا کرنے اور اسی مبارک کلمے کے ساتھ قبر میں اُترنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

خدایا بُرے خاتمے سے بچانا۔
پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یاالٰہی!
گُناہوں سے بھر پور نامہ ہے میرا
مجھے بخش دے کر کرم یاالٰہی!
تُلیں میرے اعمال میزاں پہ جس دم
پڑے اِک بھی نیکی نہ کم یاالٰہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت نُوح علیہ السَّلام کی آخری نصیحت

حدیثِ پاک میں ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کے نبی حضرت نُوح علیہ السَّلام کا جب آخری وقت آیا تو آپ نے اپنے بیٹے کو

نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! میں تمہیں 2 باتوں کا حکم دیتا ہوں اور دو باتوں سے منع کرتا ہوں: بیٹا! میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ (1): کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الله کی کثرت کرتے رہو! بے شک اگر ترازو کے ایک پلڑے میں ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں رکھ دی جائیں اور دوسرے پلڑے میں کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الله کو رکھ دیا جائے تو اس پاکیزہ کلمے کا وزن سات زمینوں اور سات آسمانوں سے بڑھ جائے گا (2): بیٹا! سُبْحٰنَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ کی کثرت کرو! بے شک یہ ہر چیز کی تسبیح ہے اور اسی کی برکت سے مخلوق کو روزی دی جاتی ہے اور بیٹا! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں: (1): شرک اور (2): تکبر سے ہمیشہ بچتے رہنا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نبی حضرت نُوح علیہ السَّلام کی یہ 4 نصیحتیں بہت ہی اَہَم ہیں، ہمیں چاہئے کہ ان پاکیزہ نصیحتوں کو اپنے دِل میں بٹھا لیں، کلمۂ طیبہ کی ہمیشہ کثرت کرتے رہیں، سُبْحٰنَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ کی کثرت کریں کہ یہ وہ تسبیح ہے جس کی برکت سے روزی ملتی ہے اور شرک اور تکبر سے ہمیشہ بچتے رہیں۔

کاش لب پر مِرے رہے جاری
ذِکر آٹھوں پَہَر ترا یاربّ!
چشمِ تَر اور قلبِ مُضطَر دے
اپنی اُلفت کی مَے پِلا یاربّ![2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... الادب المفرد، باب الکبر، صفحہ:167، حدیث:548۔

2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:79۔

ہر گھنٹے کے گُناہوں کا کفّارہ

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: دن رات میں کُل 24 گھنٹے ہیں اور کلمۂ طَیِّبہ کے حروف بھی 24 ہیں تو جو کوئی ایک بار کلمۂ طیبہ پڑھتا ہے تو اس کا ہر حرف ایک گھنٹے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ پس جب بندہ ہر روز ایک مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھتا ہے تو اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا، (اب غور کر لو!) جو اس کی کثرت کرتا ہے اور اس کو اپنا مشغلہ بنالیتا ہے اس کا کیا مقام و مرتبہ ہو گا...!![1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نہ قبر میں وحشت، نہ آخرت میں عذاب

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پڑھنے والوں پر نہ قبر میں کوئی وحشت ہو گی، نہ قبروں سے زندہ اٹھنے میں۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں، جب وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے قبروں سے نکلیں گے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہتے ہوئے جنت میں داخل ہو جائیں گے، پھر وہ کہیں گے:[2]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ (پارہ:22، سورۂ فاطر، آیت:34)	ترجمہ کَنْزُ الایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دُور کیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... الروض الفائق، المجلس السابع والاربعون: فی مناقب الصالحین، صفحہ:273۔

2 ... معجمِ اوسط، جلد:6، صفحہ:480، حدیث:9478۔

کلمۂ طیبہ پڑھنے والے اللہ پاک کے محبوب ہیں

اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: قیامت کے دن اللہ پاک (فرشتوں) سے فرمائے گا: کلمۂ طیبہ پڑھنے والوں کو میرے قریب کر دو اور میرے عرش کے سائے میں جگہ دو، بے شک میں ان سے محبت کرتا ہوں۔[1]

کلمۂ طیبہ اَفْضَل ذِکْر ہے

اے عاشقانِ رسول! کلمۂ طیبہ بہت طاقت وَر (*Powerful*) وظیفہ ہے، حدیثِ پاک میں اسے اَفْضَل ذِکْر فرمایا گیا، چنانچہ رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَفْضَلُ الذِّکْرِ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یعنی سب سے اَفْضَل ذِکْر: کلمۂ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے اور سب سے اَفْضَل دُعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔[2]

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی وضاحت میں فرماتے ہیں: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے مراد پورا کلمہ شریف ہے یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔ ورنہ صرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تو بہت سے مُوَحِّد کفار بلکہ ابلیس بھی پڑھتا ہے۔ جس چیز سے مؤمن بنتے ہیں وہ ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ چونکہ ❁ کلمہ شریف سے کفر کی گندگی دور ہوتی ہے ❁ اسے پڑھ کر کافر مؤمن ہوتا ہے ❁ اس سے دل کا زنگ دور ہوتا ہے ❁ اس سے غفلت جاتی ہے ❁ دل میں بیداری آتی ہے یہ حَمدِ الٰہی و نَعتِ مصطفوی کا مجموعہ ہے اس لئے یہ اَفْضَلُ الذِّکْر ہوا ❁ صوفیائے کرام فرماتے ہیں

1 ...مسندِ فردوس، جلد:5، صفحہ:236، حدیث:8055۔

2 ...ابنِ ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الحامدین، صفحہ:609، حدیث:3800۔

کہ دل کی صفائی کے لئے کلمۂ طیبہ بہت مفید ہے۔[1]

کلمۂ طیبہ بارگاہِ الٰہی میں پہنچ جاتا ہے

صحابیِ رسول حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ سے رِوَایَت ہے، بی بی آمنہ کے لال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب بندہ کہتا ہے: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ تو یہ مبارک کلمہ اس کے مُنہ سے ادا ہو کر آسمانوں کو چِیرتا ہوا اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: اُسْکُنِیْ یعنی اے کلمۂ طیبہ! پُر سکون ہو جاؤ! بندے کی زبان سے ادا ہونے والا کلمۂ طیبہ عرض کرتا ہے: اے اللہ پاک! میں کیسے پُر سکون ہو جاؤں جبکہ جس بندے نے مجھے پڑھا ہے اس کی ابھی تک مغفرت نہیں کی گئی۔ اللہ پاک فرماتا ہے: اے کلمۂ طیبہ! جس لمحے بندے نے تیرا تَلَفُّظ کیا(یعنی اپنی زبان سے تجھے ادا کیا تھا) میں نے اسی وقت اس کی مغفرت کر دی ہے۔[2]

اللہُ اَکْبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** اندازہ کیجئے! کلمۂ طیبہ کیسا عظیمُ الشَّان وظیفہ ہے۔ ادھر بندہ کلمۂ طیبہ پڑھتا ہے، اُدھر اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ کاش! ہمیں فضول گوئی سے نجات مل جائے، ہم جو ہر وقت ادھر اُدھر کی باتوں میں لگے رہتے ہیں، کبھی غیبت، کبھی چغلی، کبھی گُناہوں بھری باتیں، کبھی فضول گپیں لگاتے رہتے ہیں، کاش! اس سے نجات ملے اور ہم کلمۂ طیبہ پڑھنے والے بن جائیں، زبان پر ذِکْر و درود سجانے والے بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

میری زبان تر رہے ذِکْر و دُرُود سے | بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضُول

[1] ...مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:342۔

[2] ...مسندِ فردوس، جلد:1، صفحہ:285، حدیث:1119۔

اُحد پہاڑ کے برابر ثواب

حضرت عمران بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے رِوَایَت ہے، رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم طاقت نہیں رکھتے کہ روزانہ اُحد پہاڑ کے برابر عمل کرو! صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے کون ایسا کرسکتا ہے؟ فرمایا: تم سب اس کی طاقت رکھتے ہو۔ پھر فرمایا: ❁ ایک مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ کہنا اُحد پہاڑ سے بڑا ہے ❁ ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا اُحد پہاڑ سے بڑا ہے ❁ اور ایک مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَر کہنا اُحد پہاڑ سے بڑا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ لگایئے! کتنا ثواب ہے۔ ایک مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ! کہنے، ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے اور ایک مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَر کہنے میں دَیر ہی کتنی لگتی ہے اور ثواب کتنا ہے؟ اُحد پہاڑ سے زیادہ...! آہ! ہمیں فضول گوئی سے فرصت ملے تو ذِکرُ اللہ کریں...!!

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا
ہم مُفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے[2]

غم اور پریشانی سے نجات کا وظیفہ

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، مالِک و مختار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ یہ کہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَبْلَ كُلِّ شَیْءٍ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَبْقٰی وَ یَفْنٰی كُلُّ شَیْءٍ (**ترجمہ:** یعنی کوئی عِبَادت کے لائق نہیں مگر اللہ، وہی ہر چیز سے پہلے ہے اور کوئی عِبَادت کے لائق

---

1 ...سنن کبریٰ للنسائی، جلد:9، صفحہ:308، حدیث:10604۔

2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:186۔

نہیں مگر اللہ، وہ باقی رہے گا، ہر چیز فنا ہو جائے گی) اسے غم اور پریشانی سے محفوظ رکھا جائے گا۔[1]

اللہ پاک ہمیں کلمۂ طیبہ کی کثرت کرنے، زبان کو ذِکْر و درود سے تر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نزع کے وقت کلمۂ طیبہ کی تلقین کرو!

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت کا فرمانِ عالیشان ہے: لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اپنے مُردوں کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کرو۔[2] یعنی جو مرنے کے قریب ہو اسے کلمہ سکھاؤ اس طرح کہ اس کے پاس بلند آواز سے کلمہ پڑھو۔[3]

کلمہ کی تلقین کا طریقہ

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ علیہ بہارِ شریعت میں لکھتے ہیں: جانکنی (یعنی نزع) کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی (ہو) مرنے والے کو تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھیں مگر اسے (یعنی مرنے والے کو) اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔ جب اس (یعنی مرنے والے) نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں۔ ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخر کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ہو۔[4]

---

1 ...ترتیب الامالی الخمیسیۃ للشجری، جلد:1، صفحہ:38، حدیث:119۔
2 ...مسلم، کتاب الجنائز، باب تلقین الموتی لا الہ الا اللہ، صفحہ:329، حدیث:916۔
3 ...مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:444بتغیر قلیل۔
4 ...بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:808، حصہ:4، بتغیر قلیل۔

کلمۂ طیبہ کا ایصالِ ثواب کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! کلمۂ طیبہ خود بھی پڑھیئے! خُوب پڑھیئے! اور ساتھ ہی ساتھ اس مبارک کلمے کا ثواب اپنے فوت شدگان کو بھی پہنچایئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی بھی بڑی برکتیں نصیب ہوں گی۔

ایک مرتبہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ علیہ سے کسی نے پوچھا: ایک شخص کی بیٹی کا انتقال ہوا، اس نے اپنی بیٹی کو خواب میں بُری حالت میں دیکھا ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ جواباً فرمایا: کلمۂ طیبہ 70 ہزار مرتبہ (اَوَّل، آخر درود شریف کے ساتھ پڑھ کر بخش دیا جائے اِنْ شَآءَ اللہ پڑھنے والے اور جس کو بخشا ہے، دونوں کے لئے ذریعہ نجات ہو گا اور پڑھنے والے کو دُگنا ثواب ہو گا اور اگر دو کو بخشے گا تو تین گُنا اسی طرح کروڑوں بلکہ سب مسلمان مردوں و عورتوں کو ایصالِ ثواب کر سکتا ہے۔ اسی نسبت سے اس پڑھنے والے کو ثواب ہو گا۔ (1)

کلمۂ طیبہ کا ثواب بخشنے کی برکت

شیخِ اَکبَر، شیخ محی الدین ابنِ عربی رَحمۃُ اللہِ علیہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے، آپ نے دیکھا کہ ایک لڑکا کھانا کھا رہا ہے، کھانا کھاتے ہوئے اچانک رونے لگا۔ میں نے وجہ پوچھی تو بولا: میری ماں کو جہنم کا حکم ہے اور فرشتے اسے لئے جاتے ہیں (اس شہر میں یہ لڑکا کشف میں مشہور تھا)۔ شیخ ابنِ عربی رَحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس یہی کلمۂ طیبہ 70 ہزار مرتبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا، آپ نے دِل ہی دِل میں اُس کی ماں کو اِیصالِ ثواب کر دیا۔ فوراً وہ لڑکا مسکرایا،

1... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 139 بتغیر قلیل۔

آپ نے مسکرانے کا سبب پوچھا تو بولا: میں نے ابھی دیکھا میری ماں کو فرشتے جنت کی طرف لئے جا رہے ہیں۔ شیخ اِبنِ عربی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی تصدیق مجھے اس لڑکے کے کشف سے ہوئی اور اس کے کشف کی تصدیق اس حدیث سے ہو گئی۔ [1]

اللہ پاک ہمیں بھی کلمۂ طیبہ پڑھنے، دِل سے اس پر ایمان رکھنے، اس پر ثابت قدم رہنے اور پڑھ پڑھ کر اپنے فوت شدگان کو بخشتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک کام: فجر کے لئے جگائیں

پیارے اسلامی بھائیو! نیک نمازی بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں عملاً حِصّہ لیجئے! دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں ایک کام ہے: فجر کے لئے جگائیں۔ یاد رہے! نمازِ فجر کے لئے لوگوں کو جگانا آخری نبی، نبیِّ اُمّی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول سرکارِ عالی وقار مدینے کے تاجدار صلی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت پر عمل کے جذبے کے تحت صبح فجر کی نماز سے پہلے گلی گلی جا کر بلند آواز سے درود و سلام پڑھتے اور لوگوں کو بستر چھوڑ کر نمازِ فجر کے لئے چل پڑنے کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ بھی اس دینی کام میں حِصَّہ لیجئے، صبح جلدی اُٹھئے، اللہ پاک نصیب کرے تو نمازِ تہجد ادا کیجئے، ذِکْر و درود کیجئے، اذانِ فجر کے بعد مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریقہ کار کے مطابق لوگوں کو نمازِ فجر کے لئے جگایئے، اس عَمَل کی برکت

---

1 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:139۔

سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیم! ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے گا۔

آخری وقت کلمہ نصیب ہو گیا

دیپال پُور (ضلع اوکاڑہ، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میرے چچا محمد رفیق عطاری دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید تھے، لوگوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا ان کا معمول تھا، صبح جلدی اُٹھ کر دُور دُور تک جاتے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگایا کرتے تھے، اس عادَت کی بنا پر سارے دیپالپور میں مشہور تھے، ایک مرتبہ فیصل آباد سے واپس گھر آرہے تھے، نمازِ عشاء کا وقت ہوا تو گاڑی روک کر نماز ادا کی اور دوبارہ سفر پر روانہ ہوئے، گاڑی اپنی رفتار سے جارہی تھی، اچانک محمد رفیق عطاری نے بلند آواز سے کلمہ پڑھا اور فرمایا: سب کلمہ پڑھو، سبھی نے کلمہ پڑھا، تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک گاڑی کو زور دار جھٹکا لگا اور گاڑی کھائی میں جاگری، سب لوگ معمولی زخمی ہوئے مگر محمد رفیق عطاری کو شدید زخم آئے، سخت تکلیف کے باوُجود ان کی زبان پر کلمہ شریف جاری تھا اور ماشَآءَ اللہ! قسمت دیکھئے! کلمہ پڑھتے پڑھتے ہی دُنیا سے رخصت ہوگئے۔

فضل و کرم جس پر بھی ہوا، لب پر مرتے دَم کلمہ
جاری ہوا، جنت میں گیا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اوقاتِ نماز (Prayer Times) ایپ کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت پیاری

موبائل ایپلی کیشن بنام اوقاتِ نماز (*Prayer Times*) جاری کی ہے

❁ اس ایپلی کیشن کے ذریعے دنیا بھر میں کسی بھی مقام کے اوقات اور سمتِ قبلہ معلوم کئے جاسکتے ہیں

❁ اس کے علاوہ پانچوں نمازوں کے اوقات کے ماہانہ ٹائم ٹیبل

❁ اذکار (روحانی علاج)

❁ مدنی چینل ریڈیو

❁ نماز کے اوقات میں موبائل کو سائلنٹ (*Silent*) کرنے کی سہولت اور اسلامی کیلنڈر بھی موجود ہے۔ اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا!
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1)... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

شکر کرنا سُنّت ہے

2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): بندے کا ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ کریم کا شکر کرنا اللہ پاک کو پسند ہے۔[1] (2): اپنی زبانیں ذِکْر سے اور دِل شکر سے تَر رکھو!۔[2]

اے عاشقانِ رسول! شُکر کرنا سُنّت ہے

- اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے شکر کرتے تھے
- آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی ناشکری نہیں کی
- شکر اعلیٰ عبادت ہے
- شکر کرنے سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے
- بندے کو نعمت ملے، بندہ شکر کرے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بندہ عذاب سے محفوظ رہے گا۔[3]

شکر کرنے کا طریقہ: حضرت ابو بکر شبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: نعمت کو دیکھنے کے بجائے، نعمت دینے والے پر نظر رکھنا شکر ہے۔[4] مثلاً آپ کو تنخواہ (*Salary*) ملی، یہ بھی نعمت ہے، امتحان میں پاس ہوئے، بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہوئی، نماز کی توفیق ملی، روزہ رکھنے کی سعادت ملی، صدقہ دیا وغیرہ کوئی بھی نعمت ملی تو اب اس نعمت پر نگاہ نہ رکھئے بلکہ سوچئے: اللہ نے یہ نعمت عطا کی، نعمت کی نسبت اپنی طرف نہیں، اللہ پاک کی طرف کیجئے۔

1 ...مُسْلِم، کتابُ الذِّکر و الدُّعا، صفحہ:1122، حدیث:6932۔
2 ...شُعَبُ الْاِیْمان، باب: محبۃُ اللہ، جلد:1، صفحہ:419، حدیث:590، ملتقطاً۔
3 ...تفسیر صراطُ الجنان، جلد:4، صفحہ:406، خُلاصۃً۔
4 ...اِحْیاءُ العلوم، کتابُ الصبر و الشکر، جلد:4، صفحہ:103، خلاصۃً۔

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نعمت کے ساتھ نیکی کا ارادہ کرنا دِل کا شکر ہے۔ زبان سے اللہ پاک کی حمد و ثنا کرنا زبان کا شکر ہے۔ اللہ کریم کی دی ہوئی نعمت کو عِبَادت میں خرچ کرنا، اس کو گُناہ میں استعمال ہونے سے بچانا باقِی اعضاء کا شکر ہے۔[1]

مختلف سنتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 100 صفحات کی کتاب **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو
ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو[2]

اللہ پاک ہمیں سنتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...اِحیاءُ العلوم، کتابُ الصبر والشکر، جلد:4، صفحہ:103، خلاصۃً۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:669 ملتقطاً۔

نَماز کے دینی و دُنیوی فائدے

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...زمین سے دینار نکالنے والا نَمازی

✿...نَماز کی چند اَہم خصوصیات

✿...نَماز اور شفائے امراض

✿...ڈاکو نے توبہ کیوں کی...!!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز سرکارِنامدار، رسولوں کے سردار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم باہَر تشریف لائے، اِس موقع پر حضرت ابو طلحہ اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے آگے بڑھ کر عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آج چہرۂ مُبارَک پر خوشی کے آثار معلوم ہو رہے ہیں۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک ابھی جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس آئے تھے اور اُنہوں نے عرض کیا: اے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جس نے آپ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا، اللّٰہ پاک اُس کے نامۂ اعمال میں 10 نیکیاں لکھے گا اور 10 گُناہ مٹادے گا اور 10 درجات بڑھادے گا۔ (1)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں | اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے (2)

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا ہے، جو ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں، ان پر درود اور سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...القول البدیع، صفحہ: 118۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 209۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّيَّةُ الْحَسَنَةُ تُدْخِلُ صَاحِبَهَا الْجَنَّةَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروا دیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْوداع اَلْوداع ماہِ رمضان...!!

پیارے اسلامی بھائیو! کچھ ہی دِن پہلے کی بات ہے، عاشقانِ رمضان مُنْتَظِر تھے کہ رمضانُ الْمُبارک آنے والا ہے ❁ رمضانُ الْمُبارک کی تیاری کی جا رہی تھی ❁ اپنا وقت نیکیوں میں گزارنے والے خوش نصیب عاشقانِ رمضان اپنا شیڈول بنا رہے تھے کہ رمضانُ الْمُبارک کیسے گزارنا ہے؟ اس کے لئے پیشگی اَہداف بنائے جا رہے تھے ❁ عاشقانِ رمضان کے دِل بے تاب تھے ❁ پھر اللہ پاک کے کرم سے، اس کے فضل سے ایک دِن آیا ❁ رُوح کو مہکانے والی ایک آواز کانوں میں پڑی: مبارک ہو...!! ماہِ رمضان کا چاند نظر آ گیا ہے ❁ یہ اِعلان سُنتے ہی دِل خوشی سے مچل گئے ❁ مسجدوں میں بہار آ گئی ❁ تِلاوت کے شوقین تِلاوتِ قرآن میں مَصْرُوف ہو گئے ❁ سحر و اِفطار کی رونقیں لگنے لگیں ❁ دیکھتے ہی دیکھتے

[1]... مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

عشرۂ رحمت اپنی برکتیں لُٹاتا ہوا تشریف لے گیا ❁ پھر عشرۂ مغفرت شروع ہوا ❁ خوش نصیبوں کو رَبِّ رحمٰن و رحیم کی بارگاہ سے بخشش کی خیرات ملی ❁ رمضانُ المُبارک کے قدر دانوں نے عشرۂ مغفرت کی برکات حاصِل کیں ❁ پھر جلد ہی عشرۂ مغفرت بھی رُخصت ہوا ❁ اس کے ساتھ ہی جہنّم سے آزادی کا عشرہ آگیا ❁ اِعتکاف کرنے والے جَوق دَر جَوق مسجدوں کی طرف بڑھ گئے ❁ اِعتکاف کی رونقیں لگ گئیں ❁ آہ! اب ماہِ رمضان جُدائی کا غم دے کر رُخصت ہونے کو ہے / ہو چکا ہے۔

دیکھ کر چاند میں رو پڑا تھا	سامنے ہجر کا غم کھڑا تھا
جلد رخصت کا وقت آ گیا ہے	ہائے تڑپا کے رَمضاں چلا ہے
اشک آنکھوں سے اب بہ رہے ہیں	ہجر کا غم جو ہم سہ رہے ہیں
وہ دِل غمزدہ جانتا ہے	ہائے تڑپا کے رَمضاں چلا ہے
کر کے تقسیم بخشش کی اَسناد	آہ! رنجیدہ دِل کر کے تُو شاد
سب کو روتا ہوا چھوڑتا ہے	ہائے تڑپا کے رَمضاں چلا ہے [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رمضان کی یادگار محفوظ رکھئے!

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا کا دستور ہے کہ جب کوئی پیارا ہم سے جُدا ہوتا ہے تو ہم اس کی کوئی یادگار اپنے پاس محفوظ رکھتے ہیں۔ اب ہمارا انتہائی پیارا، بہت محبوب مہینا، رَبّ کا مہمان ماہِ رمضان جُدا ہو رہا ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم اس کی بھی کوئی یادگار اپنے پاس محفوظ

[1] ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 683 ملتقطاً۔

رکھیں۔ رمضانُ المُبارک کی بہت ساری یاد گاریں ہیں، مثلاً ❁ روزہ رمضانُ المُبارک کی خصوصیت ہے، عموماً ہمارے ذہنوں میں رمضان کا جو تَصَوُّر جما ہوتا ہے، وہ روزے ہی کے طَور پر ہوتا ہے، لہٰذا روزہ رمضانُ المُبارک کی اہم یاد گار ہے، ہم نفل روزوں کی صُورت میں ماہِ رمضان کی یہ یاد گار اپنے پاس محفوظ کرسکتے ہیں، رمضانُ المُبارک کے فوراً بعد ہی شش عید کے روزے ہیں، اس کے عِلاوہ ہر ماہ اَیامِ بِیض (یعنی چاند کی 13، 14 اور 15 تاریخ) کے روزے رکھنے ہوتے ہیں، اَحادیث میں ہر ماہ کم از کم 3 دِن کا روزہ رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے، ہر پیر شریف کا روزہ رکھنا سُنّت ہے، غرض؛ کسی بھی انداز میں نفل روزے رکھ کر ہم ماہِ رمضان کی یاد گار محفوظ کرسکتے ہیں ❁ اسی طرح اِعتکاف بھی ماہِ رمضان کی اَہَم یاد گار ہے، سُنّت اِعتکاف تو ماہِ رمضان ہی میں ہوتا ہے، البتہ ہم نفل اِعتکاف کسی بھی وقت کر سکتے ہیں، جب بھی مسجد میں آئیں ماہِ رمضان کی یاد گار کے طَور پر نفل اِعتکاف کرنے کی عادَت بنالیں ❁ تِلاوتِ قرآن بھی ماہِ رمضان کی یاد گار ہے، رمضانُ المُبارک کے تشریف لاتے ہی، تِلاوت کی کَثْرت شروع ہو جاتی ہے، ایک تعداد ایسی بھی ہے جو سارا سال تِلاوت کریں یا نہ کریں، رمضانُ المُبارک میں تِلاوت کرتے ہیں، پُورے رمضان میں ایک، 2 یا 3 قرآنِ کریم تو ختم کرلیتے ہیں، لہٰذا تِلاوتِ قرآن کو بطورِ یاد گار رکھ لیں، رمضان کی یادیں تازہ کرنے کے لئے روزانہ بعدِ فجر یا جب آسانی ہو تلاوت کرتے رہیں ❁ تراوِیح بھی ماہِ رمضان کی بہترین یاد گار ہے، رمضانُ المُبارک کے عِلاوہ اگرچہ تراوِیح نہیں پڑھی جاتی، البتہ تراوِیح پڑھنے کی عادَت تو ہو ہی گئی ہو گی، اب روزانہ تراویح کی جگہ 20 رکعت نفل پڑھنے کی عادَت اپنالیں ❁ نماز بھی ماہِ رمضان کی ایک اَہَم ترین یاد گار ہے، ویسے تو ظاہِر

سی بات ہے کہ نَماز صِرْف رمضان ہی میں نہیں بلکہ سارا سال ہی فرض ہے مگر ہمارے ہاں بہت افسوسناک صُورتِ حال ہے، رمضانُ الْمُبارک کے تشریف لاتے ہی مسجد خُوب آباد ہو جاتی ہیں مگر جیسے ہی رمضانُ الْمُبارک رُخصت ہوتا ہے، چاند رات کی عشا کی نَماز ہی میں مسجدیں خالی خالی نظر آنے لگتی ہیں۔ اِلْتِجا ہے: ماہِ رمضان کی یادگار کے طَور پر ہی سہی ہم نَماز کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنا لیں، ماہِ رمضان کی عِزّت کی نِیّت سے، اس مہمان کی یادگار کے طَور پر ہم پکّے نَمازی بن جائیں، روزانہ نماز پڑھیں، 5 کی 5 ادا کریں بلکہ مسجد میں جماعتِ اُوْلیٰ کے ساتھ نَماز پڑھنے کی پکّی عادَت اپنا لیں۔ کاش! صد کروڑ کاش! مسلمانوں کا بچہ بچہ سچّا پکّا نَمازی بن جائے۔ اے کاش! ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ **ساری نمازیں سارا سال**، آیئے! مل کر اِس کا عزم کرتے ہیں "**ساری نمازیں سارا سال**"

ہر عبادت سے برتر عبادت نماز	ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نماز
یا خُدا تجھ سے عطار کی ہے دُعا!	مصطفےٰ کی پڑھے ساری اُمّت نماز

یا اللہ پاک! ہمیں پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

اے عاشقانِ رسول! نَماز بہت بابرکت عِبَادت ہے، نَماز کی برکت سے دُنیا بھی سَنْورتی ہے اور آخرت بھی سنور جاتی ہے۔ آیئے! نَماز کے فضائل و فوائد سنتے ہیں:

زمین سے دینار نکالنے والا نَمازی

حضرت ابو بکر بن مُفَضَّل رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ایک رُومی دوست سے اسلام قبول کرنے کا سبب پوچھا تو اُس نے بیان کیا: ہمارے ملک پر مسلمانوں کا لشکر

حملہ آور ہوا، جنگ ہوئی، کچھ لوگ ہمارے قتل ہوئے اور کچھ اُن کے۔ میں نے اکیلے 10 مسلمانوں کو قیدی بنا لیا۔ مُلکِ رُوم میں میرا بہت بڑا گھر تھا، میں نے ان سب کو اپنے خادِمین کے سپرد کر دیا۔ اُنہوں نے ان کو بیڑیوں (*Chains*) میں جکڑ کر خَچَّروں (*Mules*) پر سامان لادنے کے کام پر لگا دیا۔ ایک دن میں نے ان قیدیوں پر مقرر ایک خادم کو دیکھا کہ اُس نے ایک قیدی سے کچھ لیا اور اُس کو نَماز پڑھنے کے لئے چھوڑ دیا، میں نے اس خادِم کو پکڑ کر مارا اور پوچھا: بتاؤ! تم اِس قیدی سے کیا لیتے ہو؟ تو اُس نے بتایا: یہ ہر نَماز کے وقت مجھے ایک دینار (یعنی سونے کا سکّہ) دیتا ہے۔ میں نے پوچھا: کیا اُس کے پاس دینار ہیں؟ تو اُس نے بتایا: نہیں، مگر جب یہ نَماز سے فارِغ ہوتا ہے تو اپنا ہاتھ زمین پر مارتا ہے اور اس سے ایک دینار نکال کر مجھے دے دیتا ہے! (خادم کا بیان سُن کر) مجھے شوق ہوا کہ میں اس کی حقیقت جانوں۔ لہٰذا جب دوسرا دن ہوا تو میں اُس خادِم کا یونیفارم پہن کر اُس کی جگہ کھڑا ہو گیا۔ جب ظہر کا وقت ہوا تو اُس نے مجھے اشارہ کیا کہ مجھے نَماز پڑھنے دے تو میں تجھے ایک دینار دوں گا۔ میں نے کہا: میں 2 دینار سے کم نہیں لوں گا۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ میں نے اسے کھول دیا، اس نے نَماز پڑھی۔ جب فارغ ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور وہاں سے نئے 2 دینار نکال کر مجھے دے دیئے۔ جب عصر کا وقت ہوا تو اس نے مجھے پہلی مرتبہ کی طرح اشارہ کیا۔ میں نے اسے اشارہ کیا کہ میں 5 دینار سے کم نہیں لوں گا۔ اس نے مان لیا۔ پھر جب مغرب کا وقت ہوا تو حسبِ معمول مجھے اشارہ کیا تو میں نے کہا: میں 10 دینار سے کم نہیں لوں گا۔ اس نے میری بات مان لی۔ اور جب نَماز سے فارغ ہوا تو زمین سے 10 دینار نکال کر مجھے دے دیئے اور پھر جب عشا کی

نَماز کا وقت ہوا تو حسبِ عادت اس نے مجھے اشارہ کیا، میں نے کہا: میں 20 دینار سے کم نہیں لوں گا۔ پھر بھی اس نے میری بات تسلیم کر لی اور نَماز سے فراغت پا کر اس نے زمین سے 20 دینار نکالے اور مجھے تھما کر کہنے لگا: جو مانگنا ہے مانگو! میرا مولیٰ بہت غنی و کریم ہے، میں اُس سے جو مانگوں گا وہ عَطا کرے گا۔ اُس کا یہ مُعامَلہ دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ یہ ولیُّ اللہ ہے، مجھ پر اس کا رُعب طاری ہو گیا اور میں نے اس کو زَنجیروں سے آزاد کر دیا اور وہ رات میں نے رو کر گزاری۔ جب صبح ہوئی تو میں نے اُسے بلا کر اس کی تعظیم و تکریم کی ،اسے اپنا پسندیدہ نیا لباس پہنایا اور اختیار دیا کہ وہ چاہے تو ہمارے شہر میں عزت والے مکان یا محل میں رہے اور چاہے تو اپنے شہر چلا جائے۔ اُس نے اپنے شہر جانا پسند کیا۔ میں نے ایک خَچَّر منگوایا اور زادِ راہ (یعنی راستے کے اخراجات) دے کر اسے خچر پر خود سوار کیا۔ اس نے مجھے دعا دی: **اللہ پاک اپنے پسندیدہ دین پر تیرا خاتمہ فرمائے۔** اُس کا یہ جملہ مکمَّل نہ ہوا تھا کہ میرے دل میں دینِ اسلام کی مَحَبَّت گھر کر گئی، پھر میں نے اپنے 10 غلام اُس کے ہمراہ بھیجے۔ انہیں حکم دیا کہ اِسے نہایت احترام کے ساتھ لے جاؤ۔ پھر اس کو ایک دوات (*Ink-pot*) اور کاغذ دیا اور ایک نشانی مقرر کر لی کہ جب وہ بحفاظت تمام اپنے مقام پر پہنچ جائے تو وہ نشانی لکھ کر میری طرف بھیج دے۔ ہمارے اور اس کے شہر کے درمیان 5 دن کا فاصِلہ تھا۔ جب چھٹا دن آیا تو میرے خدام میرے پاس آئے، ان کے پاس رُقعہ بھی تھا جس میں اس کا خط اور وہ علامت موجود تھی۔ میں نے اپنے غلاموں سے جلدی پہنچنے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ جب ہم اس کے ساتھ یہاں سے نکلے تو ہم کسی تھکاوٹ اور مَشَقَّت کے بغیر گھڑی بھر میں وہاں پہنچ گئے، لیکن واپسی پر وُہی سفر 5 دنوں

میں طے ہوا۔ ان کی یہ بات سنتے ہی میں نے پڑھا: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ وَاَنَّ دِيْنَ الْاِسْلَامِ حَقٌّ (ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً حضرت مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) اللہ پاک کے رسول ہیں اور بے شک دین اسلام حق ہے) پھر میں رُوم سے نکل کر مسلمانوں کے شہر آ گیا۔[1]

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حَسَنؔ
بندہ بھی ہُوں تو کیسے بڑے کار ساز کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز کس پر فرض ہے؟

اے خوش نصیب عاشقانِ نَماز! نماز ہم گنہگاروں کے لئے بہت بڑی نعمت ہے ❁ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نَمازِ پنج گانہ (یعنی 5 وقت کی نَمازیں) اللہ پاک کی وہ نعمتِ عظمیٰ ہے کہ اس نے اپنے کرمِ عظیم سے خاص ہم کو عطا فرمائی ہم سے پہلے کسی اُمت کو نہ ملی۔[3] ❁ یاد رکھئے! ہر مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت پر روزانہ 5 وقت کی نَماز فرض ہے۔ اِس کی فرضیت (یعنی فرض ہونے) کا اِنکار کفر ہے۔ جو جان بوجھ کر ایک نَماز ترک کرے وہ فاسِق سخت گناہ گار و عذابِ نار کا حق دار ہے۔

جنت اے بے نَمازیو! کس طرح پاؤ گے؟
ناراض رب ہوا تو جہنم میں جاؤ گے

---

1 ...الروض الفائق، صفحہ: 95-96 ملتقطاً۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 18۔

3 ...فتاویٰ رضویہ، جلد: 5، صفحہ: 43۔

صد کروڑ افسوس! آج اکثر مسلمانوں کو نماز کی بالکل پروا نہیں رہی، ہماری مسجدیں نَمازیوں سے خالی نظر آتی ہیں۔ اللہ پاک نے نماز فرض کرکے ہم پر یقیناً اِحسانِ عظیم فرمایا ہے، ہم تھوڑی سی کوشِش کریں، نَماز پڑھیں تو اللہ کریم ہمیں بہت سارا اجر و ثواب عنایت فرماتا ہے۔[1]

نَماز کے مختصر فضائل

مختلف اَحادیث و رِوَایات کے مطابق

- اللہ پاک کی خوشنودی کا سبب نَماز ہے[2]
- مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک نَماز ہے[3]
- اَنبیائے کرام علیہمُ السَّلام کی سنّت نَماز ہے[4]
- نَماز اندھیری قبر کا چَراغ ہے[5]
- نَماز عذابِ قبر سے بچاتی ہے[6]
- نَماز قیامت کی دھوپ میں سایہ ہے[7]
- نَماز پُل صراط کے لئے آسانی ہے[8]

---

1 ...فیضانِ نماز، صفحہ:8۔
2 ...تَنبِیهُ الغَافِلِین، باب الصلوات الخمس، صفحہ:158۔
3 ...سُنَن کبریٰ للنسائی، کتاب عشرۃ النساء، حب النساء، جلد:8، صفحہ:149، حدیث:8836۔
4 ...تَنبِیهُ الغَافِلِین، باب الصلوات الخمس، صفحہ:158۔
5 ...تَنبِیهُ الغَافِلِین، باب الصلوات الخمس، صفحہ:158۔
6 ...الزواجر، الکبیرۃ السابعۃ والسبعون، جلد:1، صفحہ:255۔
7 ...تَنبِیهُ الغَافِلِین، باب الصلوات الخمس، صفحہ:158۔
8 ...تَنبِیهُ الغَافِلِین، باب الصلوات الخمس، صفحہ:158۔

- نماز نور ہے[1]
- نماز جنت کی کنجی ہے[2]
- نماز جہنم کے عذاب سے بچاتی ہے
- نماز سے رَحمت نازل ہوتی ہے
- اللہ پاک بروزِ محشر نَمازی سے راضی ہو گا
- نماز دین کا ستون ہے[3]
- نماز سے گناہ مُعاف ہوتے ہیں[4]
- نماز دُعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے[5]
- نماز بیماریوں سے بچاتی ہے
- نماز سے بدن کو راحت ملتی ہے[6]
- نماز سے روزی میں بَرَکت ہوتی ہے[7]
- نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے بچاتی ہے
- نماز شیطان کو ناپسند ہے[8]

---

1 ... مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، صفحہ:106، حدیث:223۔
2 ... مسندِ امام احمد، جلد:6، صفحہ:149، حدیث:15039۔
3 ... شُعَبُ الایمان، جلد:3، صفحہ:39، حدیث:2807۔
4 ... معجم کبیر، جلد:3، صفحہ:577، حدیث:6002۔
5 ... تَنْبِیْهُ الْغَافِلِین، باب الصلوات الخمس، صفحہ:158۔
6 ... تَنْبِیْهُ الْغَافِلِین، باب الصلوات الخمس، صفحہ:158۔
7 ... تَنْبِیْهُ الْغَافِلِین، باب الصلوات الخمس، صفحہ:158۔
8 ... تَنْبِیْهُ الْغَافِلِین، باب الصلوات الخمس، صفحہ:158۔

- نماز قبر کے اندھیرے میں تنہائی کی ساتھی ہے[1]
- نماز نیکیوں کے پلڑے کو وزنی بنا دیتی ہے[2]
- نماز مومن کی معراج ہے[3]
- نماز کا وقت پر ادا کرنا تمام اعمال سے افضل ہے[4]
- نمازی کے لئے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اُسے بَروزِ قیامت اللہ پاک کا دیدار ہو گا۔[5]

ہر عبادت سے بَرتر عبادت نَماز | ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نَماز
قلبِ غمگیں کا سامانِ فرحت نَماز | ہے مریضوں کو پیغامِ صِحّت نَماز
نارِ دوزخ سے بے شک بچائے گی یہ | ربّ سے دلوائے گی تم کو جنت نَماز[6]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نَماز کی چند اَہَم خصوصیات

پیارے اسلامی بھائیو! نَماز میں اللہ پاک نے بہت ساری خصوصیات رکھی ہیں۔ مثلاً

(1): نَماز بہترین مدد گار ہے

ہر مشکل، پریشانی، تنگدستی، بے روزگاری، غرض ہر طرح کی مشکلات میں نماز

1 ...تَنْبِیْهُ الْغَافِلِین، باب الصلوات الخمس، صفحہ:158۔
2 ...تَنْبِیْهُ الْغَافِلِین، باب الصلوات الخمس، صفحہ:158۔
3 ...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، الفصل الاول، جلد:1، صفحہ:113، تحت الحدیث:1۔
4 ...تَنْبِیْهُ الْغَافِلِین، باب الصلوات الخمس، صفحہ:158۔
5 ...فیضانِ نماز، صفحہ:10-11۔
6 ...وسائلِ فردوس، صفحہ:22۔

بہترین مددگار ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِؕ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:45)	ترجمہ کَنْزُ الایمان: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ ہمیں کوئی مشکل آئے، کسی قسم کی کوئی پریشانی ہو، ہم نماز پڑھیں، اس کے ذریعے سے مدد چاہیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! غیب سے مدد ہوگی اور پریشانی دُور ہو جائے گی۔

جب بارگاہِ رسالت میں بھوک کی حاضِری ہوتی

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: نَماز انسان کو دنیا سے بے خبر کر کے اللہ پاک کی طرف متوجّہ کر دیتی ہے اس لئے اس کی برکت سے دنیا کی مشکلیں دل سے فراموش ہو (یعنی بھلا دی) جاتی ہیں۔ (صاحِبِ) تفسیر عزیزی نے اس جگہ بیان فرمایا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گھر میں فاقہ ہوتا تھا اور رات میں کچھ ملاحظہ نہ فرماتے (یعنی کچھ نہ کھاتے) تھے، اس دوران جب بھوک غلبہ کرتی تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف لا کر نَماز میں مشغول ہو جایا کرتے تھے۔[1]

جب بیٹے کی وفات کی خبر ملی

حضرت عبد اللہ اِبنِ عباس رَضِیَ اللہُ عنہ کا بیٹا تھا، آپ اس سے بہت محبّت فرمایا کرتے تھے، ایک مرتبہ یُوں ہوا کہ آپ کے اسی چہیتے بیٹے کا انتقال ہو گیا، جب حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ کو بتایا گیا کہ آپ کا بیٹا وفات پا گیا ہے تو آپ یہ خبر سن کر نَماز میں

[1]... تفسیرِ نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:46، جلد:1، صفحہ:349۔

مشغول ہو گئے اور اتنی لمبی نماز پڑھی کہ آپ کے بیٹے کو غسل بھی دے دیا گیا، کفن بھی پہنا دیا گیا، یہاں تک کہ لوگ اسے دَفن کر کے جب واپس آئے، تب آپ نے سلام پھیرا، لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: مجھے اس بیٹے سے بہت محبت تھی، میں اس کی جدائی کا صدمہ برداشت نہ کر سکتا تھا، لہٰذا نماز میں مشغول ہو کر اس صدمے سے بے خبر ہو گیا۔[1]

جنت میں نرم نرم بچھونوں کے تخت پر
آرام سے بٹھائے گی اے بھائیو! نَماز

بیٹے کو پولیس نے چھوڑ دیا

مشہور ولیُ اللہ حضرت سرِی سَقَطِی رَحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں آپ کی پڑوسن نے حاضر ہو کر عرض کی: رات میرے بیٹے کو سپاہی پکڑ کر لے گئے ہیں شاید وہ اسے تکلیف پہنچائیں، براہِ کرم! میرے بیٹے کی سفارش فرما دیجئے یا کسی کو میرے ساتھ بھیج دیجئے۔ پڑوسن کی فریاد سن کر آپ کھڑے ہو کر خشوع و خضوع کے ساتھ نَماز میں مشغول ہو گئے۔ جب کافی دیر ہو گئی تو اس عورت نے کہا: اے ابو الحسن! جلدی کیجئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ حاکم میرے بیٹے کو قید میں ڈال دے! آپ نَماز میں مشغول رہے، پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا: اے اللہ پاک کی بندی! میں تیرا معاملہ ہی تو حل کر رہا ہوں۔ ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اس پڑوسن کی خادِمہ آئی اور کہنے لگی: بی بی جی! گھر چلئے! آپ کا بیٹا گھر آ گیا ہے۔[2]

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ: 1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت: 46، جلد: 1، صفحہ: 349۔
2 ... عیون الحکایات، صفحہ: 164 خلاصۃً۔

قیدیو! چاہو براءت، تم پڑھو دِل سے نَماز
دور ہو جائے گی آفت، تم پڑھو دِل سے نَماز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمیں نَماز سے راحت پہنچاؤ!

اے عاشقانِ رسول! جب کوئی مصیبت آ جائے یا بَلا نازِل ہو یا کوئی نازک معاملہ در پیش ہو تو فوراً نَماز کا سہارا لے لینا چاہیے، ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اہم مُعامَلہ پیش آنے پر نَماز میں مشغول ہو جاتے تھے کیونکہ نَماز تمام اَذکار و دعاؤں کی جامِع (یعنی پورا کرنے والی) ہے، اس کی بَرَکت سے رنج و غم سے راحت ملتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ سے فرماتے: اے بِلال! ہمیں نَماز سے راحت پہنچاؤ (یعنی اے بلال! اذان دو تاکہ ہم نَماز میں مشغول ہوں اور ہمیں راحت ملے)۔[1]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ فرماتے ہیں: جب تم آسمان سے کوئی (گڑ گڑاہٹ وغیرہ کی ڈراؤنی) آواز سنو تو نَماز کی طرف متوجِّہ ہو جاؤ۔[2] مَبْسُوط میں ہے: جب تاریکی (یعنی اندھیرا) چھا جائے یا شدید ہوائیں چلنے لگیں تو اُس وقت نَماز پڑھنا بہتر ہے، حضرت عبدللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنہما کے بارے میں منقول ہے کہ بصرہ میں زلزلہ آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے نَماز پڑھی۔[3]

---

1 ... معجمِ کبیر، جلد:3، صفحہ:598، حدیث:6091۔

2 ... شرح البخاری لابنِ بطال، کتاب الاستسقاء، باب ما قیل فی الزلزال والآیات، جلد:3، صفحہ:26۔

3 ... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الخسوف، جلد:3، صفحہ:541، تحت الحدیث:1491۔

2 رَکعت نماز مستحب ہونے کے بعض مَواقع

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: تیز آندھی آئے یا دِن میں سخت تاریکی (یعنی اندھیرا) چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا لگاتار کثرت سے مینھ (یعنی بارش) برسے یا بکثرت اولے (*Hail*) پڑیں یا آسمان سرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشت ناک امر (یعنی خوفناک مُعاملہ) پایا جائے ان سب کے لئے 2 رَکعت نَماز مستحب ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): نَماز بہترین عِلاج ہے

پیارے اسلامی بھائیو! نَماز کی خصوصیات میں سے ایک اَہَم خصوصیت یہ بھی ہے کہ نَماز بہترین عِلاج ہے۔ حضرت ابوہُریرہ رَضِیَ اللهُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نَماز پڑھ کر سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھ گیا، آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تجھے پیٹ میں دَرد ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: **قُمْ فَصَلِّ، فَاِنَّ فِی الصَّلَاۃِ شِفَآءً** یعنی اُٹھو اور نَماز پڑھو کیونکہ نَماز میں شِفا ہے۔[2]

سُبْحٰنَ الله! **پیارے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا؛ نَماز میں شفا ہے؟ کس کس مرض سے شفا ہے؟ اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! ہر مرض سے شِفا ہے، سَر درد ہو یا پیٹ کے مسائل ہوں، معدہ

---

1 ...بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:788، حصہ:4۔

2 ...ابنِ ماجہ، کتاب الطب، باب الصلاۃ شفاء، صفحہ:560، حدیث:3458۔

خراب ہو یا دِل کے امراض ہوں، خدانخواستہ کینسر ہو جائے یا گردے فیل ہو جائیں، نماز پڑھیں، نَماز کے ذریعے اللہ پاک سے شِفَا طلب کریں، اللہ پاک نے چاہا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! شِفَا نصیب ہو گی۔

بے عدد اَمراض سے محفوظ رکھے گی تمہیں
حق سے دلوائے گی صحت، تم پڑھو دل سے نَماز

نَماز اور شفائے امراض

پیارے اسلامی بھائیو! مختلف طِبّی تحقیقات کے مطابق نَماز میں کئی جسمانی امراض کا علاج موجود ہے، مثلاً (1): نَماز دل، معدہ اور آنتوں وغیرہ کے مرض میں شِفا دیتی ہے (2): نَماز دَرد و غم کا احساس بھلا دیتی یا کم کر دیتی ہے (3): نَماز میں بہترین ورزش ہے کہ اس میں قیام، رکوع اور سجدے وغیرہ کرنے سے بدن کے اکثر جوڑ (*Joints*) حرکت کرتے ہیں (4): نزلہ زُکام کے مریض کے لئے طویل (یعنی لمبا) سجدہ نہایت مفید ہے (5): سجدے سے بند ناک کھلتی ہے۔[1] (6): آنتوں میں جمع ہونے والے غیر ضروری مواد کو حرکت دے کر نکالنے میں سجدہ کافی مددگار ثابِت ہوتا ہے (7): نَماز سے ذِہن صاف ہوتا اور غصّے کی آگ بجھ جاتی ہے (8): نَماز رزق لاتی (9): صِحَّت کی حفاظت کرتی (10): اَذِیَّت (یعنی تکلیف) دور کرتی (11): بیماری بھگاتی (12): دل کی قوت بڑھاتی (13): فرحت (یعنی خوشی) کا سامان بنتی (14): سُستی دور کرتی (15): شرحِ صدر کرتی یعنی سینہ کھولتی (16): روح کو غذا فراہم کرتی (17): دل منور (یعنی روشن) کرتی (18): چہرہ چمکاتی (19): برکت لاتی (20): خدائے

1 ...فیضانِ نَماز، صفحہ: 28۔

رحمٰن سے قریب پہنچاتی اور (21): شیطان کو دُور بھگاتی ہے۔[1]

یاد رہے! یہ فوائد اُسی صورت میں حاصِل ہو سکتے ہیں جب نَماز اطمینان سے دُرست طریقے پر ادا کی جائے۔

دور ہوں بیماریاں بے کاریاں ناکامیاں
دل میں داخِل ہو مسرت، تم پڑھو دل سے نَماز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): نَماز کردار سنوارتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! نَماز کی ایک اَہَم خصوصیت یہ بھی ہے کہ نَماز صِرْف جسمانی امراض ہی سے نہیں بلکہ روحانی امراض سے بھی شِفَا بخشتی ہے، نَماز ہمارے کردار، اَخْلاق، گفتار، اطوار پر بہت سارے مثبت اَثَرات ڈالتی ہے، جس کے سبب ہم معاشرے کا ایک بہترین فرد بننے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ❁ نَماز مصیبتوں کا بہترین علاج اور ❁ رحمتیں حاصِل کرنے کا اعلیٰ ذَرِیعہ ہے ❁ نَماز سے بدن کی صفائی ❁ لباس کی پاکی ❁ اخلاقِ پاکیزہ ❁ آخرت کی اُلفت ❁ دنیا سے بے رغبتی ❁ رب سے مَحبَّت حاصل ہوتی ہے بشرطیکہ حضورِ قلب (یعنی دلی توجُّہ) کے ساتھ ادا ہو۔

مزید فرماتے ہیں: جیسے مختلف دواؤں میں مختلف تاثیریں ہیں، ایسے ہی نَماز میں یہ تاثیر ہے کہ وہ بُرائیوں اور بدکاریوں سے بچاتی ہے اور جیسے پہاڑوں کی ہوا تندرستی کے

[1]... فیض القدیر، جلد:4، صفحہ:689، تحت الحدیث:6154۔

لئے مفید ہے، ایسے ہی مسجد کی ہوا ایمان کی دُرُستی کے لئے فائدہ مند، نماز میں ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ انسان کے دھیان کو بٹا دیتی ہے یعنی دنیا سے ایک دم غافِل کر کے ربِّ (پاک) کی طرف متوجِّہ کرتی ہے جس سے انسان دُنیوی غم بھول جاتا ہے اور فارِغ ہو کر ایسا مسرور (یعنی خوش) ہوتا ہے کہ پھر دِل میں مصیبت کا زیادہ اِحساس نہیں ہوتا۔[1]

رحمت کے شامیانوں میں خوشبو کے ساتھ ساتھ
ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے بھائیو! نماز

نَماز کے کردار پر مثبت اثرات

پیارے اسلامی بھائیو! نَماز کے سائیکالوجیکل بھی بہت فائدے ہیں۔ اللہ پاک کے فضل سے ❁ نَماز مائنڈ چینجر (***Mind Changer***) بھی ہے اور ❁ لائف چینجر (***Life changer***) بھی ہے ❁ نَماز سَر سے لے کر پاؤں تک، دِل، دِماغ اور سوچ پر اچھے اَثرات ڈالتی ہے ❁ نماز سراپا اَدَب ہے اور اَدَب آدمی کو کامیابیوں تک لے جاتا ہے ❁ نَماز سراپا عاجزی اور عاجزی انسان کو بلندیوں تک پہنچا دیتی ہے ❁ نَماز آدمی کو فرض شناس بناتی ہے ❁ نَماز کے اَوْقات مقرر ہیں، **فجر، ظہر، عصر، مغرب، عِشا** سب نَمازوں کے مخصوص اَوقات ہیں، پابندیٔ وقت کے ساتھ نَماز باجماعت کی عادَت ڈالنے سے انسان وقت کا پابند (***Punctual***) بنتا ہے ❁ نَماز ایک مُراقبہ ہے، نمازی نَماز میں سب کام دھندے چھوڑ کر، ساری فِکْروں سے ناتا توڑ کر اپنے رَبِّ کریم کی بارگاہ میں حاضِر ہوتا ہے، اپنی پُوری تَوَجُّہ **اللہ رَبُّ العالَمِین** کی رحمت و عنایت کی طرف لگانے کی کوشش کرتا ہے، اس کی برکت سے

---

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:153، جلد:2، صفحہ:82 بتغیر قلیل۔

اَوْوَر تھنکنگ (*Overthinking*) یعنی فضول فِکْروں سے نجات ملتی ہے اور آدمی کی سوچ پاک صاف ہو جاتی ہے ❁ اور نماز کی ایک اَہَم ترین خصوصیت یہ ہے کہ نماز ایک حفاظتی حصار (*Protective cover*) ہے۔ آپ کو معلوم ہو گا؛ دوائی 2 طرح کی ہوتی ہے، ایک تو عام دوائی جو بیمار کے اندر سے بیماری کو ختم کرتی ہے اور ایک ویکسین ہوتی ہے، یہ بیماری کو ختم بھی کرتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آیندہ بیماری کو قریب آنے سے بھی روکتی ہے، نماز بھی ایسی ہی ہے، نماز ہمارے اندر سے باطنی بیماریوں کو ختم بھی کرتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آیندہ گُناہوں اور بیماریوں کو ہمارے قریب آنے سے بھی روکتی ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِؕ (پارہ:21، سورۂ عنکبوت:45)	ترجَمہ کنزُالعرفان: بے شک نماز بے حیائی اور بُری بات سے روکتی ہے۔

یہ نماز کی اَہَم ترین خصوصیت ہے۔ نماز کی 6 شرائط، 7 فرائض، 30 واجبات اور تقریباً 96 سُنّتیں ہیں، اس کے عِلاوہ بہت سارے باطنی آداب بھی ہیں، اگر ہم ان تمام باتوں کا لحاظ رکھ کر اچھے طریقے سے نماز پڑھیں تو نماز ہمارے کردار کو سدھارتی بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیں آیندہ منفی باتوں، منفی سوچوں اور منفی عادتوں سے بچا بھی لیتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز چوری سے بچالے گی

ایک مرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، عَرض کیا: یارسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! فلاں شخص رات میں تو نماز پڑھتا ہے جب صبح ہوتی ہے چوری کرتا

ہے۔ فرمایا: عنقریب اس کی نماز اسے چوری سے روک دے گا۔[1]

ڈاکو نے توبہ کیوں کی...!!

حضرت فُضیل بن عیاض رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ بہت بڑے وَلیُّ الله ہیں، تَوبہ سے پہلے آپ بہت بڑے ڈاکو تھے، پھر آپ نے توبہ کی اور وِلایَت کے بلند مَقام تک پہنچے۔ آپ کو توبہ کی تَوفِیق کیوں ملی؟ اس کا ظاہری سبب کیا تھا؟ اس بارے میں عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: حضرت فُضیل بن عیاض رَحمۃُ اللهِ علیہ پنج وقتہ نَماز کے بہت پابند تھے، حیرت کی بات دیکھئے! ہمارے ہاں بڑے بڑے آفسز (*Offices*) میں ایسا نہیں ہوتا مگر حضرت فضیل رَحمۃُ اللهِ علیہ نے ڈاکے مارنے کے لئے جو ڈاکوؤں کی جماعت بنائی تھی، ان پر بھی نَماز پڑھنا لازم کر رکھا تھا، جو نَماز نہ پڑھتا، اسے اپنی جماعت سے نِکال دیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک قافلہ کہیں جارہا تھا، راستے میں انہیں پتا چلا کہ اس راستے پر تو **فُضیل** ڈاکو ہے جو قافلے لُوٹ لیتا ہے۔ اس قافلے میں ایک شخص کے پاس بہت رقم تھی، اس نے سوچا کہ میں کسی طرح اپنی رقم چھپا دیتا ہوں، چُنانچہ یہ سوچ کر وہ صحرا کی طرف چلا گیا اور اپنی رقم کو دَفن کرنے کے لئے مناسب جگہ تلاش کرنے لگا۔ اسی دوران اس کی نظر ایک بزرگ پر پڑی، جو صحرا میں مصلا بچھائے تسبیح پڑھ رہے تھے، اس شخص کی سانس میں سانس آئی، دِل مطمئن ہو گیا کہ مجھے ایک نیک آدمی مل گیا، وہ جلدی سے ان کے قریب گیا اور اپنا مال بطور اَمانت اُس بزرگ کے پاس رکھوا دیا، جب واپس آیا تو دیکھا قافلے پر ڈاکو حملہ کر چکے تھے، سارا قافلہ لُٹ گیا تھا۔ اب یہ اپنی رقم واپس لینے اس بزرگ کے پاس پہنچا تو

[1]... مسندِ امام احمد، جلد:4، صفحہ:658، حدیث:10030۔

دیکھا؛ وہی بزرگ ڈاکوؤں کے ساتھ بیٹھے مال تقسیم کر رہے ہیں۔ اسے بڑا افسوس ہوا، اب اسے معلوم ہوا کہ میں جنہیں نیک بزرگ سمجھ رہا تھا، وہی اَصْل میں ڈاکوؤں کے سردار فُضیل ہیں۔ خیر! یہ شخص ڈرتے ڈرتے قریب گیا، اپنی رقم کے متعلق پوچھا، حضرت فُضیل نے فرمایا: جہاں رکھ گئے تھے، وہیں سے اُٹھالو! پھر آپ نے اپنے ساتھیوں کو کہا: اس شخص نے مجھ پر اعتماد کیا اور میں اللہ پر اعتماد رکھتا ہوں۔

ایک مرتبہ آپ کے ساتھیوں نے قافلہ لُوٹا اور مل بیٹھ کر مال تقسیم کرنے لگے، قافلے میں سے ایک شخص نے پوچھا: تمہارا کوئی سردار نہیں ہے؟ ڈاکو بولے: ہمارا سردار ہے، وہ ابھی دریا کنارے نَماز پڑھ رہا ہے۔ پوچھنے والے نے حیرت سے پوچھا: یہ تو نَماز کا وقت نہیں ہے؟ ڈاکو بولے: ہمارا سردار نوافل پڑھ رہا ہے۔[1]

اَللّٰہُ اَکْبَر! یہ نَماز کے ساتھ ایسے لگاؤ اور مَحبّت ہی کی برکت تھی کہ حضرت فُضیل رَحمۃُ اللہِ علیہ پر ہِدایت کے دروازے کھل گئے اور آپ وِلایَت کے بلند مقام پر جا پہنچے۔ اللہ پاک ہمیں بھی ظاہِری، باطنی آداب کے ساتھ پابندی سے نَماز ادا کرنے والا بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ہر عبادت سے برتر عبادت نَماز
ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نَماز
قلبِ غمگیں کا سامانِ فَرحت نَماز
ہے مریضوں کو پیغامِ صِحَّت نَماز

---

[1] ...تذکرۃ الاولیاء، صفحہ: 60-61۔

نارِ دوزخ سے بے شک بچائے گی یہ
رب سے دلوائے گی تم کو جنَّت نَماز
پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ
قلبِ شاہِ مدینہ کی راحت نَماز
بھائیو! گر خُدا کی رِضا چاہئے
آپ پڑھتے رہیں باجماعت نَماز[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ❁ نَماز بہترین مدد گار ہے ❁ نَماز میں شِفا ہے ❁ نَماز بُرائیوں سے روکتی ہے ❁ نَماز کردار سنوارتی اور اَخْلاق کو نکھارتی ہے۔ لہٰذا سچّی پکّی نیت کیجئے! کہ آج کے بعد ہماری کوئی بھی نَماز قضا نہیں ہو گی، روزانہ پانچوں نَمازیں مسجد میں باجماعت ادا کیا کریں گے، چاندرات کو بھی نَماز یا جماعت چھوٹنے نہیں دیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

فیضانِ نَماز کورس کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے نَماز پڑھنی ہے، لازمی پڑھنی ہے مگر یہ بھی خیال رہے کہ نَماز غلط نہیں پڑھنی، درست ہی پڑھنی ہے، اس میں بالکل بھی سُستی نہیں کرنی، شاید دُنیا کا کوئی اَہَم کام ایسا نہیں ہے جو بغیر سیکھے کیا جاتا ہو، ہر کام کی ٹریننگ لی جاتی ہے، پھر کِیا جاتا ہے، یہاں تک کہ ہم نے بچپن میں سائیکل چلانا بھی سیکھی تھی، پھر چلانے لگے تھے مگر افسوس! ایک تعداد ایسی ہے جنہوں نے نماز سیکھی نہیں، بس دیکھا دیکھی پڑھنا شروع

1 ...وسائل فردوس، صفحہ:22۔

کر دی اور آج تک ایسے ہی پڑھتے جا رہے ہیں۔

یاد رکھئے! نماز کے متعلق ضروری اَحکام و مسائل سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ لہٰذا جن اِسلامی بھائیوں نے ابھی تک نماز باقاعِدہ سیکھی نہیں ہے، وہ پہلی فُرصت میں نماز کے ضروری اَحکام و مسائل سیکھ لیجئے! اَلْحَمْدُ لله! دعوتِ اسلامی مسجد بھرو تحریک ہے، دعوتِ اسلامی ہمیں وُضُو، غسل، نماز، اور دِین کی اَہَم باتیں سیکھاتی بھی ہے اور ان پر عَمَل کرنے کا درس بھی دیتی ہے۔ نماز سیکھنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! ❁ عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سَفَر کیجئے! ❁ مدرسۃ المدینہ بالغان میں داخِلہ لے لیجئے! ❁ فرض علوم کورس کر لیجئے! ❁ یا کم از کم 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس تو کر ہی لیجئے! اَلْحَمْدُ لله! دعوتِ اسلامی کے شُعْبے: مدنی کورسز کے تحت نماز کا دُرست طریقہ سکھانے کے لئے وقتاً فوقتاً عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی سمیت مختلف مقامات پر 7 دن کا فیضانِ نماز کورس کروایا جاتا ہے، اس کے علاوہ اُمَّتِ مُسلمہ کی آسانی کے لئے دعوتِ اِسلامی کے شُعبہ فیضان آن لائن اکیڈمی کے تحت فیضانِ نماز کورس آن لائن بھی کروایا جاتا ہے۔ ان کورسز میں داخلہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! عِلْمِ دین کا خزانہ نصیب ہو گا ❁ روزانہ کم از کم 2 درس دینے کی نیّت کے ساتھ فیضانِ نماز کتاب سے مسجد درس اور 7 منٹ چوک درس دیجئے، اس سے لوگوں کے دِلوں میں نمازِ پنجگانہ کی اہمیت و محبت بڑھے گی اور نماز پڑھنے کا جذبہ بھی پیدا ہو گا ❁ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہترین کتاب ہے: نماز کے اَحکام۔ اس کتاب میں وضو کا طریقہ، غسل کا طریقہ، نماز کا طریقہ، مُسافر کی نماز، قضا

نمازوں کا طریقہ اور نمازِ جنازہ کا طریقہ لکھا ہوا ہے یہ ساری معلومات حاصل کرنے کے لئے نماز کے احکام خرید کر مُطالعہ کیجئے۔

دُوسروں کو نماز کی دَعوت دیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے خُود تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! نماز پڑھنی ہی پڑھنی ہے، اس کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کو، دوست اَحباب کو، پڑوسیوں، اَہْلِ محلہ کو، آفس میں، دُکان پر ساتھ کام کرنے والوں کو بھی نماز کی دعوت دے کر نمازی بنانے کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: قافلہ

پیارے اسلامی بھائیو! مکے مدینے کا عشق پانے، نیک نَمازی بننے اور نیکیوں والی زِندگی گزارنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! زِندگی میں نیکیوں کی بہار آئے گی، اللہ پاک کی رضا والے کام کرنے کے مواقع نصیب ہوں گے۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام قافلہ بھی ہے۔

الحمد للہ! گُناہوں کا سیلاب روکنے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کے لئے ہزاروں عاشقانِ رسول وقتاً فوقتاً 3 دِن، 12 دِن، ایک ماہ اور 12 ماہ کے لئے قافلوں میں سَفَر کرتے رہتے ہیں۔ آپ بھی عاشقانِ رسول کے ساتھ قافلے میں سَفَر کیجئے! اِنْ

1 ... سنن نسائی، کتاب الاِیمان، باب: تفاضل اہل الایمان، صفحہ: 802، حدیث: 5018 بتغیر قلیل۔

اِنْ شَآءَاللہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ایپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے ماہنامہ فیضانِ مدینہ ایپلی کیشن متعارف کروائی گئی ہے، اس ایپلی کیشن میں یہ بہترین آپشنز (**Options**) موجود ہیں: ❀ پچھلے تمام ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی **PDF** ❀ تمام ماہناموں کے مضامین (آرٹیکلز) ٹیکسٹ کی صورت میں موجود ہیں، جن کو کاپی کرکے شیئر (**Share**) بھی کیا جا سکتا ہے ❀ سرچ آپشن (**Search Option**) جس میں تمام ماہناموں میں سرچ کرکے کوئی بھی چیز تلاش کی جاسکتی ہے ❀ تمام مضامین موضوعات کے اعتبار سے ترتیب دیئے گئے ہیں، اپنے اسمارٹ فون میں یہ ایپلی کیشن ڈاؤن لوڈ (**Download**) کر لیجئے! خود بھی فائدہ اٹھایئے اور دوسروں کو ترغیب بھی دلایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

[1] ... مشکوۃ، کتاب: الْاِیمان، باب: الْاِعْتِصَام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا!
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صُلح کروانا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص لوگوں کے درمیان صُلح کروائے گا اللہ پاک اس کا معاملہ دُرُست فرمادے گا، اور اسے ہر کلمہ بولنے پر ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا، اور جب لوٹے گا تو اپنے پچھلے گناہوں سے مَغْفِرَت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! مسلمان بھائیوں کی آپس میں صلح کروانا سُنّتِ مصطفےٰ ہے، اگر کبھی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے درمیان کوئی غلط فہمی ہو جاتی یا کبھی 2 صحابہ کے درمیان شکر رنجی ہوتی تو ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم حکمتِ عملی کے ساتھ اِن دونوں میں صلح کروادیا کرتے تھے، چنانچہ ایک بار غیر مسلموں کی سازش سے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے 2 بڑے قبیلوں اَوس اور خزرج کے درمیان تناؤ پیدا ہو گیا، جب سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور اِن کی آپس میں صلح کروائی، اسی طرح پیارے آقا، سردارِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے صلح کروانے کے کئی واقعات ہیں، جن کا تفصیلی ذِکر سیرت کی کتابوں مثلاً ❁ سیرتِ مصطفےٰ اور ❁ سیرتِ رسولِ عربی وغیرہ سے پڑھا جاسکتا ہے۔

---

1 ...الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب فی اصلاح بین الناس، صفحہ:893، حدیث:9۔

پیارے اسلامی بھائیو! صلح کروانے کے تعلق سے یہ یاد رہے کہ مسلمانوں کے درمیان وہی صلح کروانا جائز ہے جو شریعت کے دائرے میں ہو، مَدَنی مصطفےٰ، محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صلح کروانا جائز ہے مگر وہ صلح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔[1]

صلح کروانے سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ صلح کروانے کے فضائل پڑھ لیجئے۔

مختلف سنتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 100 صفحات کی کتاب **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مَدَنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سنّتیں سیکھیں گے اِس میں اِنْ شَآءَ اللہ سر بَسَر
جو بھی شیدائی ہے مَدَنی قافِلوں کا یاخدا!
دو جہاں میں اُس کا بیڑا پار فرما یا خدا![2]

اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...ابو داوٗد، کتاب الاقضیۃ، باب فی الصلح، صفحہ:570، حدیث:3594۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:635 ملتقطاً۔

خُدا کو راضی کرنے والے کام

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿.... شش عید کے روزوں کے فضائل
- ✿....3 مرتبہ دعائے مغفرت کی برکت
- ✿....رات کی عبادت کے فضائل
- ✿....اِیثار کا ثواب مفت لوٹنے کے نسخے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنہا سے روایت ہے، رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب بندہ مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے تو اس کی برکت سے ایک فرشتہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہوتا ہے، اس فرشتے کے لئے حکم ہوتا ہے: اسے میرے بندے کی قبر کے پاس لے جاؤ! تاکہ یہ میرے بندے کے لئے مَغفرت کی دُعا کرتا رہے اور میرے بندے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی رہیں۔[1]

ذاتِ والا پہ بار بار دُرود | بار بار اور بے شُمار دُرود

قبر میں خوب کام آتی ہے | بیکسوں کی ہے یارِ غار دُرود[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعْمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔[3]

1...مسندِ فِردَوس، جلد:4، صفحہ:10، حدیث:6026 بتغیر۔

2...ذوقِ نعت، صفحہ:123 تا 125 ملتقطاً۔

3...بخاری، کِتَاب بَدْءُ الْوَحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ، صفحہ:65، حدیث:1۔

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❀ رِضائے اِلٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❀ عِلْمِ دین سیکھوں گا ❀ ادب سے بیٹھوں گا ❀ نصیحت حاصِل کروں گا ❀ اَحْمَدِ مجتبیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آہ...! رَمضان رُخصت ہو گیا...!!

پیارے اسلامی بھائیو! کچھ ہی دِن پہلے کی بات ہے، عاشقانِ رمضان مُنْتَظِر تھے کہ رَمضانُ المُبارَک آنے والا ہے۔ رَمضانُ المُبارَک کی تیاری کی جا رہی تھی....!! اور اب دیکھئے! یہ مُقَدَّس، مُبارَک مہمان مہینہ ہمیں جُدائی کا داغ دے کر رُخصت بھی ہو چکا ہے۔ اب پورے 11 ماہ بعد یہ مُقَدَّس مہینا دوبارہ تشریف لائے گا، پِھر خوشیاں ہوں گی، رحمتیں ہوں گی، برکتیں ہوں گی مگر...!! افسوس! نہ جانے ہم یہ برکتیں دیکھ پائیں گے یا اس سے پہلے ہی موت کا ذائقہ چکھ کر قبر میں اُتر چکے ہوں گے...!!

جب گزر جائیں گے ماہ گیارہ | تیری آمد کا پھر شور ہو گا
کیا مِری زندگی کا بھروسا | اَلوداع اَلوداع آہ! رَمضاں [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک لوگوں کا ایک عمل

ایک بزرگ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پہلے کے لوگ رَمضانُ المُبارَک سے پہلے 6 مہینے

[1]...وسائِلِ بخشش، صفحہ: 653۔

رَمَضان شریف کو پانے کی اور رَمضانُ المُبَارَک کے بعد 6 مہینے رَمضان کی عبادت قبول ہونے کی دعا کیا کرتے تھے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! گویا اب یہ دُعائیں کرنے اور حسرت سے ہاتھ ملنے کے دِن شروع ہو چکے ہیں کہ آہ! ہم ماہِ رَمضَان کی صحیح معنوں میں قدر نہیں کر پائے، اس پر حسرت کرنی ہے اور جو کچھ تھوڑی بہت نیکیاں کر پائے ہیں، ان کی قبولیت کی دُعا کرنی ہے۔

کچھ نہ حُسنِ عمل کر سکا ہوں | نذر چند اشک میں کر رہا ہوں
بس یہی ہے مِرا کُل اَثاثہ | اَلوَداع اَلوَداع آہ! رَمَضاں[2]

اور امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

میں ہائے! جی چراتا ہی رہا ربّ کی عبادت سے | گزارا غفلتوں میں سارا رمضاں یارسولَ اللہ!
میں سوتا رہ گیا غفلت کی چادر تان کر افسوس! | خدارا! میری بخشش کا ہو ساماں یارسولَ اللہ![3]

اللہ پاک ہمیں اپنی کوتاہیوں پر شرمندہ ہونے اور اللہ پاک سے رحمت کی دُعائیں مانگتے رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم

رَمضانُ المُبَارَک کی ایک خصوصیت

پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمضَانُ المُبَارَک کی وہ خصوصیات جو احادیث میں بیان ہوئی ہیں، ان میں سے ایک اَہَم اور بہت پیاری خصوصیت یہ بھی بیان ہوئی کہ **”رمضان وہ مہینا**

---

1 ...لطائف المعارف، وظائف شہر شعبان، المجلس الثالث...الخ، صفحہ:204۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:653۔

3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:679۔

ہے جو آدمی کو نئی زندگی بخشتا ہے"۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس نے ایمان کے ساتھ، ثواب کمانے کیلئے رَمضانُ المُبارَک کے روزے رکھے، وہ گُناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اس دِن تھا، جب اس کی ماں نے اُسے جنم دیا۔[1] ایک حدیثِ پاک میں ہے: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر 6 دن شَوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔[2]

شش عید کے روزوں کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! ان حدیثوں سے اَوَّل تو شوّال کے 6 روزوں کی فضیلت معلوم ہوئی، انہیں شش عید کے روزے بھی کہتے ہیں، روایات میں ہے: ❁ جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد شَوّال میں 6 روزے رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے عمر بھر کا روزہ رکھا۔[3]
❁ جس نے عیدُ الفِطْر کے بعد (شوال میں) 6 روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے 10 ملیں گی۔ تو ماہِ رَمضَان کا روزہ 10 مہینے کے برابر ہے اور ان 6 دنوں کے بدلے میں 2 مہینے تو پورے سال کے روزے ہو گئے۔[4]

شش عید کے روزے کب رکھے جائیں؟

سُبْحٰنَ اللہ! کیا بات ہے شش عید کے روزوں کی...!! اَلحمدُ لِلّٰہ! ماہِ رمضان کے روزے رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی، اب روزے رکھنے کی ایک روٹین تو بنی ہی ہوئی ہے، ہمیں

1 ... مسند ابو داود طیالسی، جلد:4، صفحہ:115، حدیث:2481۔
2 ... مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فیمن صام... الخ، جلد:3، صفحہ:322، حدیث:5102۔
3 ... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم... الخ، صفحہ:424، حدیث:1164۔
4 ... الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، الترغیب فی صوم ست... الخ، صفحہ:346، حدیث:2۔

چاہئے کہ شش عید کے روزے بھی رکھ ہی لیں، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! عمر بھر کے روزے رکھنے کا ثواب نصیب ہو جائے گا۔ خَلِیْلِ مِلَّت مفتی محمد خلیل خان برکاتی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد مسلسل رکھے جائیں تب بھی حَرَج نہیں اور بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں 2 روزے اور عید کے دوسرے دن ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔[1]

غرض؛ عید کے دِن روزہ نہیں رکھ سکتے، اس کے بعد پُورے مہینے میں جب چاہیں شش عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں نفل روزے رکھنے کی سَعَادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

نئی زندگی کا نیا آغاز

پیارے اسلامی بھائیو! احادیثِ مُبارکہ سے دوسری بات ہمیں یہ معلوم ہوئی کہ ماہِ رَمضان نئی زندگی بخشنے والا مہینا ہے، یعنی جس نے ماہِ رَمضان کے روزے رکھ لئے وہ گُناہوں سے پاک ہوگیا، اب وہ ایسے ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے۔ جو کبیرہ گُناہ ہیں جیسے ❁ نماز نہ پڑھنا ❁ روزہ نہ رکھنا ❁ مسلمانوں کو ناحق تکلیف پہنچانا وغیرہ، ان گُناہوں کی معافی تو توبہ سے ہی ہو سکتی ہے، البتہ پھر بھی ماہِ رَمضان بخششوں والا مہینا ہے، اس میں ہزاروں ہزار اُن لوگوں کو بخش دیا جاتا ہے، جن پر جہنّم واجب ہو چکی ہوتی ہے تو ہم اللہ پاک کی رحمت پر اُمّید رکھ سکتے ہیں کہ ممکن ہے کہ ہماری بھی بخشش ہو چکی ہو۔ بہر حال! ماہِ رَمضان کے بعد اب ایک نئی زندگی کا آغاز ہے۔ اب ہم نے اس کو واقعی ایک نئی زندگی بنانا ہے، یعنی ایک ہماری رَمضانُ المُبارَک

[1] ... سنی بہشتی زیور، صفحہ: 347۔

سے پہلے والی زندگی ہے، ایک وہ زندگی ہے جو رَمضَانُ المُبَارَک کے بعد اب شروع ہوئی ہے، ہماری ان دونوں زندگیوں میں فرق ہونا چاہیے، مثلاً ❁ پہلے نماز نہیں پڑھتے تھے تو اب پانچوں نمازیں باجماعت پڑھنے کی عادت اپنانی ہے ❁ پہلے سُنتوں پر عمل میں سُستی تھی، اب سُنتوں پر پابندی سے عمل شروع کر دینا ہے ❁ پہلے اگر بُری عادات تھیں تو اب اچھی عادات اپنانی ہیں ❁ پہلے عبادت میں سُستی تھی، اب عبادات میں چستی دِکھانی ہے۔ غرض رَمضَانُ المُبَارَک کے بعد کی اور پہلے کی زندگی میں واضح فرق لے کر آنا ہے کیونکہ اب ایک نئی زندگی شروع ہو چکی ہے۔

نمازوں میں مجھے ہر گز نہ ہو سستی کبھی آقا | پڑھوں پانچوں نمازیں باجماعت یارسول اللہ! [(1)]

خُدا کو راضی کرنے والے کام

اب چونکہ خوشیوں کے دِن ہیں، عید کے اَیّام چل رہے ہیں اور رَمضَانُ المُبَارَک کے بعد اب نئی زندگی شروع ہو رہی ہے تو آیئے! چند ایمان افروز حدیثیں سُنتے ہیں اور یہ پکی نیت کرتے ہیں کہ ان حدیثوں میں جن نیک اَعْمال کا ذِکْر ہوا ہے، ہم اُن نیک اَعْمال کو اپنی آیندہ زندگی میں مستقل طور پر نافِذ رکھیں گے۔

یہ حدیثیں جو ابھی ہم سُننے جارہے ہیں، ان میں ایک خاص بات جو ہے وہ یہ ہے کہ بہت سارے نیک اَعمال کی مختلف فضیلتیں بیان ہوتی ہیں، کسی نیک عمل پر جنّت کی خوشخبری سُنائی جاتی ہے، کسی نیک عمل پر جہنّم سے آزادی کی خوشخبری سُنائی جاتی ہے، کسی نیک عمل پر قبر میں آسانی کی خوشخبری سُنائی جاتی ہے لیکن یہ حدیثیں جو ابھی ہم سُننے جا

❶...وسائلِ بخشش، صفحہ: 331۔

رہے ہیں، ان میں جو نیک اعمال کی فضیلت بیان ہوئی ہے، وہ بہت نِرالی ہے، رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان حدیثوں میں فرمایا کہ جب بندہ یہ نیک عمل کرتا ہے تو ضَحِكَ الله یعنی اللہ پاک اس بندے کو دیکھ کر مُسکراتا ہے۔

سُبْحٰنَ الله! اللہ پاک کا مُسکرانا کیسا ہے، یہ وہ خُود ہی بہتر جانتا ہے، یقیناً اس کا مُسکرانا ایسا نہیں ہے، جیسا ہمارا مُسکرانا ہے، اللہ پاک جسم اور جسم کے لَوازِمات سے پاک ہے، اس کی شان بہت اُونچی ہے، ان احادیث کی شرح میں عُلَمَا فرماتے ہیں: اللہ پاک کے مُسکرانے کا معنیٰ یہ ہے کہ جب بندہ یہ والے کام کرتا ہے تو اللہ پاک اس سے انتہائی راضِی ہو جاتا ہے، اس پر بہت رحمتیں نازِل فرماتا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ الله! کیسی زبر دست بات ہے...!! اب خوشیوں کے دِن ہیں، لوگ خوشی منانے کے نام پر نہ جانے کیا کیا کر رہے ہوتے ہیں، ہنسنے ہنسانے کیلئے جملے کَسے جا رہے ہوتے ہیں، ایک دوسرے کی کلاس لی جا رہی ہوتی ہے، جھوٹے لطیفے سُنا کر قہقہے بلند کئے جا رہے ہوتے ہیں، دوست احباب جب مل کر بیٹھتے ہیں تو شور وغل مچاتے ہیں، اُودھم مچاتے ہیں، کبھی اس پر جملے کسے، کبھی اس پر جملے کسے، کبھی اس کا دِل دُکھایا، کبھی اُس کا دِل دُکھایا، افسوس...!! خوشیاں منانے کے یہ بھونڈے قسم کا اَنداز ہمارے مُعَاشرے میں بڑھتا جا رہا ہے۔

اَلحمدُ للہ! اسلام خوشیوں کا مُخالف نہیں ہے، اسلام خوشیوں کو پروموٹ کرتا ہے، کتنا اچھا ہو کہ خوشیوں کے ان مواقع پر اور پھر اس کے بعد زندگی بھر کے لئے وہ اَعْمال بجالائیں کہ جب بندہ وہ کام کرتا ہے تو اللہ پاک اسے دیکھ کر مُسکراتا (یعنی اس سے انتہائی راضِی ہو جاتا)

1 ...شرح مشکاۃ للطیبی، جز:4، صفحہ:1204، تحت الحدیث:1228۔

ہے۔ اور ایک بڑی پیاری حدیث شریف سُناؤں...!! پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِذَا ضَحِكَ رَبُّكَ اِلٰی عَبۡدٍ فِی الدُّنیا فَلَا حِسَابَ عَلَیۡهِ یعنی جب تمہارا رَبّ دنیا میں کسی بندے کو دیکھ کر مسکرائے تو روزِ قیامت اس سے حساب نہیں لیا جائے گا۔[1]

سُبۡحٰنَ الله! یعنی ابھی ہم جن نیک اعمال کے بارے میں سُننے والے ہیں، ان کی یہ 2 اَہَم فضیلتیں ہیں: (1): جو بندہ یہ نیک کام کرے اللہ پاک اس سے اِنتہائی راضی ہوتا اور اس پر رحمتیں نازِل فرماتا ہے (2): ایسا خوش نصیب روزِ قیامت بِلا حساب جنّت میں داخِل ہو جائے گا۔

بلا حساب ہو جنت میں داخلہ یاربّ! | پڑوس خُلد میں سَرور کا ہو عطا یاربّ![2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ پیارے پیارے نیک اعمال کون سے ہیں؟ آیئے! سُنتے ہیں:

(1): گُنَاہوں کی مُعَافِی چاہنا

حضرت علی بن رَبیعہ رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سُواری پر سُوار ہوئے، مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور حِرَّہ (نامی علاقے) کی طرف چل پڑے، چلتے چلتے آپ نے آسمان کی طرف سَر اُٹھایا، پھر پڑھا:

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِی ذُنُوۡبِی اِنَّهٗ لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اَحَدٌ غَیۡرُكَ

ترجمہ: اے اللہ پاک! میرے گُناہ بخش دے، بیشک تیرے سوا کوئی گُناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے۔

حضرت علی بن رَبیعہ رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: یہ پڑھنے کے بعد مولیٰ علی شیر خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے میری طرف دیکھا اور مسکرائے۔ مجھے بڑی حیرانی ہوئی، میں نے پوچھا: اے اَمِیۡرُ الۡمُؤۡمِنِین! آپ نے پہلے اِستغفار کیا (یعنی اللہ پاک سے گُناہوں کی مُعَافِی مانگی) پھر میری طرف

---

1 ...مسند احمد، تتمہ مسند الانصار، جلد:9، صفحہ:256، حدیث:23116۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:82۔

دیکھ کر مُسکرائے، اس میں کیا راز ہے؟

میرا یہ سُوال سُن کر حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے مجھے ایک واقعہ سُنایا (اپنے ماضی کی ایک یاد تازہ فرمائی) فرمانے لگے: ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سُواری پر تشریف فرما ہوئے، مجھے اپنے پیچھے بیٹھنے کا شرف عطا فرمایا اور (جیسے آج ہم حِرَّہ کی جانِب جارہے ہیں، ایسے ہی) حِرَّہ کی طرف روانہ ہوئے، چلتے چلتے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے آسمان کی طرف سَر اُٹھایا، پھر وہی پڑھا (جو میں نے پڑھا ہے کہ):

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی ذُنُوبِی إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ أَحَدٌ غَيْرُكَ

ترجمہ: اے اللہ پاک! میرے گُناہ بخش دے، بیشک تیرے سوا کوئی گُناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے۔

پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے رُخِ اَنْور میری طرف پھیرا اور مُسکرائے، اس پر میں نے بھی وہی سُوال پوچھا جو تم نے پوچھا ہے کہ یارَسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! اس عمل مُبارک کی حِکمت کیا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے علی! جب بندہ اللہ پاک سے گُناہوں کی مُعَافِی مانگتا ہے تو اللہ پاک اس بندے سے خوش ہو کر مُسکراتا ہے، بس اللہ پاک کے اِسی مُسکرانے کی وجہ سے میں بھی مُسکرایا ہوں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا بات ہے...!! اَوَّل تو اس رِوایت میں مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ کا اَنداز دیکھئے! آپ کی ادائے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ محبّت دیکھئے! آپ نے پُورے طَور پر وہی نقشہ بنایا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سُواری پر سُوار ہوئے تھے، مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ بھی سُواری پر بیٹھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے مولیٰ علی کو اپنے پیچھے بٹھایا تھا، مولیٰ

[1] ... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعا، باب ماکان یدعو بہ... الخ، جلد:7، صفحہ:63، حدیث:12۔

علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے حضرت علی بن ربیعہ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اپنے پیچھے بٹھایا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم حِرَّہ کی طرف روانہ ہوئے تھے، مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بھی حِرَّہ کی طرف روانہ ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے آسمان کی طرف سَر اُٹھایا تھا، مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بھی نے آسمان کی طرف سَر اُٹھایا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے دُعائے مَغفرت پڑھی تھی، مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے بھی پڑھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم بھی پیچھے دیکھ کر مُسکرائے تھے، مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بھی پیچھے دیکھ کر مُسکرائے، یعنی پُورے کا پورا وہی مَنظر جو رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے ساتھ پیش آیا تھا، مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے ہُو بہُو وہی مَنظر بنایا، پِھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی حدیث بیان فرمائی۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کی سُنّتوں سے محبّت...!! پھر ہم کیوں نہ کہیں:

ہر صحابیِ نبی! جنّتی جنّتی ... سب صحابیات بھی! جنّتی جنّتی
چار یارِ نبی! جنّتی جنّتی ... حضرت صدیق بھی! جنّتی جنّتی
اور عمر فاروق بھی! جنّتی جنّتی ... عثمان غنی! جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی! جنّتی جنّتی ... ہیں حسن حسین بھی! جنّتی جنّتی
والدینِ نبی! جنّتی جنّتی ... ہر زوجۂ نبی! جنّتی جنّتی
اور ابو سُفیان بھی! جنّتی جنّتی ... ہیں معاویہ بھی! جنّتی جنّتی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گُناہوں کی معافی مانگنے کی عادت بنالیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی بیان کی ہوئی حدیثِ پاک سے معلوم ہوا

1 ...وسائلِ فردوس، صفحہ: 53۔

کہ جب بندہ اللہ پاک سے اپنے گُناہوں کی مُعافی مانگتا ہے تو ایسے بندے سے اللہ پاک بہت خوش ہوتا ہے اور اپنی شان کے مُطابق مُسکراتا ہے کہ دیکھو! میرا بندہ جانتا ہے: اس سے گُناہ ہوا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ میرا مالِک گُناہ بخشنے والا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! ہمیں بھی گُناہوں کی مُعافی مانگنے کی عادت بنا لینی چاہئے...!! معنیٰ پر نظر رکھ کر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی پڑھنے کا معمول بنا لیجئے! زیادہ نہیں تو روزانہ کم از کم ایک تسبیح (یعنی 100 مرتبہ) پڑھ لیا کیجئے! اِسْتِغْفار کے اور بھی الفاظ ہیں، اَسْتَغْفِرُ الله! اَسْتَغْفِرُ الله! پڑھتے رہئے، سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَار (جو شجرہ عالیہ قادریہ عطّاریہ میں لکھا ہے، وہ) پڑھ لیجئے! غرض کہ اللہ پاک سے اپنے گُناہوں کی معافی مانگنے کی عادت بنائیے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کی رِضا پانا اور روزِ قیامت بِلا حساب جنّت میں جانا نصیب ہو گا۔

اِسْتِغْفار کے فضائل

اَلحمدُ للہ! اللہ پاک نے اِسْتِغْفار میں بڑی طاقت رکھی ہے۔ ایک مرتبہ امامِ حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ایک شخص آیا اور بارش نہ ہونے کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: اِسْتِغْفار کرو! دوسرا شخص آیا، اس نے تنگ دستی کی شِکایت کی، آپ نے اسے بھی فرمایا: اِسْتِغْفار کرو۔ تھوڑی دیر کے بعد تیسرا شخص آیا، اس نے حُصُولِ اَوْلاد کے لئے عرض کیا، اسے بھی فرمایا: اِسْتِغْفار کرو۔ کچھ ہی دیر گزری تھی، چوتھا شخص آیا، اس نے پیداوار کی کمی کی شکایت کی، آپ نے اُسے بھی اِسْتِغْفار کا حکم دیا۔ حضرت رَبِیْع بِنْ صَبِیْح رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ وہیں حاضِر تھے، انہوں نے عرض کیا: عالی جاہ! چند لوگ آئے، سب نے الگ الگ حاجتیں عرض کیں مگر آپ نے سب کو وظیفہ ایک ہی بتایا، اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کے جواب میں امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ

عَلَیْہِ نے پارہ 29، سُوْرَۃُ النُّوح، آیت:10 تا 12 تلاوت فرمائی، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:[1]

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًاۙ(۱۰) یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًاۙ(۱۱) وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًاؕ(۱۲)	ترجمہ کنزُالعِرفان:(اے لوگو!) اپنے ربّ سے معافی مانگو، بیشک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا۔ اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغات بنادے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا۔

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیت کے تَحْت ہے: بہت تجربات سے ثابت ہے کہ اَوْلاد کے حُصول، بارِش کی طَلَب، تنگدستی سے نجات اور پیداوار کی کثرت کے لئے اِسْتِغْفار کرنا بہترین قرآنی عمل ہے۔[2]

3 مرتبہ دُعائے مغفرت کی برکت

امام اَبُو اللَّیث سمرقندی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ لکھتے ہیں: پچھلی قوموں میں ایک شخص تھا، اس نے بہت گُناہ کئے تھے، ایک بار اُس نے اپنی پچھلی زِندگی کے بارے میں سوچا، گُناہوں کے بارے میں غور و فِکْر کیا تو اسے شرمندگی ہوئی، اُس نے نادِم و شرمندہ ہو کر 3 مرتبہ کہا: اَللّٰھُمَّ غُفْرَانَكَ، اَللّٰھُمَّ غُفْرَانَكَ، اَللّٰھُمَّ غُفْرَانَكَ مولیٰ! تیری بخشش...اِلٰہی! تیری بخشش، اے اللہ پاک! تیری بخشش۔ اُسی لمحے اسے موت آگئی اور اللہ پاک نے اس کی بخشش فرمادی۔[3]

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے شُمار جرم | دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا[4]

---

1 ...تفسیر صراط الجنان، پارہ:29، سورۂ نوح، تحت الآیۃ:10-12، جلد:10، صفحہ:367۔

2 ...تفسیر صراط الجنان، پارہ:29، سورۂ نوح، تحت الآیۃ:10-12، جلد:10، صفحہ:367۔

3 ...تنبیہ الغافلین، باب التوبہ، صفحہ:53۔

4 ...ذوقِ نعت، صفحہ:18۔

اِستِغفار کی برکتیں

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی بارگاہ میں اِستِغفار کرنے کی بڑی ہی برکتیں ہیں ❀ مثلاً اس کی ایک بڑی ہی عظیم برکت یہ ہے کہ اس کی بدولت بندے کا تنگی اور غم دور ہوتا ہے، **حدیثِ پاک میں ہے:** جو ہمیشہ اِستِغفار کرتا ہے، اللہ پاک اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بناتا، ہر فکر و غم سے اسے خلاصی عطا فرماتا ہے۔[1] ❀ اس کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ ایسے بندے کو اللہ پاک غیب سے رزق عطا فرماتا ہے، **حدیثِ پاک میں ہے:** اِستِغفار کرنے والے کو اللہ پاک ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو گا۔[2] ❀ اس کی برکت سے اللہ پاک دلوں کے زنگ کو دور فرماتا ہے، **حدیثِ پاک میں ہے:** بے شک لوہے کی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے اور اس کی جلاء (یعنی صفائی) کرنا اِستِغفار ہے۔[3] اللہ پاک ہمیں استغفار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

مُعاف فضل و کرم سے ہو ہر خطا یارب | ہو مغفرت پئے سلطانِ انبیا یارَبّ!
نبی کا صدقہ سَدا کے لئے تُو راضی ہو | کبھی بھی ہونا نہ ناراض یا خُدا! یارَبّ![4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): رات کی عِبادت

صحابیِ رَسول حضرت ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی،

---

1 ...ابو داود، کتاب الصلاۃ/الوتر، باب فی الاستغفار، صفحہ:247، حدیث:1518
2 ...ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستغفار، صفحہ:612، حدیث:3819۔
3 ...مجمع الزوائد، کتاب التوبہ، باب ماجاء فی الاستغفار، جلد:10، صفحہ:350، حدیث:17575۔
4 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:82۔

مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: 3 بندے ہیں، اللہ پاک اُنہیں دیکھ کر مُسکراتا اور بہت خوش ہوتا ہے: (1): وہ بندہ جو رات کو اُٹھے، بستر چھوڑے، اچھی طرح وُضُو کرے، پھر نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے، اسے دیکھ کر اللہ پاک فرشتوں سے فرماتا ہے: اے فرشتو! بتاؤ! میرے بندے کو اس نیکی پر کس نے اُکسایا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: مولیٰ! تو بہتر جانتا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ہاں! میں جانتا ہوں مگر تم مجھے بتاؤ! فرشتے عرض کرتے ہیں: اے مالِکِ کریم! تُو نے اسے ایک چیز (یعنی جہنّم) کا خوف دیا ہے، یہ اس سے ڈرتا ہے، تُو نے اسے ایک چیز (یعنی جنّت) کی اُمّید دِلائی ہے، یہ اس کی اُمّید رکھتا ہے، یہی خوف اور اُمّید ہے، جس نے اسے رات کی نیند قربان کر کے تیرے حُضُور کھڑے ہونے پر اُبھارا ہے۔ اب اللہ پاک فرماتا ہے: اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ! یہ جس چیز سے ڈرتا ہے، میں نے اپنے بندے کو اس سے اَمن بخشا اور جس کی اُمّید رکھتا ہے، وہ (یعنی جنّت) اس کے لئے واجب کر دی۔ (2): دوسرا وہ شخص ہے جو حق و باطِل کی لڑائی میں شریک ہوا، ثابِت قدم رہا، یہاں تک کہ شہید ہو گیا یا اللہ پاک نے اسے فتح عطا فرمائی (اس بندے کو دیکھ کر بھی اللہ پاک مسکراتا ہے) (3): اور تیسرا وہ بندہ ہے جو رات کو سَفَر کرتا ہے، یہاں تک کہ رات کے آخری حِصّے میں جب کہیں ٹھہرتا ہے تو اس کے ساتھ والے سَو جاتے ہیں مگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگتا ہے (اس بندے کو دیکھ کر بھی اللہ پاک مسکراتا ہے)۔ [1]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! کتنا خوش نصیب ہے وہ بندہ جو رات کو اُٹھتا ہے، نیند قربان کرتا ہے، اچھی طرح وُضُو کر کے اللہ پاک کے حُضُور کھڑا ہو جاتا ہے،

1 ...زہد لابن مبارک، باب فضل ذکر اللہ، جز:9، صفحہ:345، حدیث:1212۔

یہ وہ خوش بخت ہے جسے دیکھ کر اللہ پاک مُسکراتا ہے۔

(3-4): رات کو دَرود پڑھنا اور تِلاوت کرنا

عظیم صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایک بندہ رات کو اُٹھتا ہے، اچھی طرح وُضُو کرتا ہے، پھر اللہ پاک کی حمد کرتا ہے، اس کی بُزرگی بولتا ہے، اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر دَرود پڑھتا ہے اور قرآن کھول کر پڑھنا شروع کر دیتا ہے، یہ وہ بندہ ہے جسے دیکھ کر اللہ پاک مسکراتا ہے اور فرماتا ہے: دیکھو! میرا بندہ عِبَادت کر رہا ہے جبکہ اسے میرے سِوا کوئی نہیں دیکھ رہا۔[1]

(5): صفیں سیدھی رکھنا

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: 3 بندوں کو دیکھ کر اللہ پاک مُسکراتا ہے (1): وہ قوم جو نماز میں صفیں سیدھی کرتی ہے (2): وہ بندہ جو اللہ پاک کی راہ میں جہاد کرتا ہے (3): تیسرا وہ بندہ جو رات کے اندھیرے میں عِبَادت کرتا ہے (انہیں دیکھ کر اللہ پاک مسکراتا ہے)۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ کُل 5 کام ہیں: (1): رات کو نماز پڑھنا (2): رات کی تنہائی میں دَرود شریف پڑھنا (3): تلاوت کرنا (4): رات کے اندھیرے میں کوئی بھی عبادت کرنا (5): اور نماز میں صفیں سیدھی کرنا۔ اب دیکھئے! یہ کتنے مشکل کام ہیں...؟ بالکل بھی نہیں، رات کو اُٹھیں، 2 رکعت نماز پڑھیں، جتنا ہو سکے دَرودِ پاک پڑھیئے! جتنا آپ سے ہو سکے، قرآنِ

---

1 ... مجالۃ الراغب، باب مایقول اذا تعار من اللیل، صفحہ: 878، حدیث: 765۔

2 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصلاۃ، باب ما قالوا فی اقامۃ الصف، جلد: 1، صفحہ: 388، حدیث: 15۔

کریم کی تِلاوت کرلیجئے! زیادہ نہیں تو سُورۂ ملک ہی پڑھ لیجئے! اور جب نمازِ باجماعت کیلئے مسجد میں حاضِری ہو تو اپنی ایڑیوں اور کندھوں کا خیال کرتے ہوئے صف سیدھی بنایئے! یہ مختصر مختصر کام کرنے ہیں اور ان کی فضیلت کتنی ہے، جو بندہ یہ کام کرتا ہے، وہ ایسا خوش نصیب بندہ ہے کہ اس کا رَبّ اس کے اس عمل پر مُسکراتا ہے، اس سے اِنتہائی راضی ہوتا ہے اور یہ وہ خوش نصیب ہے جو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بلا حساب جنّت میں داخِل ہو جائے گا۔

رات کی عبادت کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! رَمضانُ المُبارَک کے بعد اب ہماری نئی زندگی شروع ہوئی ہے، پکّی نیّت کیجئے! کہ اب سے آیندہ پُوری زندگی کا یہ معمول ہو گا کہ روزانہ رات کو زیادہ نہیں تو کم از کم 1 گھنٹہ اللہ پاک کی عبادت کے لئے ضرور خاص کریں گے، آج کل نوجوانوں کی راتیں عموماً فضولیات میں کٹ جاتی ہیں، سوشل میڈیا چلاتے ہوئے، موبائل پر مختلف چیزیں دیکھتے ہوئے، فیس بک، انسٹا گرام وغیرہ پر چیٹنگ کرتے ہوئے رات گزر جاتی ہے، کتنے کتنے گھنٹے گزر جاتے ہیں، **اے عاشقانِ رسول!** زیادہ نہیں، کم از کم 1 گھنٹہ اللہ پاک کی یاد کے لئے نکالئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! وہ برکتیں ملیں گی کہ جن کا جواب نہیں ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! راتوں کو اللہ پاک کی عبادت میں گزارنا ایمان والوں کا وصف ہے، اللہ پاک قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا

ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک پرہیز گار لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے، بیشک وہ اس سے پہلے نیکیاں کرنے

یَهْجَعُوْنَ﴿۱۷﴾ (پارہ:26،الذّٰریات:15، 17)	والے تھے۔وہ رات میں کم سویا کرتے تھے۔

اللہ پاک کے آخری نبی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رات کی عبادت کے کئی فضائل بیان فرمائے ہیں: آیئے آپ کو چند روایات سناتا ہوں ❁ رات کا قیام (نفلی نماز) ربّ کے قُرب کا باعث، گناہوں و مَعاصی کو ختم کرنے والا اور گناہوں سے منع کرنے والا ہے۔[1] ❁ رات کو نماز پڑھو، اس حال میں کہ لوگ سو رہے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں چلے جاؤ گے۔[2] ❁ یقیناً جنت میں کچھ ایسے گھر بھی ہیں، جن کے اَندر سے اُن کا باہر والا حصہ دیکھا جاسکتا ہے اور اُن کے باہر سے اندر والا حصہ دیکھا جاسکتا ہے۔ ایک اَعرابی (دیہاتی) نے کھڑے ہو کر پوچھا: اے اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ گھر کس کے لئے ہیں؟ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے اچھا کلام کیا، کھانا کھلایا، روزوں پر ہمیشگی اختیار کی اور رات کو نماز ادا کی، کہ جب لوگ سو رہے ہوں۔[3] ❁ فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔[4]

پیارے اسلامی بھائیو! اس قدر عظیم اجر و ثواب حاصل کرنے کیلئے رات کے وقت کچھ نہ کچھ نفلی عبادت کی عادت ضرور بنانی چاہئے، ویسے بھی رات کی نفلی عبادت، دن کی نفلی عبادت کے افضل و اعلیٰ ہے، علمائے کرام بیان کرتے ہیں کہ رات کی (نفلی) نماز و عبادت دن کی (نفلی) نماز و عبادت سے بہتر ہے اس کی مختلف وجہیں ہیں: (1): رات کی نمازوں میں مَشَقَّت ہے کہ

1 ... ترمذی، کتاب الدعوات،، صفحہ:811،، حدیث:3549۔

2 ... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب ماجاء فی قیام اللیل، صفحہ:215، حدیث:1334۔

3 ... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی قول المعروف، صفحہ:483، حدیث:1984۔

4 ... مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، صفحہ:424، حدیث:1163۔

نیند سے بیداری ہے (2): رات کی نماز و عبادت میں ریاکاری اور دکھلاوے کا اندیشہ نہیں ہوتا اس لئے کہ

جب سارا عالم سوتا ہے | وہ رات کو جاگا کرتے ہیں

(3): رات کی تنہائی والی عبادت میں خشوع و خضوع دِل جَمعی اور سکونِ قلبی کی لذت زیادہ ہوتی ہے اسی لئے اس کا ثواب بھی زیادہ ہے۔[1] (4): رات میں کچھ دیر سونے کے بعد اٹھ کر عبادت کرنا دن کی نماز کے مقابلے میں زبان اور دل کے درمیان زیادہ موافقت کا سبب ہے۔ (5): اس وقت قرآن پاک کی تلاوت کرنے اور سمجھنے میں زیادہ دِل جَمعی حاصل ہوتی ہے کیونکہ اس وقت شوروغل نہیں ہوتا بلکہ سکون اور اطمینان ہوتا ہے جو کہ دِل جَمعی حاصل ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔[2]

رات کی عبادت نے بخشوا دیا!

حضرت قَبِیْصَہ بن عُقْبَہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سُفیان ثوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ان کے اِنتقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے ربِّ کریم کا دیدار کیا تو اللہ پاک نے مجھ سے فرمایا: اے ابنِ سعید! تجھے مُبارک ہو، میں تجھ سے راضی ہوں، کیونکہ جب رات ہو جاتی تھی تو تم آنسوؤں اور رِقّتِ قلبی کے ساتھ میری عبادت کرتے تھے، جَنّت تمہارے سامنے ہے جو محل لینا چاہو لے لو اور تم میری زیارت کرتے رہو، کیونکہ میں تم سے دُور نہیں

1... تفسیر نعیمی، پارہ: 19، سورۂ فرقان، زیرِ آیت: 64، جلد: 19، صفحہ: 158۔
2... تفسیر صراط الجنان، پارہ: 19، سورۂ فرقان، زیرِ آیت: 64، جلد: 7، صفحہ: 52۔

ہوں۔[1]

عبادت میں گزرے مری زندگانی | کرم ہو کرم یا خدا! یاالٰہی! [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صفیں سیدھی رکھنے کی فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! وہ لوگ جو نماز میں صفیں سیدھی کرتے ہیں، ان کے بارے میں بھی ارشاد ہوا کہ اللہ پاک انہیں دیکھ کر مُسکراتا ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ آج کل اس معاملے میں بھی بہت سُستی پائی جارہی ہے، عموماً امام صاحِب جماعت کھڑی کرنے سے پہلے اعلان کرتے ہیں کہ اپنی ایڑیاں، گردنیں اور کندھے ایک سیدھ میں کرکے صفیں سیدھی کرلیجئے! اس کے باوُجُود بہت سارے لوگ امام صاحِب کے اعلان پر کان نہیں دھرتے، صفیں سیدھی نہیں کرتے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! نماز میں صفیں سیدھی نہ کرنا کوئی عام معاملہ نہیں ہے، اس کے جو نقصانات حدیثوں میں بیان ہوئے ہیں، بہت سخت ہیں۔ ❁ صفیں دُرست نہ کرنا تَرْکِ واجِب، ناجائِز اور گُناہ ہے۔[3] ❁ صَف دُرست نہ کرنے سے نماز ناقص رِہ جاتی ہے۔[4]
❁ صَف درست نہ کرنا نماز میں وسوسے آنے کا سبب ہے، **حدیثِ پاک میں ہے:** کشادگی بھرو! کیونکہ شیطان تمہارے درمیان بھیڑ کے بچے کی طرح گُھس جاتا ہے۔[5] ❁ صَف سیدھی

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، جلد:7، صفحہ:77 بتغیر۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔
3 ...عمدۃ القاری، کتاب الاذان، باب تسویۃ الصفوف...الخ، جلد:4، صفحہ:354، تحت الحدیث:718 ماخوذًا۔
4 ...مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:183 ملخصًا۔
5 ...مسند امام احمد، مسند الانصار، جلد:9، صفحہ:198، حدیث:22901۔

نہ کرنے میں چہرہ بگڑنے کا اندیشہ ہے، حضرت ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایَت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ضرور تم صفیں سیدھی کرو گے یا تمہاری شکلیں بگاڑ دی جائیں گی یا آنکھیں اُچک لی جائیں گی۔[1] ۞ صفیں درست نہ کرنا رَحْمت سے دوری کا سبب ہے، **حدیثِ پاک:** جو صَف توڑے، اللہ پاک اسے توڑے، **اس کے تحت فیض القدیر میں ہے:** یعنی اللہ پاک اسے ثواب اور رَحْمت سے دور کر دیتا ہے یا اسے مزید نیکی کی توفیق نہیں ملتی۔[2] ۞ صَف ٹیڑھی ہونے سے دِل ٹیڑھے ہوتے، اِخْتِلاف بڑھتا اور لڑائی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں، **2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم:** **(1):** سیدھے رہو، الگ الگ نہ رہو ورنہ تمہارے دِل الگ ہو جائیں گے۔[3] **(2):** اللہ کے بندو! اپنی صفیں سیدھی کرو! ورنہ اللہ پاک تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔[4]

اللہُ اکبر! پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! یہ کتنا اہم معاملہ ہے...!! صفیں سیدھی نہ کرنا صِرْف ایک نماز کا مسئلہ نہیں ہے، اس کا اَثَر ہمارے روَیّوں پر بلکہ پُورے معاشرے پر پڑتا ہے، اس لئے ہمیں چاہئے کہ نماز میں صفیں سیدھی رکھا کریں۔

فرشتوں جیسی صفیں بناؤ!

قرآنِ کریم کی ایک سُورت ہے: **سورۂ صَافّات**، اس مبارک سورت کی پہلی آیت میں اللہ پاک نے فرمایا:

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ | ترجمہ کنزُالعِرفان: ان کی قسم جو با قاعدہ صفیں

1... مسند امام احمد، مسند الانصار، جلد:9، صفحہ:188، حدیث:22861۔

2... فیض القدیر، جلد:6، صفحہ:306، حدیث:9076۔

3... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف واقامتہا...الخ، صفحہ:169، حدیث:432۔

4... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف واقامتہا...الخ، صفحہ:169، حدیث:436۔

باندھے ہوئے ہیں۔	(پارہ:23، سورۂ صافّات:1)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: یہاں صفیں باندھنے والوں سے مراد فرشتے ہیں۔[1] حضرت جابِر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک دِن پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا: تم ایسے صَفّ کیوں نہیں بناتے، جیسے فرشتے بناتے ہیں۔ ہم نے عَرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرشتے کیسے صَفّ بناتے ہیں؟ فرمایا: پہلے اگلی صَفّ مکمل کرتے ہیں اور خوب مِل کر کھڑے ہوتے ہیں۔[2]

اللہ پاک بندے کو فرشتہ صفت دیکھنا پسند فرماتا ہے

تفسیر طبری میں ہے: مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا معمول مبارک (*Schedule*) تھا کہ جب نماز پڑھانے لگتے تو نمازیوں کو فرماتے: صفیں سیدھی کر لو! اے فُلاں تُو ذرا آگے ہو جا! اے فُلاں! تُو پیچھے ہو جا! پھر فرماتے: بے شک اللہ پاک تمہیں فرشتوں کی طرح دیکھنا پسند فرماتا ہے۔[3]

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ نماز میں صفیں سیدھی رکھنا فرشتوں کی صفّت ہے، ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنی صفیں سیدھی رکھنے کی عادَت بنائیں۔ روایات میں ہے ❁ صَفُ سیدھی رکھنا نماز کا حُسْن ہے۔[4] ❁ اگلی صفوں سے ملنے والوں پر اللہ پاک اور فرشتے دُرود بھیجتے ہیں۔[5] ❁ صَف پوری کرنے کے لئے اُٹھنے والے قدم اللہ پاک کو محبوب (پیارے)

---

1 ... تفسیرِ خازن، پارہ:23، سورۂ صافات، زیرِ آیت:1، جلد:4، صفحہ:15۔
2 ... تفسیر بغوی، پارہ:23، سورۂ صافات، زیرِ آیت:1، جلد:3، صفحہ:653۔
3 ... تفسیر طبری، پارہ:23، سورۂ صافات، زیرِ آیت:166، جلد:10، صفحہ:539، حدیث:29681۔
4 ... بخاری، کتاب الاذان، باب اقامۃ الصف من تمام الصلاۃ، صفحہ:239، حدیث:722۔
5 ... ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب فی الصلاۃ تقام ولم یأت الامام... الخ، صفحہ:100، حدیث:543۔

ہیں۔[1] ❁ جو صف کی خالی جگہ پُر کرے، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔[2] ❁ صَفْ پوری کرنا وَسْوَسوں سے بچاتا ہے۔[3] ❁ صَفْ سیدھی کرنا دِلوں کو سیدھا رکھتا ہے۔[4] ❁ صَفْ میں مِل کر کھڑے ہونے سے دِل ملتے، اِتّحاد بڑھتا اور شیطان سے حِفَاظت ملتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(6): اِیثار کرنا

پیارے اسلامی بھائیو! وہ نیک کام جن سے اللہ پاک راضِی ہوتا ہے، ان میں سے ایک نیک کام اِیثار بھی ہے۔ بہت مشہور واقعہ ہے: بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میں ایک بار ایک بھوکا شخص حاضِر ہوا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تمام اُمَّھاتُ الْمُؤمِنین رَضِیَ اللّٰہُ عنہن کے گھروں میں معلوم کروایا کہ کوئی کھانے کی چیز مل جائے مگر کسی کے یہاں کوئی کھانے کی چیز نہ تھی۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم سے فرمایا: جو شخص اس کو مہمان بنائے اللہ پاک اُس پر رَحمت فرمائے۔ حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہو گئے اور مہمان کو اپنے دولت خانے پر لے گئے، گھر جا کر اپنی زوجہ سے پوچھا: گھر میں کچھ کھانا ہے؟ اُنہوں نے کہا: صِرف بچّوں کیلئے تھوڑا سا رکھا ہے۔ حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: بچّوں کو بہلا پُھسلا کر سُلا دو۔ اور جب مہمان کھانے بیٹھے تو چَراغ دُرُست کرنے کے بہانے اُٹھو اور چَراغ بجھا دو، تاکہ مہمان اچّھی طرح کھالے۔ یہ ترکیب اس لئے کی کہ

---

1 ... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب فی الصلاۃ تقام ولم یأت الامام... الخ، صفحہ: 100، حدیث: 543۔
2 ... مسند بزار، مسند ابی حنیفہ، جلد: 10، صفحہ: 159، حدیث: 4232۔
3 ... لواقح الانوار القدسیۃ، العہد الثامن والثلاثون فی المحافظۃ علی تسویۃ الصف، جلد: 1، صفحہ: 189۔
4 ... معجم اوسط، جلد/ 4، صفحہ: 35، حدیث: 5121۔

مہمان یہ نہ جان سکے کہ اہلِ خانہ اس کے ساتھ نہیں کھا رہے ورنہ اِصرار کریگا اور کھانا تھوڑا ہے، اِس لئے مِہمان بھوکا رہ جائے گا۔ اس طرح حضرت ابو طلحہ رضی نے مہمان کو کھانا کِھلا دیا اور خود اہلِ خانہ نے بُھوکے رہ کر رات گزار دی۔ جب صبح ہوئی اور بارگاہِ نُبوّت میں حاضِر ہوئے۔ تو اللہ پاک کے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو طَلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو دیکھ کر فرمایا: رات فُلاں فُلاں کے گھر میں عجیب مُعامَلہ پیش آیا۔ اللہ پاک ان لوگوں کو دیکھ کر مسکرایا (یعنی بہت راضی ہو)۔ اسی واقعہ کے بارے میں سُورۂ حَشْر کی یہ آیت نازِل ہوئی:[1]

وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﳴ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ(۹) (پارہ:28، اَلْحَشْر:9)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا: اِیثار کرنا بھی اللہ پاک کو راضِی کرنے والا کام ہے۔

اِیثار کسے کہتے ہیں...؟

اِیثار کا معنٰی ہے: دوسروں کی خواہِش اور حاجت کو اپنی خواہِش وحاجت پر ترجیح دینا۔[2] حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہِش کو روک کر اپنے اوپر (کسی اور کو) ترجیح دے، تو اللہ پاک اُسے بخش دیتا ہے۔[3]

1 ...بخاری، کتاب التفسیر، باب سورۂ حشر، صفحہ:1253، حدیث:4889۔
2 ...مدینے کی مچھلی، صفحہ:3۔
3 ...احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشھوتین، بیان طریق الریاضۃ فی کسر شھوات البطن، جلد:3، صفحہ:115۔

مدینے کی مچھلی

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما بیمار تھے، اُن کو بھنی ہوئی مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی۔ آپ کے خادِم حضرت نافع رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: کافی ڈھونڈنے کے بعد (مدینہ پاک کے بازار) مجھے ڈیڑھ درہم کی ایک مچھلی میں مل گئی، میں نے اُسے بُھون کر آپ کی خدمت میں پیش کر دی، اتنے میں ایک سوالی آگیا، حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: نافع! یہ مچھلی سوالی کو دیدو۔ میں نے عرض کی: آپ کو اس کی بڑی خواہش تھی اس لئے کوشش کرکے یہ مچھلی میں نے خریدی ہے آپ اِسے کھالیجئے، میں اس مچھلی کی قیمت سوالی کو دے دیتا ہوں۔ فرمایا: نہیں تم یہ مچھلی ہی اس کو دے دو۔ چنانچہ میں نے وہ مدینے کی مچھلی سوالی کو دے دی اور پھر پیچھے جا کر اُس سے خرید لی اور آکر دوبارہ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی خدمت میں پیش کر دی۔ ارشاد فرمایا: یہ مچھلی اُسی سوالی کو دے دو اور جو قیمت اُس کو ادا کی ہے وہ بھی اُسی کے پاس رہنے دو۔ میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (کسی اور کو) ترجیح دے، اللہ پاک اُسے بخش دیتا ہے۔[1]

بی بی فاطمہ کا اِیثار

حضرت امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن ایک وقت کے فاقے کے بعد ہمارے گھر کھانا بنا، میرے بابا جان مولیٰ علی اور میرے چھوٹے بھائی حضرتِ امام حُسین رَضِیَ اللہُ عنہما کھانے سے فارغ ہو چکے تھے، مگر میری والدہ حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عنہا نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا، وہ جو نہی کھانا کھانے لگیں، دروازے پر ایک سوالی آگیا اور کہنے لگا: اے

1 ... احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشہو تین، بیان طریق الریاضۃ فی کسر شھوات البطن، جلد:3، صفحہ:115۔

رسول اللہ کی بیٹی! میں نے 2 وقت سے کچھ نہیں کھایا مجھے کھانا دیجئے۔ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عنہا نے کھانے سے ہاتھ روک لیا اور مجھے حکم دیا کہ جاؤ! یہ کھانا سوالی کو دے دو، میں نے تو ایک وقت کا کھانا نہیں کھایا مگر وہ 2 وقت سے بھوکا ہے۔[1]

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے | کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے

کِھلانے پلانے کا عظیمُ الشّان ثواب

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عنہا نے فاقے کے باوُجُود اپنا کھانا اِیثار فرما دیا! ہمیں ان مبارک ہستیوں کی زندگی سے سبق سیکھنا چاہیے، یقین مانئے! بھوکوں کو کھانا کھلانا اور پیاسوں کو پانی پلانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ اِس ضِمن میں 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سنیئے: (1): جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کِھلائے، تو اللہ پاک اُسے قیامت والے دن جنّت کے پھل کھلائے گا اور جو کسی مسلمان کو پیاس میں پانی پلائے، تو اللہ پاک اُسے قِیامت والے دن مُہر والی پاک وصاف شراب پلائے گا۔[2] (2): جو کسی مسلمان کو بھوک میں پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو اللہ پاک اُسے جنّت میں اُس دروازے سے داخِل فرمائے گا جس میں سے اس جیسے لوگ ہی داخِل ہوں گے۔[3]

کھلانے پلانے کی توفیق دیدے | پئے شاہِ کرب و بلا یا الٰہی

انوکھا دستر خوان

حضرت شیخ ابو الحسن اَنْطاکی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ایک بار بَہُت سے مہمان آگئے۔ رات

---

1 ... مدینے کی مچھلی، صفحہ: 24۔

2 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ... الخ، صفحہ: 581، حدیث: 2449

3 ... معجم کبیر، جلد: 8، صفحہ: 418، حدیث: 16589۔

جب کھانے کا وَقت آیا تو روٹیاں کم تھیں، چُنانچِہ روٹیوں کے ٹکڑے کر کے دَسترخوان پر رکھ دیئے گئے اور وہاں سے چَراغ اُٹھا دیا گیا، سب کے سب مہمان اندھیرے ہی میں دَسترخوان پر بیٹھ گئے، جب کچھ دیر بعد یہ سوچ کر کہ سب کھا چکے ہونگے چَراغ لایا گیا تو تمام ٹکڑے ویسے کے ویسے موجود تھے۔ اِیثار کے جذبے کے تحت ایک لقمہ بھی کسی نے نہ کھایا تھا کیونکہ ہر کا یہی ذہن تھا کہ میں نہ کھاؤں تا کہ ساتھ والے کا پیٹ بھر جائے۔[1]

اپنی ضَرورت کی چیز دے دینے کی فضیلت

اللہ! اللہ! ہمارے اَسلاف کا جذبۂ اِیثار کس قَدَر حیرت ناک تھا اور آہ! آج ہمارا جذبۂ حرص و طَمع کہ جب کسی دعوت میں ہوں اور کھانا شروع کیا جائے تو "کھاؤں کھاؤں" کرتے کھانے پر ایسے ٹوٹ پڑیں کہ "کھانا اور چبانا" بھول کر "نگلنا اور پیٹ میں لڑھکانا" شروع کر دیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسرا تو کھانے میں کامیاب ہو جائے اور ہم رہ جائیں! ہماری حرص کی کیفیت کچھ ایسی ہوتی ہے کہ ہم سے بن پڑے تو شاید دوسرے کے منہ سے نِوالہ بھی چھین کر نگل جائیں! کاش! ہم بھی اِیثار کرنا سیکھیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ہمیں بھوکا رہنے کا اَوروں کی خاطر | عطا کر دے جذبہ عطا یاالٰہی!

اِیثار کا ثواب مُفت لوٹنے کے نسخے

کاش! ہمیں بھی اِیثار کا جذبہ نصیب ہو، اگر خَرچ کرنے کو جی نہیں چاہتا تو بِغیر خَرچ کے بھی اِیثار کے کئی مَواقِع مل سکتے ہیں۔ مَثَلاً ❁ کہیں دعوت پر پہنچے، سب کیلئے کھانا لگایا گیا تو ہم عمدہ بوٹیاں وغیرہ اس نیّت سے نہ اُٹھائیں کہ دوسرا اُس کو کھالے ❁ گرمی ہے کمرے یا مسجد

[1] ... اتحاف السادۃ المتقین، کتاب ذم البخل... الخ، بیان الایثار وفضلہ، جلد:9، صفحہ:783

کے اندر چند افراد موجود ہیں، خود پنکھے کے نیچے قبضہ جمانے کے بجائے دوسروں کو موقع دے کر ❁ اسی طرح بس یا ریل گاڑی کے اندر بھیڑ کی صورت میں دوسرے کو اپنی جگہ بٹھا کر ❁ سنّتوں بھرے اِجتماع وغیرہ میں آرام دِہ جگہ مل جائے تو دوسرے اسلامی بھائی پر جگہ کُشادہ کرکے یا اُسے وہ جگہ پیش کرکے ❁ کھانا کم ہو اور کھانے والے زیادہ ہوں تو خود کم کھا کر یا بالکل نہ کھا کر نیز اسی طرح کے بے شمار مَواقع پر اپنے نفس کو تھوڑی سی تکلیف دے کر مُفت میں اِیثار کا ثواب کمایا جاسکتا ہے۔

اِیثار کا ثواب بے حساب جنّت

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: اللہ پاک نے حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام سے فرمایا: اے موسیٰ! کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ عمر بھر میں چاہے ایک ہی مرتبہ اِیثار کرے اور میں قِیامت والے دن اُس سے حِساب مانگتے ہوئے حیا نہ فرماؤں! اُس کا مقام جنّت ہے، وہ جہاں بھی چاہے رہے۔[1]

بکری کی سِری

کسی صَحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے بطورِ تحفہ ایک دوسرے صَحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کے گھر بکری کی سری بھیجی تو اُنہوں نے یہ فرما کر کہ فُلاں میرا بھائی مجھ سے زیادہ ضَرورت مَند ہے، وہ سری اُس کے گھر بھیج دی تو اُنہوں نے کہا کہ فُلاں مجھ سے بھی زیادہ حاجت مند ہے اور یوں وہ سری اُس صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کے گھر بھجوا دی۔ اِس طرح ایک نے دوسرے کے گھر اور دوسرے نے تیسرے کے گھر اُس سری کو بھیجا یہاں تک کہ وہ بکری کی سری 7 گھروں میں گھومتی ہوئی

1 ... احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان الایثار وفضلہ، جلد:3، صفحہ:318۔

پھر سے پہلے ہی صحابی کے پاس پہنچ گئی۔ (1)

قطبِ مدینہ نے اِیثار کرنے والے تاجر کی حکایت بیان فرمائی

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ غربت کے باوُجود ہمارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے اندر کس قَدَر اِیثار کا جذبہ تھا کہ ہر ایک اپنے آپ پر دوسرے کو ترجیح دیتا تھا اور آہ! آج حالات بالکل اُلٹ ہیں، اکثر لوگ اپنے ہی بھائی کا گلا کاٹنے میں مَصرُوف ہیں۔ قطبِ مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ تُرکوں کے دَورِ خدمت سے مدینۂ مُنَوَّرہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ آپ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا وِصال شریف 3 ذُوالحجۃِ الحرام 1401ھ مدینۂ مُنَوَّرہ میں ہوا اور جنّتُ البقیع میں دفن ہوئے۔ آپ کی خدمت میں کسی نے عرض کی: حُضور! جب آپ شروع میں مدینہ پاک آئے اُس وقت کے مسلمان کیسے تھے؟ فرمایا: ایک مالدار آدمی کثیر مقدار میں مدینہ پاک کے غربا میں کپڑے تقسیم کرنا چاہتا تھا لہٰذا اِس غرض سے ایک کپڑے کے دوکاندار سے اس نے کہا: مجھے فُلاں کپڑے کے اِتنے اِتنے تھان چاہیے، دوکاندار نے کہا: جو کپڑا آپ نے مانگا میرے پاس موجود ہے مگر مہربانی فرما کر آپ سامنے والی دوکان سے خرید لیجئے، کیونکہ الحمدللہ! آج میری آمدنی ہو چکی ہے مگر اُس بے چارے کا دھندا آج کم ہوا ہے۔ فرمایا: کہ پہلے کے مسلمان ایسے اِخلاص و اِیثار والے تھے اور آج کے مسلمانوں کو تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ان کی اکثریت کس طرح مال سمیٹنے اور ایک دوسرے کا گلا کاٹنے میں مصروف ہے۔ (2)

اپنا کھانا کتّے پر اِیثار کر دیا!

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: منقول ہے، حضرت

---

1 ...مستدرک، تفسیر سورۃ الحشر، قصۃ ایثار الصحابۃ، جلد:3، صفحہ:299، حدیث:3852

2 ...مدینے کی مچھلی، صفحہ:29، 30

عبد اللہ بن جعفر رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اپنی کسی زمین کو دیکھنے نکلے اور راستے میں کسی باغ میں اُترے، وہاں ایک غلام کو کام کرتے دیکھا، جب اُس کے پاس کھانا آیا تو کہیں سے ایک کُتّا بھی آ گیا، غلام نے ایک ایک کر کے 3 روٹیاں اُس کے آگے ڈالیں، وہ کھا گیا۔ حضرت عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے غلام سے پوچھا: آپ کو دن میں کتنا کھانا ملتا ہے؟ عرض کی: وُہی جو آپ نے دیکھا۔ پوچھا: وہ سب تو آپ نے کتّے پر اِیثار کر دیا! عرض کی: اِس عَلاقے میں کتّے نہیں ہوتے، یہ کہیں دُور سے آنکلا ہے، غریب بھوکا تھا، مجھے یہ گوارا نہ ہوا کہ میں پیٹ بھر کر کھاؤں اور یہ بے چارہ بے زَبان جانور بھوکا رہے۔ فرمایا: آپ آج کیا کھائیں گے؟ عرض کی: فاقہ کروں گا۔ حضرت عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اُس غلام کے اِیثار سے بے حد مُتَاَثِّر ہوئے، چُنانچہ باغ کے مالِک سے وہ باغ، غلام اور بقیّہ سامان وغیرہ خرید لیا، غلام کو آزاد کر کے وہ باغ وغیرہ سب کچھ اُسی کو بخش دیا۔ [1]

بیان کا خُلاصہ

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے یہ چند احادیثِ کریمہ سننے کی سعادت حاصِل کی، جن میں ان اعمال کا ذِکْر ہے، اگر بندہ یہ کام کرے تو اللہ پاک اس بندے کو دیکھ کر مُسکراتا ہے یعنی بہت راضی ہوتا ہے اور جسے دیکھ کر رَبّ کریم مسکرائے، اسے بِلا حساب جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا؛ یہ چند اعمال ہم نے سُنے **(1):** اپنے گُناہوں کی معافی مانگنا یعنی اِستِغْفار کرنا **(2):** رات کو جب لوگ سوئے ہوں، اس وقت اُٹھ کر عبادت کرنا **(3):** رات کو درودِ پاک پڑھنا **(4):** تلاوت کرنا **(5):** نماز میں صفیں سیدھی رکھنا **(6):** اور اِیثار کرنا۔

1 ... احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان الایثار وفضلہ، جلد:3، صفحہ:318۔

رَمضانُ المُبَارَک کے بعد اب ہماری نئی زندگی شروع ہوئی ہے، اب سے یہ اچھے اچھے اور نیک کام مستقل طور پر اپنی عادَت میں شامِل کر لینے کی عادَت بنا لیجئے! اللہ پاک ہمیں یہ سارے کام کرتے رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: تفسیر سننے سنانے کا حلقہ

اے عاشقانِ رسول! دِل میں عشقِ رسول بڑھانے، سُنّتوں پر چلنے، نیک نمازی بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ (***Linkup***) ہو جائیے! ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شُمار برکتیں ملیں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: تفسیر سننے سنانے کا حلقہ بھی ہے ❀ **قرآنِ مجید سیکھنا بہت فضیلت والا کام ہے:** ❀ اَحادیث میں اس طرح مضمون ہے: صبح اس حال میں کرو کہ یا تُم عالِم ہو یا طالِبِ عِلْمِ دین[1] ❀ ایک روایت کے مطابق صبح کے وقت قرآنِ مجید کی ایک آیت سیکھنا 100 رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے[2] ❀ **الحمدللہ!** دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول بعدِ فجر تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگاتے ہیں ❀ اس میں 3 قرآنی آیات ❀ ان کا ترجمہ اور تفسیر سنی، سنائی جاتی ہے ❀ فیضانِ سُنّت سے دَرْس ہوتا ہے ❀ شجرہ شریف پڑھا جاتا ہے ❀ دُعا ہوتی ہے اور ❀ آخر میں اشراق، چاشت کے نوافِل بھی ادا کئے جاتے ہیں ❀ **آپ بھی تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی عادَت بنائیے!** اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں

---

1 ...دارمی، المقدمۃ، باب فی ذہاب العلم، صفحہ:96، حدیث:254۔

2 ...ابن ماجہ، باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ، صفحہ:48، حدیث:219۔

ملیں گی ❁ حدیثِ پاک کے مطابق جو صبح کے وقت مسجد میں نیکی سیکھنے جائے، اسے عمرے کا ثواب ملتا ہے[1] ❁ صبح کا وقت نیکیوں میں گزرے گا تو برکت ملے گی ❁ سارا دِن اچھا گزرے گا ❁ صبح صبح عِلْمِ دین سیکھنے کا موقع نصیب ہو گا ❁ شجرہ شریف کی صُورت میں نیک بندوں کا ذِکْر ہو گا ❁ ان کی محبّت دِل میں بیٹھے گی ❁ اولیائے کرام کی رُوحانی توجُّہ ملے گی ❁ ایمان تازہ ہو گا ❁ ان کے وسیلے سے کی گئی دُعائیں اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! پُوری ہوں گی ❁ ایک بڑی برکت یہ کہ **نمازِ فجر سے نمازِ اشراق تک مسجد میں رُکنا سُنّتِ مصطفےٰ ہے** اس پر عَمَل کی سَعادَت مل جائے گی ❁ حدیثِ پاک کے مطابق جو نمازِ فجر کے بعد ذِکْرُ اللہ میں مشغول رہے، پھر اشراق، چاشت کے نوافِل پڑھے، اسے جہنّم کی آگ نہیں چھوئے گی۔[2]

ویزے مل گئے

ایک اسلامی بھائی تقریباً 14 سال سے بیرونِ ملک میں ہیں جہاں اُن کا اپنا کاروبار ہے، اُنہیں ایک بار اپنے کارخانے میں کام کرنے والوں کی ضَرورت پڑی۔ اُنہوں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں، مگر کافی کوشِشوں کے باوُجود ویزے نہ مِل سکے۔ کئی سال یُونہی گزر گئے، وہ بہت پریشان تھے کیونکہ مُلازمین نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں نقصان اُٹھانا پڑ رہا تھا۔ خیر اُنہوں نے ہِمَّت کر کے ایک مَرتبہ پھر درخواست جمع کروائی۔ اِسی دوران ایک اسلامی بھائی نے اُنہیں **شجرۂ قادریہ عطاریہ** سے شجرۂ عالِیَہ کے دُعائیہ اَشعار پڑھنے کا مَشْوَرَہ دِیا۔ اُنہوں نے شجرے شریف سے دُعائیہ اَشعار کو بِلا ناغہ پڑھنا شروع کر دیا۔ الحمدللہ! **شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ** پڑھنے کی بَرَکت سے اُن

1 ... مستدرک، کتاب العلم، باب من جاء المسجد... الخ، جلد:1، صفحہ:281، حدیث:317۔

2 ... شعب الایمان، باب فی الصیام، جلد:3، صفحہ:420، حدیث:3957۔

کا وہ کام جو کئی سالوں سے نہیں ہو پا رہا تھا، حیرت انگیز طور پر چند دنوں میں ہو گیا اور اُنہیں ویزے مِل گئے۔

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کُشا کے واسطے | کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپلی کیشن کا تعارف: بہارِ شریعت

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی مختلف انداز سے نیکی کی دعوت عام کرنے میں مَصْرُوفِ عَمَل ہے، اس سلسلے میں الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف بہت ہی پیاری، نرالی اور بہت فائدہ مند موبائل اپلی کیشن بنام **بہارِ شریعت** (***Bahar e shariyat***) ۞ صدرالشّریعہ، مولانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مایہ ناز تصنیف **بہارِ شریعت** کی تینوں جلدیں اس اپلی کیشن میں شامل کی گئی ہیں ۞ اس کے علاوہ بہارِ شریعت میں شامل قرآنی آیات، احادیث، اصطلاحات اور لغت اس اپلی کیشن کا حِصّہ ہیں ۞ آپ اپلی کیشن میں متن تلاش بھی کر سکتے ہیں ۞ سرچ کو مزید بہتر کرنے کے لیے اس میں اردو کی بورڈ کی سہولت ہے تاکہ اپلی کیشن میں سرچ کرنے میں آسانی ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃِ** جس

نے میری سُنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

انگوٹھی کے بارے میں سنّتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! مَرد کو سونے (*Gold*) کی انگوٹھی (*Ring*) پہننا حرام ہے۔ سرکارِ دو جہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے مَنْع فرمایا ❁ نابالغ (یعنی بہت ہی چھوٹے) لڑکے کو بھی سونے چاندی کا زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا، اسی طرح بچوں (یعنی لڑکوں) کے ہاتھ پاؤں میں بلا ضرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔ عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے، مگر لڑکے کو لگائے گی تو گنہگار ہو گی ❁ لوہے کی انگوٹھی جہنمیوں کا زیور ہے ❁ مرد کے لئے وہی انگوٹھی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی صرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لئے ناجائز ہے ❁ بغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے ❁ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وزن میں ساڑھے 4 ماشے (یعنی 4 گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے ❁ عیدین میں انگوٹھی پہننا مُستحب ہے۔ مگر مرد وہی جائز والی انگوٹھی پہنے ❁ مرد کو چاہیے انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی جانب اور عورت کی انگوٹھی کا نگینہ ہاتھ کی پشت (یعنی ہاتھ کی پیٹھ) کی طرف رکھے ❁ چاندی کا چھلّا خاص لِبَاسِ زَنان (یعنی عورتوں کا پہناوا) ہے مردوں کو مکروہِ (تحریمی، ناجائز و گُناہ ہے) ❁ عورت سونے چاندی کی جتنی

[1] ... مشکوٰۃ، کتابُ: الْاِیمان، بابُ: الْاِعْتِصَام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

چاہے انگوٹھیاں اور چَھلّے پہن سکتی ہے، اس میں وزن اور نگینے کی تعداد کی کوئی قید نہیں ❁لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خَول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مرد و عورت کسی کو بھی) مُمانعت نہیں۔[1]

مختلف سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصَّہ 16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھیے۔ سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنّتیں سیکھنے تین دِن کے لئے
ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو
رب کے در پر جُھکیں، اِلتجائیں کریں
بابِ رحمت کُھلیں، قافلے میں چلو[2]

اللہ پاک ہمیں سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...550 سنّتیں اور آداب، صفحہ:57-58 ملتقطاً۔

2 ...وسائل بخشش، صفحہ:670، 671 ملتقطاً۔

تحریری بیان کی تیاری کیسے کریں...؟

پارہ:8، سورۂ اَنْعام، آیت:144 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ

ترجمہ کنز الایمان: تَو اس سے بڑھ کر ظالِم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے۔

اس آیت کا ایک مطلب یہ کہ جو شخص عِلْمِ دین نہ رکھے اور لوگوں کو بے عِلْم غلط مسائل یا غلط عقائد بتائے، سکھائے وہ بڑا ہی ظالِم ہے۔[1] حدیثِ پاک میں ہے: وہ شخص جو لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے، روزِ قیامت اسے شدید ترین عذاب دیا جائے گا۔[2] فرمانِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ: غَیْرِ عالِم کو وَعْظ کہنا (یعنی درس و بیان کرنا) حرام ہے۔[3] فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے: اُرْدُو خواں (یعنی اُردو پڑھنا جاننے والا غیر عالِم) اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالِم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اس میں حرج نہیں۔[4]

تحریری بیانات جاری کرنے کے چند مقاصد: ❁ حکم شرعی پر عمل ❁ شرعی و تنظیمی غلطیوں سے حِفَاظت ❁ پختہ و دُرُست اسلامی معلومات کی فراہمی ❁ مبلغین کی مَصْرُوفیات کا خیال (پہلے مبلغین مختلف کتب و رسائل پڑھ کر، مواد نکالتے، ڈائری پر لکھتے، بعض دفعہ صفحات کاپی کروا کر ڈائری میں چسپاں کرکے بیان تیار کیا کرتے تھے) ❁ نئے مبلغین تیار کرنے میں آسانی وغیرہ۔

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:8، سورۂ انعام، زیرِ آیت:144، جلد:8، صفحہ:190۔

2 ... معجم کبیر، جلد:5، صفحہ:149، حدیث:10346 ملتقطاً۔

3 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:58۔

4 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:23، صفحہ:409۔

تحریری بیان کی تیاری کی چند نیتیں: ❁ اللہ پاک کی رضا اور ❁ دورانِ بیان غلطیوں سے بچنے کے لئے بیان کی تیاری کرتا ہوں ❁ مبلغ ہونا، بیان کرنا سُنّتِ مصطفےٰ بلکہ سُنَّتِ انبیا ہے، لہٰذا اَچھا مبلغ بننے کی کوشش کرتا ہوں ❁ عاشِقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور دعوتِ اسلامی کے اَوَّلین دِینی کام ہفتہ وار اجتماع کی ترقی کا سبب بنوں، اس لئے بیان کی تیاری کرتا ہوں۔

تحریری بیان کی تیاری کے لئے مدنی پھول

❁ پُورا بیان خوب توجہ کے ساتھ کم از کم تین مرتبہ یُوں پڑھئے کہ آپ کے اپنے کان سُن سکیں ❁ پہلی بار خالی ذِہن کے ساتھ بیان کو سمجھ کر چند چیزوں کا لحاظ کرتے ہوئے پڑھتے جائیے ❁ چند چیزیں یعنی لفظ کے اعراب کو بغور پڑھیں، آیت مبارکہ واحادیث مبارکہ کو بغور پڑھیں، یوں ہی انگلش الفاظ پڑھ سکتے ہیں تو دو تین مرتبہ دہرا لیجئے ❁ پہلی بار پڑھنے میں سُرخیاں (*Headings*) بھی پڑھئے ❁ اب ذَرا رُک کر چند منٹ کے لئے بیان کی ترتیب پر غور کیجئے مثلاً بیان کی ابتداء کہاں سے ہوئی، پھر اس کے بعد کیا بیان ہوا، پھر کیا بیان ہوا (اس غور کرنے میں ضرورتاً بیان کو دیکھنے میں حرج نہیں)، عُموماً بیان چند بنیادی نِکات (*Points*) پر مشتمل ہوتا ہے، کوشش کرکے ان نِکات کو ذِہن میں بٹھا لیجئے ❁ اب دوسری بار اپنے مخصوص بیانیہ انداز میں پُورا بیان پڑھئے۔

دوسری مرتبہ بیان پڑھنے کی احتیاطیں: ❁ بے ساختگی (یعنی بغیر اٹکے، روانی کے ساتھ، بر محل ایک کے بعد ایک جملہ بولتے جانا) بیان کا حُسن ہے، بیان میں بے ساختگی لانے کے لئے، دوسری مرتبہ پڑھتے ہوئے ان باتوں کا لحاظ رکھئے! ❁ کہاں رکنا ہے، کہاں نہیں رکنا، کہاں آواز مدھم رکھنی ہے، کہاں جوش سے بولنا ہے وغیرہ ❁ جب آپ اپنے

مخصوص بیانیہ انداز میں بیان پڑھیں گے تو ممکن ہے ایسا بھی ہو کہ آپ کسی جگہ وقف کریں یعنی رُک جائیں لیکن اگلا جملہ پڑھنے سے معلوم ہو کہ یہاں رکنا دُرست نہیں تھا یا آپ کا لہجہ کسی مقام پر ٹوٹے مگر وہاں لہجہ توڑنا دُرست نہیں تھا، ایسے جتنے مقامات آئیں، اُن پر نشانات لگاتے جایئے، تاکہ تیسری بار پڑھنے اور اجتماع میں بیان کرتے وقت ان کا لحاظ رکھنا آسان ہو ❀ ہر وہ لفظ جسے پڑھنے میں زبان اٹکے یا پہلی نظر میں اس کا تلفظ دُرُست نہ ہو پائے، ایسے الفاظ پر نشان بھی لگا لیجئے اور ساتھ ہی اس جگہ ذرا رُک کر چند بار اس لفظ کو پڑھ کر زبان پر جارِی کر لیجئے ❀ اَشْعَار بیان کی جان ہیں، تحریری بیانات میں موقع کی مناسبت سے عموماً اُردو اور کبھی ضرورتاً عربی، فارسی یا پنجابی اَشْعَار بھی شامِل کئے جاتے ہیں، ان پر اعراب بھی لگائے جاتے ہیں، ایسے تمام اَشْعَار چند بار پڑھ کر زبان پر جاری کر لیجئے ❀ عُموماً بیان چند نِکات (*Points*) پر مشتمل ہوتا ہے، دُرُست انداز یہ ہے کہ ہر نکتہ ابتداء میں سمجھانے والے انداز میں، رُک رُک کر، دھیمے لہجے سے بیان کیا جائے، پھر اس نکتے کی بنیاد پر جو اِصلاح کے مدنی پھول پیش کرنے ہیں، وہ جوش والے انداز میں بیان کئے جائیں۔ عُموماً بیان کی تیاری میں اس بات کا لحاظ رکھا جاتا ہے، دُوسری بار بیان پڑھنے میں اس کا بھی لحاظ کیجئے (نوٹ: یہ بات آپ کے اپنے لہجے پر منحصر ہے، لہٰذا آپ نے دورانِ بیان کہاں سمجھانے کا انداز رَکھنا ہے، کہاں جوش والا، کہاں آواز اُٹھانی ہے، کہاں دھیمی کرنی ہے، یہ سب باتیں ضرورتاً نوٹ کر کے نشان لگا لیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دورانِ بیان آسانی رہے گی)

❀ ان تمام باتوں کا لحاظ رکھ کر بیان پڑھ لینے کے بعد اب تیسری بار اس تصور کے ساتھ اپنے مخصوص بیانیہ انداز میں بیان کو پڑھئے، جیسے آپ ہفتہ وار اجتماع میں بیان کر رہے ہیں۔

اچھا اور ماہِر مبلغ بننے کے لئے چند مفید مشورے

اِخلاص قبولیت کی کُنجی ہے، اپنی واہ واہ کے لئے نہیں بلکہ اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کے جذبے کے ساتھ بیان کیجئے، کاش! ہم اپنے نفس کو وَعْظ کہنے (یعنی نصیحت کرنے) والے بن جائیں کہ جب تک کوئی شخص اپنی اصلاح کی کوشش نہ کرے اس کی زبان میں وہ تاثیر پیدا نہیں ہوتی جو ایک با عمل شخص کی زبان میں ہوتی ہے۔ با عمل ہونے کا ایک ذریعہ بیان کرنا بھی ہے، اچھا بیان شخصیت میں نکھار پیدا کرتا ہے۔ اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ با عمل شخص کی بات دل پر جلد اثر کرتی ہے۔ نبی رحمت شفیع امت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: بعض بیان جادو ہیں۔[1] حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی بعض کلام (بیان) لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کرنے میں، لوگوں کو حیران کر دینے میں جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔[2] ایک اچھے اور بااَثر بیان میں اِخلاص کے بعد تین باتوں کا ہونا ضروری ہے: (1): دُرُست اور تحقیقی مواد (2): نیکی کی دعوت کا جذبہ اور اِصلاحِ اُمَّت کا درد (3): اچھا، خوبصُورت، دِل میں اُترنے والا اندازِ بیان۔ ان میں پہلی بات الحمد للہ! ہمیں تحریری بیان کی صُورت میں مِل جاتی ہے۔ باقِی دو ہم نے خُود اپنے اندر پیدا کرنی ہیں۔

اندازِ بیان کیسا ہو: تَصَنُّع (یعنی بناوٹ) شر عاً بُری ہے، تجربہ ہے کہ تَصَنُّع (یعنی بناوٹی انداز) پر مبنی بیان عُموماً سننے والوں پر کم اَثَر انداز ہوتا ہے، لہٰذا قُدرت نے جو لہجہ اور انداز عطا فرمایا ہے، اسی پر بیان کیجئے۔ **فرمانِ امیر اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **کا خُلاصہ:** دُھواں دار

---

1 ... بخاری، کتاب النکاح، باب الخطبہ، صفحہ:1325، حدیث:5146۔

2 ... مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:426۔

انداز میں بیان کرنے کے بجائے مجھے سمجھانے والے انداز میں بیان کرنا پسند ہے، اس طرح سننے والوں کو سمجھ آتی ہے اور فائدہ ہوتا ہے ❀ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اراکینِ شُوریٰ کے بیانات سُننے کی عادت بنائیے، اس سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اندازِ بیان میں نکھار اور لہجے میں پختگی آئے گی ❀ درمیانی رفتار میں بیان کیجئے! تیز تیز پڑھتے جانا یا بہت ٹھہر ٹھہر کر بولنا سننے والوں کو بوریت کا شکار کر دیتا ہے ❀ نِگاہیں جھکا کر مگر سننے والوں سے مخاطب ہو کر بیان کیجئے یعنی آنکھوں میں آنکھیں اگرچہ مت ڈالئے مگر تَوَجُّہ سننے والوں کی طرف رکھئے، دیکھا گیا ہے: بعض مبلغین سَر جھکا کر تحریری بیان پڑھنا شُروع کرتے ہیں اور اختتام پر ہی سَر اُٹھاتے ہیں، یہ بھی سننے والوں کو بَور کر دینے والا انداز ہے اور ایسا عُمُوماً پہلے سے تیاری نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے ❀ خیال رہے! زبانی بیان کرنے کی تنظیمی طور پر اجازت نہیں، لہٰذا منقول عبارتیں مثلاً آیات، احادیث، بزرگوں کے اقوال وغیرہ دیکھ کر ہی بیان کیجئے! البتہ بیان کی تیاری کے دوران ہی ترغیبی الفاظ والے پیرے کچھ نہ کچھ ذِہن میں بٹھا لیجئے، اس طرح بار بار اُوپر دیکھنے اور سننے والوں سے مخاطب ہونے کا موقع ملتا رہے گا ❀ ***Body language*** مثلاً بر محل دُرست اشارے کرنا، لفظوں کے مطابق چہرے کے تاثرات، لہجے میں تبدیلی جیسے: خوشی والے مقام پر چہرے پر مسکراہٹ، تعجب والے مقام پر حیرانی والا لہجہ، وعید والی بات پر، دُکھ والے مقام پر لہجے میں دُکھ کا اظہار۔ بالخصوص اَحادیث میں یہ انداز لازمی اختیار کیا جائے، مُحَدِّثِینِ کرام کا طریقہ رہا ہے کہ اَحادیث بیان کرتے وقت جہاں حُضُور، جانِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مسکراہٹ کا ذِکر ہوتا، مسکرا پڑتے، جہاں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گریہ کا ذِکر ہوتا تو رَو پڑتے ❀ قرآنی آیات اور اَشْعار پڑھنے کا انداز عام بیان سے مختلف

رکھئے۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض اسلامی بھائی اَشْعار بھی نَثْر والے انداز میں پڑھتے ہیں، اَشْعار طَرز میں نہیں بلکہ تَحْتَ اللَّفْظ یعنی تھوڑی لَے بنا کر پڑھئے،[1] بہتر یہ ہے کہ پہلے مصرعے کو دوبار دُہرائیے۔ اگر چند اَشْعار ایک ساتھ ہوں تو صِرف آخری شعر کا پہلا مصرعہ دوبار پڑھئے۔ نیز قرآنی آیات صِرف اسی صُورت میں پڑھئے جبکہ دُرُست مخارج و ادائیگی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں، ورنہ صِرف ترجمہ پڑھئے (آہ! خود مبلغ بھی اگر دُرُست تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا نہ سیکھ سکیں تو...)

✿ بعض مبلغین دورانِ بیان سُرخیاں (**Headings**) بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں، یاد رکھئے! تحریری بیان میں سُرخیاں (**Headings**) مبلغین کی سہولت کے لئے لگائی جاتی ہیں، دورانِ بیان سُرخیاں (**Headings**) پڑھ کر سنانی نہیں ہوتیں، ہاں! بعض سُرخیاں (**Headings**) پڑھنے میں حرج بھی نہیں ہوتا، اس بارے میں ہر مبلغ غور فرمالیں، اسی طرح اشعار کی وضاحت کے لئے "وضاحت" یا "کلامِ رضا کی شرح" وغیرہ الفاظ لکھے جاتے ہیں، دورانِ بیان یہ بھی پڑھ کر مت سنائیے

✿ اگر بیان کا وقت پورا ہوجائے اور بیان کا مواد باقی ہو یا آپ بیان کے طے شدہ وقت سے لیٹ ہوں تو وقت پورے ہونے پر اس کو دو چار منٹ میں کلوز کرنے کی کوشش کیجئے

✿ کہتے ہیں: لوگ سُنتے کم اور دیکھتے زیادہ ہیں۔ لہٰذا اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنا ظاہر اچھا رکھئے! مثلاً دُھلے ہوئے، صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوں، عمامہ صاف ستھرا باندھا ہو، بالوں میں تیل لگا ہو، کنگھی کی ہوئی ہو، ناخُن تراشے ہوں وغیرہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...یاد رکھیں...!! دورانِ بیان ودعا طرز میں اشعار خود یا نعت خواں کے ذریعے پڑھنے کی اجازت صرف امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، و خلیفہ امیر اہلسنت، نگران و اراکینِ شوریٰ دام ظلہم کو ہے۔

2 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دل زندہ رہے گا

(1) نبیِ رحمت شفیعِ امت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عیدین کی رات (یعنی شبِ عید الفطر اور شبِ عید الاضحیٰ) ثواب کے لئے قیام کیا اس کا دل اس دن نہیں مرے گا، جس دن (لوگوں کے) دل مر جائیں گے۔

(ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فیمن قام لیلتی، صفحہ: 567، حدیث: 1782)

جنّت واجِب ہوجاتی ہے

(2) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔ ان میں سے ایک عید الفطر (یکم شوال) کی رات بھی ہے۔

(الترغیب والترہیب، کتاب العیدین، صفحہ: 373، حدیث: 2)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net